Approved by Government as Text Book

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

مِنْ كِتَابِ

تَسْهِيلُ الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ

المعروف

عربی کا معلّم

حصّۂ چہارم

برائے مدارس ثانویہ

مصنفہ مولوی عبد السّتار خان

Rs 2

2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین کتاب عربی کا معلّم حصّہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمَۃ

الحمد للہ الذی رکّب الانسانَ ثُمّ افردَہٗ بالتّبیانِ۔ وفضّلہ علی الملٰئکۃ بتعلیمہ الاسماءَ کلّہا یومَ الامتحان ولقّنہٗ کلماتٍ رفعہ بہا بعد ما انخفض بالخطأ والنّسیان۔ والصّلٰوۃ والسّلام علٰی افضل الرّسل سیّدنا محمّدٍ المنعوتِ باَحسنِ الصّفاتِ۔ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وتابِعیہ فی الحرکات والسّکنات +

اَمّا بعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی بس اُس نے چاہا اور ہوگیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبان عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرّت آمیز حیرت میں ڈال دے۔ جو قواعد صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرز تعلیم نے پیدا کردیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ وجلّ شانہٗ کے فرمان واجب الاذعان ولقد یسّرنا القراٰن للذّکر فھل من مدّکر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اُس کا فضل ہے وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ وھٰذا تاویل رُؤیایَ من قبلُ۔ قد جعلھا ربّی حقًّا۔ فللّٰہ الحمد +

۲ — اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سینکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اُردو سے عربی بنانے کی مشقیں یہ تمام مضامین اکٹھا کردیئے گئے

ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکّب اور قواعد و ادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تھکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ +

٣ - ان تمام عزیز طالبین و شائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنھیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

٤ - تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیزو آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دُھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصّوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کرکے شائع کر دیتا اور آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لئے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط۔ مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور رہا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی۔ لیکن حالات کی ناسازگاری میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے۔ حجم بھی زیادہ ہو گیا لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کرکے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لونگا۔ وھو الموفّقُ والمُستعانُ +

٥ - بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصّے مل کر) اب اس قابل ہو گئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائینگے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خط و کتابت کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لینگے۔ اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبا کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائیگی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائیگی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے

٦ - اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جا سکتی ہے اور تعلیم کو آسان دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

٧ - ڈیڑھ برسوں سے بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جا سکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسہ خیر المدارس میں (جو اب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخلِ درس کیا گیا ہے۔

٨ - الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمہ تعلیمات اور خود وزارتِ تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور یہ طالب علم عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

٩ - اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخلِ نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دار العلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یو۔پی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے، فللّٰہ الحمد۔

١٠ - عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملینگے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی

اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھدار شائق عربی (جو کم از کم اُردو قواعد صرف و نحو کو واقف ہو چکا ہو) بلا امداد استاد سمجھ سکتا ہے۔ بطور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمھارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام مبصرین عظام اور شائقین قدر شناسانِ خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ و مخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندستان اور پاکستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہے فجزاهم الله خير الجزاء۔ امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے فقط

ناچیز خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرفِ جر (لِ، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا "برابر" کے لیے یہ نشان (=)

ہدایات اور **اشارات** حصہ اوّل اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اِس حصۂ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلّم حصّۂ چہارم

سابق کے تین

حصّوں میں بیشتر ضروری قواعدِ صرف و نحو تم نے سمجھ لئے ہیں۔ اس حصّے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصّے کے ابتدائی اسباق میں اسماء عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتبِ متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں ارقام ھندیہ کہتے ہیں: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹ اور صفر (۰)۔

تم یہ سُن کر تعجب کروگے کہ رقمِ عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 اور 0۔

اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں۔ اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے

۴۳ سبق پہلے لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصہ چوالیسویں سے شروع ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسماء عدد حسب ذیل ہیں :۔

(الف) ایکؔ سے دسؔ تک (پہلے صرف اعداد یاد کرو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱۔ بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو ۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ جو مرکب ہیں آخری لفظ پر وقف کرو : قَلَمٌ وَاحِدْ۔ (دیکھو حصہ اول درس ۲ تنبیہ ۵)

۱ وَاحِدٌ : قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ : وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲ اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ) قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَیْنِ) : وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳ ثَلَاثَةٌ : ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ : ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴ اَرْبَعَةٌ : اَرْبَعَةُ اَقْلَامٍ	اَرْبَعٌ : اَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵ خَمْسَةٌ : خَمْسَةُ اَشْهُرٍ	خَمْسٌ : خَمْسُ سَنَوَاتٍ
۶ سِتَّةٌ : سِتَّةُ اَوْلَادٍ	سِتٌّ : سِتُّ بَنَاتٍ
۷ سَبْعَةٌ : سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ : سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸ ثَمَانِيَةٌ : ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ : ثَمَانِي[2] نَاقَاتٍ
۹ تِسْعَةٌ : تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ : تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰ عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی) : عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) : عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اِثْنَانِ اور اِثْنَتَیْنِ میں الف ہمزۃ الوصل ہے (دیکھو اصطلاح ۲۸)

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں ۔ [2] ثَمَانِ یا ثَمَانِیْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مذکر کے لئے مؤنث اور مؤنث کے لئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

(ب) گیارہ سے اُنیس تک :۔

تنبیہ ۴۔ عدد مرکب میں وَاحِدٌ کی جگہ اَحَدَ اور وَاحِدَةٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا :۔

۱۱ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	اِحْدٰى عَشْرَةَ طَيَّارَةً
۱۲ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا[1] عَشْرَةَ سَنَةً
۱۳ ثَلٰثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلٰثَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
۱۴ اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيْكًا[2]	اَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[3]
۱۵ خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً
۱۷ سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[4]
۱۸ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوْبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً

[1] اس کو ثِنْتَا عَشْرَةَ بھی کہتے ہیں ۔ [2] دِيْكٌ (ج دُيُوْكٌ) مُرغا ۔ [3] دَجَاجَةٌ (ج دُجُجٌ) مُرغی ۔
[4] دَوَاةٌ کی جمع دُوِیّ اور دَوَيَاتٌ۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ اعداد کو مرکّب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں۔ صرف یہی اعداد مرکّبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائیگا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالتِ نصبی وجرّی میں اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہا جائیگا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے۔ دوسرا بدستور مبنی ہے +

(ج) بیس[۲۰] سے ننانوے[۹۹] تک :-

تنبیہ ۶۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکّر کی مانند ہوگا یعنی حالتِ رفعی میں عشرون اور حالتِ نصبی وجرّی میں عِشْرِيْنَ، ثَلٰثِيْنَ وغیرہ پڑھینگے[عه]۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے +

۲۰ عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا امْرَأَةً (معدود واحد اور منصوب ہے)۔

۲۱	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[له]
۲۲	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً

له مِقْلَمَةٌ قلمدان، اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں۔ جمع مَقَالِمُ + عه دیکھو حصہ اول صفحہ ۶۴

۲۴	اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲۶	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً[سه]
۲۷	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[له] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً
۲۹	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[که]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً[عه]

۳۰ ثَلَاثُوْنَ (مذکّر و مؤنّث دونوں کے لئے): ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰ اَرْبَعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): اَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰ خَمْسُوْنَ (〃 〃 〃 〃): خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰ سِتُّوْنَ (〃 〃 〃 〃): سِتُّوْنَ كَلْبًا اَوْ كَلْبَةً

۷۰ سَبْعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا اَوْ مَدْرَسَةً

۸۰ ثَمَانُوْنَ (〃 〃 〃 〃): ثَمَانُوْنَ بَابًا اَوْ نَافِذَةً[سه]

۹۰ تِسْعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): تِسْعُوْنَ كِتَابًا اَوْ رِسَالَةً

(د) ایک سَو[۱۰۰] سے ایک کروڑ تک :-

تنبیہ ۷۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان

له ثمانٍ اسم منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاضٍ کے جیسا ہوگا (دیکھو درس ۱۰-۹) + عه سیب +
که رَغِيْفٌ (ج اَرْغِفَةٌ) روٹی + سه نَافِذَةٌ (ج نَوَافِذُ) کھڑکی + سه قرية (ج قُرًى) گاؤں +

ہیں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلٰثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۴۰۰ اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ 〃 〃): خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اور رُبِیَةٍ

۸۰۰ ثَمَانِیْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک

۱۰۰۰ اَلْفٌ: اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۰ اَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجرّی میں اَلْفَیْنِ): اَلْفَا رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۳۰۰۰ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ (اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ): ثَلَاثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۴۰۰۰ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ اسی طرح عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک

۱۱۰۰۰ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا: اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۲۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا: اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۳۰۰۰ ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ اَلْفٍ: مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۰۰۰۰۰۰ (دس لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ یا مَلْیُوْنٌ: اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ یا مَلْیُوْنُ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ۔ (مَلْیُوْنٌ کی جمع مَلَایِیْنُ) +

ان کو تمیز کے وزن پر [illegible] جاتا ہے۔

۱۰۰۰۰۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ اٰلَافِ اَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَایِیْنِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کُرٌّ بھی کہتے ہیں: کُرُّ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ +

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، اَلْفٌ اور مَلْیُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۷ اور ۱۱) +

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَیَّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیَّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ مُمَیَّز اس وقت مُعَرَّف بِاللَّام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع[1] ہو اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔ مِئَةٌ مِنَ الْاِبِلِ[1] وَاَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ[2] (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۴۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:-

(۱) خَمْسَةَ .... (۲) ثَلَاثَ .... (۳) عَشَرَةَ .... (۴) عَشَرَ ....

(۵) اِثْنَا عَشَرَ .... (۶) اِثْنَتَا عَشْرَةَ .... (۷) اَحَدَ عَشَرَ ....

(۸) ثَلَاثَ عَشْرَةَ .... (۹) خَمْسَةَ عَشَرَ .... (۱۰) عِشْرُوْنَ ....

عہ ۱ اسم جمع بظاہر واحد ہو مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے۔ ایک پر نہیں بولا جاتا +

طہ ۱ اِبِلٌ اسم جمع: [illegible] اونٹنیاں + ۲ غَنَمٌ (اسم جمع) بھیڑ بکریاں +

(۱۱) اِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ ..... (۱۲) ثَمَانٍ وَاَرْبَعُوْنَ .....

(۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ ..... (۱۴) تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ .....

(۱۵) مِائَةٌ ..... (۱۶) مِئَتَانِ ..... (۱۷) مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ

(۱۸) ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ..... (۱۹) اَلْف .....

(۲۰) اَلْفَانِ ..... (۲۱) ثَمَانِمِئَةِ ..... (۲۲) خَمْسَةُ اٰلَافِ .....

(۲۳) مِئَةُ اَلْف ..... (۲۴) اَلْف اَلْف ..... (۲۵) مَلْيُوْنُ .....

مشق نمبر ۶۵

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) ایک لڑکا (۲) دو لڑکے (۳) دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے (۵) چار لڑکیاں (۶) پانچ بیل[1] (۷) نو گائیں (۸) دس عورتیں (۹) دس مرد (۱۰) بیس روپے (۱۱) پچیس گینیاں (۱۲) پینتالیس کتابیں (۱۳) پچاس مرغیاں (۱۴) بہتّر مرغے (۱۵) سو کتّے (۱۶) دو سو گھوڑے (۱۷) تین سو اونٹنیاں (۱۸) پانچ سو اونٹ (۱۹) ایک ہزار طیّارے (۲۰) ایک لاکھ سپاہی ۔

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!

۷، ۱۵، ۱۸، ۲۹، ۷۵، ۶۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰، ۳۰۰، ۸۰۰،

۲۰۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰،۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰،۰۰۰

معدود کو مذکّر فرض کرکے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ ۔

[1] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے ۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں اُمید ہے کہ مندرجۂ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے :۔

(الف) اسماء عدد کے چار گروہ ہیں :

(۱) مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کُل بارہ عدد مفرد ہیں ۔

(۲) مُرکّب، اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک ۔

(۳) عقود (دہائیاں)، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک ۔

(۴) معطوف جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں ۔

(ب) اسماء عدد کی تذکیر و تأنیث :

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکّب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں) ۔

(۲) ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے

برعکس ہونگے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکّب خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو) +

(۳) عَشَرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ، عَشْرُ نِسَاءٍ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْءَةً +

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَةٌ اور اَلْفٌ کا ہے (دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷) +

(ج) اسماءِ عدد میں مُعْرَبْ اور مَبْنِی

اعدادِ مرکّبہ کے سوا تمام اسماءِ عدد معرب ہیں۔ اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہیگا۔ صرف اعدادِ مرکّبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائیگا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵) +

(د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع

(۱) تم جانتے ہو کہ اسمِ واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد)، اس لئے ان کے لئے عدد لگانے[1] کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد)، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ

[1] دیکھو حصہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰ ، اور حصہ چہارم سبق ۵۷ +

بِنْتَانِ اثْنَتَانِ۔ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں +

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳)۔ مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہیگا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷) +

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثلاثۃ مُسْلِمِیْنَ نہیں کہینگے۔ بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کرکے مِنْ کے ساتھ استعمال کرینگے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہا جائیگا +

(۳) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ عقود بھی اسی میں شامل ہیں (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶) +

(۴) مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور اُن کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷) +

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِیْنَ اور اَلْفٌ کی جمع اَلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع اُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں "ہزاروں" اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ اُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں

کتابیں ہیں) +

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تَمِیِیز یا مُمَیِّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لئے ذیل کی دو[۲] بیتیں یاد کر لو :۔

مُمَیِّز از عدد بر سہ[۲] جہت دان + زسہ تا دہ[۳] بود مجموع و مجرور

زدہ[۱] بر تر ہمہ منصوب مفرد + زصد ہم اَلْف اِفْراد[۱] است و مجرور

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور اُن کی تمییز کا استعمال ہوتا ہے: وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ[۲] ثَلَاثَمِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا۔ اس جملے میں مئۃ کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمییز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے تِسْعًا کا مُمَیِّز مذکور نہیں ہے۔ گویا در اصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِينَ۔ مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنٰی سمجھ لیا جائے +

تنبیہ ۴۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: اِعْطِنِي خمسةَ الكتب، رأيت ستّةَ آلاف العسكرِ ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ من المسلمين۔ عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعْتُ الخمسةَ عشرَ كتابا والاربعةَ والاربعين شاةً +

---

[۱] اِفْراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مُفْرَد + [۲] اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انہوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال ٹھہرے +

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِائَةٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّونَ سَنَةً (ایک ہزار تین سو چوسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّونَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ، تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: اَرْبَعٌ وَسِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةٍ وَاَلْفِ سَنَةٍ۔ دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اشتريتُ الفرسَ بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ ربيّةٍ۔

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ

(الف) بِضْعٌ سے تین[۳] اور نو[۹] تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین[۳] اور دس[۱۰] کے درمیان)۔

نَيِّف سے دو دَہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندي عشرون درهما ونَيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عشرون جُنَيْهَةً ونَيِّفٌ +

(ب) نَيِّف میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو

اوپر کی مثالیں +

(ج) نَیِّف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے: عندي بضعة وسبعون درهما یا عندي بضعة دراهمَ +

(د) نیِّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے۔ مگر جب کہ اس کی تمییز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئیگا: عندنا خمسون درهما وبضع جُنَيْهاتٍ +

(ھ) نیِّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا۔ چشمہ نکل آنا	اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا۔ اخبار میں خریدار بننا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	اِعْلَانٌ اشتہار
سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا۔ مساوی ہونا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے
نَدَرَ (ك) نادر اور کمیاب ہونا	
وَرَدَ (يَرِدُ) وارد ہونا۔ درآمد ہونا	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے بیل
	بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِيْنُ) باغ
اَنَّةٌ (ج آنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۸۔ مصدر ہے) جلسہ۔ جمع ہونا	جِنِيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب[1] ہے

[1] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا +

سِعْرٌ (ج اَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سواں ہوتا ہے
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد	مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی
فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ	مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ
قِيْمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا؟	اَرْبَعُوْنَ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كَمْ قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُسَاوِي مِئَةَ قِرْشٍ
(۳) بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كِتَابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ"؟	اشتريتُ هٰذا الكتاب في ثلثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وعشرين رُبِيَّةً
(۴) وَاللّٰهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ فِي هٰذَا الزَّمَانِ	صدقتَ يا اخي! وَاَنَا اشْتَرَيْتُ كِتَابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْاِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رُبِيَّةً
(۵) غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ، فَاِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ نَدَرَ وُجُوْدُهُ لَا يُوْجَدُ بِاَيِّ قِيْمَةٍ وَمِنْ اَيْنَ اشْتَرَيْتَهُ؟	اشتريتُهُ من المكتبة القيّمة في بمبائی وهُنَاكَ تُبَاعُ الكتبُ بِاَرْخَصِ قِيْمَةٍ نِسْبَتًا اِلَى المكاتبِ الْاُخَرِ[1]
(۶) بِكَمْ هٰذَا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرْشًا يا سيّدي

[1] اُخَرُ جمع ہے اُخْرٰی (= دوسرا) کی +

سوال	جواب
(۸) وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَغَالٍ جِدًّا، اَنَا اُعْطِي خَمْسَةً وَعِشْرِينَ قِرْشًا لَاغَيْرُ (صرف)	يا تُرٰی[1]، هل هو غالٍ بهذا الثّمن؟ اَلَا تَرٰی كيف عَلَتِ الاسواق وَغَلَتِ الاشياءُ وكم زادت الأُجْرَةُ؟
(۹) طَيِّب ياشيخ! خُذِ الثلاثين والسّلام [یعنی بس]	+احسنتَ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوسَ بارك الله فيك
(۱۰) كم كان من الحُضّار في الاِحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ[2] لِلْاَنْجُمَنِ الْاِسْلَامِيَّةِ؟	+يَكُونُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ اَلْفَيْنِ وثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ
(۱۱) هَلْ تَعْلَمُ مَاهِيَ اُجْرَةُ الْاِشْتِرَاكِ السّنوی فی الجريدة "الفتح"	+اَظُنُّ اَنَّ قيمة الاشتراك فيها لا يكون فوق خمسين قِرْشًا عن سَنَةٍ
(۱۲) وَمَاهِيَ اُجْرَةُ الْاِعْلَانِ؟	+عن كلّ سَطْرٍ قِرْشٌ
(۱۳) كَمْ اَتَيْتَ مِنَ الرّبيات لِتِلْكَ الدّارِ الوسيعةِ؟	+ياسيّدی! اعطيتُ صاحِبَهَا مِنَ الرّبياتِ خمسةَ اٰلَافٍ واربعَ مِئةٍ وخمسًا وتِسْعِيْنَ (۵۴۹۵)
(۱۴) وماهي مساحةُ تلك الدّار؟	+مساحتُها تبلغ عشرةَ اٰلافٍ ومِائَتَيْ ذِرَاعٍ ونيّفًا من الاَذْرُعِ المربّعةِ
(۱۵) وَبِكَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	+بِعْتُهٗ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ رُبِيَّةٍ

[1] اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۳۴ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔ [2] سَنَوِيّ سالانہ ◆

سوال	جواب
(۱۶) وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُكَ	صَدَقْتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ يَا اَخِي الْعَزِيزَ

مشق من القرآن نمبر ۶۸

(۱) اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (۲) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ[1] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۳) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۴) يَا اَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۵) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۶) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (۸) فَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ (۹) اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ (۱۰) مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ (۱۱) غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ◆

مشق اُردو سے عربی نمبر ۶۹

سوال	جواب
(۱) تمھارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں
(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	+اس کی قیمت دس روپے ہے
(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے	+بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا کتاب

[1] شُهُوْرٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ ◆

سوال	جواب
میں تو نو روپے دونگا زیادہ نہیں	لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ مبارک ہو۔
(۴) تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی
(۵) رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
(۶) وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جارہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائیگا
(۷) اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربّع گز ہے
(۸) تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گِنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستّر کروڑ ہے ان میں سے دس کروڑ ہندوستان میں ہیں
(۹) تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں +

مشق ذیل کے جملے کی تحلیل کرو نمبر ۷

اِشْتَرَيتُ خَمْسَ تُفّاحاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا

(اِشْتَرَيْتُ) فعل با فاعل یعنی (تُ) ضمیر بارز، واحد متکلم اس میں متصل ہے۔

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔

(تفّاحاتٍ) تمییز ہے خَمْسَ کی اس لئے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اثنی عشر) عدد مرکب ہے۔ پہلا جزو معرب ہے مجرور ہے، اس کا جر ـیْ سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے (قِرشًا) عدد مرکب کی تمییز ہے اس لئے منصوب اور واحد ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہے +

اَلدَّرسُ السَّادِسُ وَالأَربَعُونَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (اَوِالْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلي پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عددِ وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو :۔

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	اَلدَّرسُ الْاَوَّلُ پہلا سبق		الحِكَايَةُ الْاُوْلٰى پہلی کہانی	
۲	″ الثَّانِی دوسرا ″		″ الثَّانِيَةُ دوسری ″	
۳	″ الثَّالِثُ تیسرا ″		″ الثَّالِثَةُ تیسری ″	
۴	″ الرَّابِعُ چوتھا ″		″ الرَّابِعَةُ چوتھی ″	
۵	″ اَلْخَامِسُ پانچواں ″		″ اَلْخَامِسَةُ پانچویں ″	
۶	″ السَّادِسُ چھٹا ″		″ السَّادِسَةُ چھٹی ″	
۷	″ السَّابِعُ ساتواں ″		″ السَّابِعَةُ ساتویں ″	
۸	″ الثَّامِنُ آٹھواں ″		″ الثَّامِنَةُ آٹھویں ″	
۹	″ التَّاسِعُ نواں ″		″ التَّاسِعَةُ نویں ″	
۱۰	″ اَلْعَاشِرُ دسواں ″		″ اَلْعَاشِرَةُ دسویں ″	

تنبیہ ۱۔ مذکورہ اعداد سب معرب ہیں۔ مگر اُولٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیونکہ وہ مقصور ہے (دیکھو سبق ۱۰-۸) +

تنبیہ ۲۔ اعداد وصفی کی جمع "سالم" آتی ہے: اَلْاَوَّلُوْنَ
الثَّانُوْنَ، الثَّالِثُوْن، العاشِرُوْن تک +

تنبیہ ۳۔ الاوّل کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْاَخِیْرُ بھی آتا ہے:
هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ +

تنبیہ ۴۔ کبھی اوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے اس
وقت اس کی جمع ہوگی اَوَائِلُ۔ اسی طرح اٰخِر کی جمع اَوَاخِرُ، اَوْسَطُ
(درمیانی حصّہ) کی جمع اَوَاسِطُ: اَوَائِلُ رمضان (رمضان
کے ابتدائی ایّام) اُوْلٰی (مؤنث) کی جمع اُوَلُ اور اُوْلَیَاتٌ +

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱ الدرسُ الحَادِیْ عَشَرَ گیارہواں سبق الحکایۃُ الحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ گیارہویں کہانی
۱۲ " الثَّانِیْ عَشَرَ بارہواں " " الثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ بارہویں "

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَۃَ عَشْرَۃَ تک +

تنبیہ ۵۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند
فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد
مُعْرَب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے
موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ،
فی اللَّیْلَۃِ الرَّابِعَۃِ عَشْرَۃَ، فی خامِسِ عَشَرَ رمضانَ +

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَۃٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود
اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس
وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) الحَادِیْ
وَالعِشْرُوْنَ (اکیسواں)، اَلْحَادِیَۃُ والثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں)، الْمِئَۃُ (سوواں
یا سوویں) +

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف
کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الکتابُ الاَوَّلُ، الدرسُ الحَادِیْ والعِشْرُوْنَ
کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا)، خَامِسَۃُ الْبَنَاتِ[1]

۳۔ عدد وصفی میں اُحَاد (اِکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ
جب مِئَۃٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں:
فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃٍ بَعْدَ الْاَلْفِ (ایک ہزار تین سو
بیالیسویں سال میں) بعد الالف کی جگہ وَاَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں +

تنبیہ ۶۔ اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا
ہے پھر درجہ بدرجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے +

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے۔ حصّے) میں سے آدھے $\frac{1}{2}$ کے لئے نِصْفٌ
آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر اسم عدد سے
بنا لیا جاتا ہے: ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ جمع اَثْلَاثٌ یعنی $\frac{1}{3}$ +

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی +

¼ رُبْعٌ یا رُبُعٌ جمع اَرْبَاعٌ

⅕ خُمْسٌ یا خُمُسٌ ″ اَخْمَاسٌ

⅙ سُدْسٌ یا سُدُسٌ ″ اَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشْرٌ یا عُشُرٌ جمع اَعْشَارٌ تک

⅔ ثُلُثَانِ، ¾ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ، ⅝ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ +

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے +

اگر عَشْرَہ کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ $\frac{4}{11}$، اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ $\frac{11}{20}$۔ مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ = $\frac{11}{20}$ +

اگر عددِ صحیح اور کسور اکٹھے ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ $4\frac{3}{5}$، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی اَرْبَعِيْنَ $5\frac{15}{40}$ +

تنبیہ ۸۔ کبھی ¼ کو ‑ ، ½ کو ـ ، ¾ کو ≥ کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً $2\frac{1}{4}$ کو ۲‑ ، $2\frac{1}{2}$ کو ۲ـ ، $2\frac{3}{4}$ کو ۲≥ لکھینگے۔ یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں +

۵۔ "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی وَثُلٰثَ[1] وَرُبٰعَ (سوار دو دو تین تین

[1] مَثْنٰی وَثُلٰثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لئے حالتِ نصبی میں ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۲) +

چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسان اثنین اثنین ثلثة ثلثة اربعة اربعة +

تنبیہ ۸۔ "ایک ایک" کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لئے بولتے ہیں فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا +

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں +

مذکر		مؤنث
ثُنَائِیٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا ۲ دو ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلَاثِیٌّ	(″ ″ ″ ″ تین ۳ ″)	ثُلَاثِيَّةٌ
رُبَاعِیٌّ	(″ ″ ″ چار ″)	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِیٌّ	(″ ″ ″ پانچ ″)	خُمَاسِيَّةٌ

اسی طرح عُشَارِیٌّ تک بنالو +

اعدادِ مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لئے گیارہ اجزا والے کو کہینگے ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے)، ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو +

۷۔ "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتانے کے لئے لفظ مَرَّةً (بار)

کو موصوف اور عددِ وصفی کو صفۃ بناؤ: مَرَّةً اُولٰی یا اَلمَرَّةَ الاُولٰی
: قرأت القرآن المرّة الاُولٰی ، زُرتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری
دفعہ آپ سے ملاقات کی)۔ اسی طرح المَرَّةَ العاشرةَ ، المَرَّةَ الحادِيَةَ عَشْرَةَ ،
المَرَّةَ المِئَةَ +

عددِ وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے
: اَوَّلاً ، ثَانِياً وغیرہ ۔ مگر عاشِراً کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں +

تنبیہ ۹۔ مَرَّةً اُولٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو
مَرَّةً اُخْرٰی اور تَارَةً اُخْرٰی بھی کہتے ہیں +

۸ - "ایک بار" "دوبار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ
نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ
(دوبار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ +

۹ - "کئی بار" یا "بارہا" کے لئے مَرَّةً کی جمع مِرَاراً حالتِ نصبی
میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُهُ مِرَاراً (میں نے اسے بارہا دیکھا)۔ اس معنی کے لئے
کَمْ خَبَرِيَّه (دیکھو سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کر سکتے ہیں: کَمْ مَرَّةٍ یا کَمْ مِنَ
المَرَّاتِ رَأَيْتُهُ +

۱۰ - "کئی" یا "بہتیرے" بتلانے کو بھی کَمْ خَبَرِيَّه استعمال کرتے ہیں:

کَمْ غُلَامٍ یا کَمْ مِنَ الغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي البُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل
رہے ہیں) +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴

وُسْطٰی (مؤنث ہے اَوْسَطُ کا) درمیانی	قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل ٹرین۔ اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاْسِ کیپ کالونی (افریقہ میں)	قَارَّةٌ (ج قَارَّاتٌ) برِّاعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (ج قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان۔ کھانے کی میز
جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حصّہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔ مرد یا عورت	طَابَ (ض-ي) پسند آنا۔ عمدہ ہونا
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا۔ عزت دینا۔ مدد دینا
سَارَ (ض-ي) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (ج عَوَاصِمُ) پایۂ تخت	كَهْفٌ غار

مشق نمبر ۱۷

(۱) اِنَّ السُّوْرَةَ الاُوْلٰی من القرآنِ المجید تُسَمّٰی بِسُوْرَةِ الفَاتِحَةِ
(۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ العَدَدِ يُوْجَدُ فِي الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالاَرْبَعِيْنَ
وَالخَامِسِ والاربعينَ والسَّادِسِ وَالاَرْبَعِيْنَ (۳) فِي اَيِّ سَاعَةٍ

أُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا ؟ (۴) اَتَشَرَّفُ بِالمجيءِ عِندكم في السّاعةِ الثّامنةِ ان شاء الله تعالٰى (۵) كنتُ في منزلك السّاعةَ التّاسِعَةَ ورُبْعٍ وبَقِيْتُ في انتظارك نصفَ ساعةٍ والسّاعةَ التّاسعةَ وثُلْثَةَ ارباعٍ خرجتُ من الدّار (۶) بَلْدَةُ فُوْنَا [پونا] تَبْعُدُ عنّا نَحْوَ خمسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ (۷) رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ اَرْبع ساعاتٍ (۸) تُقْسَمُ اِفْرِيْقِيَّةُ الى سبعةِ اقسام، الاوّلُ يَشْتَمِلُ عَلٰى بلادٍ يُرْوِيْهَا النِّيْلُ وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ والثّانِي بلادُ المغربِ وفيه الجزائر ومَرّاكِشُ والثّالثُ اِفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجِبَارُ والرابعُ افريقيّةُ الوُسْطٰى والخامسُ افريقيةُ الغَرْبِيَّةُ والسّادسُ اِفْرِيقيةُ الجَنُوْبِيَّةُ وفيها بِلادُ الرّاسِ والسّابعُ الجزائرُ التّابِعَةُ لِهٰذِهِ القَارَّةِ (۹) خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هٰذا البِطّيخِ وانا اٰخذُ الثُّلُثَ الاخيرَ (۱۰) قُسِمَ ما تَرَكَ اَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ امّي منه الثُّمُنَ [۱/۸] ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ، وخُمُسًا واحدا وَجَدَتْ اُخْتِي والخُمُسَيْنِ البَاقِيَيْنِ [۲/۵] وَجَدَ اخي (۱۱) يَمْشِي العسكريّونَ صباحًا ثُلَاثَ ورُبَاعَ ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى وثُلَاثَ (۱۲) البناتُ دخلن المدرسةَ فُرَادٰى (۱۳) قرأتُ القراٰن مِرارًا

وَفي كُلِّ مرّةٍ اَحْسَسْتُ كَاَنِّيْ اَقْرَؤُه الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى (۱۴) وَرَدْتُ اليومَ في المدينة المنوّرة المرّةَ الثّامنةَ واقمتُ هُنَاكَ شهرا وبضعةَ ايام في كلّ مرّة (۱۵) زرتُ الشامَ المرّةَ الاُولٰى واعُود اليها ان شاء الله تعالٰى مرّةً اُخْرٰى (۱۶) سِرْتُ كَمْ من البُلْدَان لٰكِنْ مَارَأَيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتي هي عاصمةُ مِصْرَ ۔

مشق من القراٰن نمبر ۴۷

(۱) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ [اصحاب الكهف] رابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ويقولون خَمْسَةٌ سادِسُهُم كلبهم (۲) اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فعَزَّزْنَا بثالثٍ (۳) ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ (۴) ولكم نصفُ ما ترك ازواجكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (۵) ولَهُنَّ الرُّبُعُ مِمّا تركتم (۶) وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ (۷) يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ما تَرَكَ (۸) فَانْكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ ورُبَاعَ (۹) لقد جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۱۰) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ هُمْ لَا يَذَّكَّرُوْنَ (۱۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

وفیها نُعِیْدُکم ومنها نُخْرِجُکُم تارَۃً اُخْرٰی ؛

مشق نمبر ۴۳

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) اسماء موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں[۴۲] سبق میں لکھا گیا ہے (۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤنگا (۴) کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا (۵) اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لونگا (۶) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ⅛ میری ماں کو اور باقی ⅞ مجھے ملا (۷) لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے (۸) ہم چار چار اور پانچ پانچ [ہو کر] مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین [ہو کر] نکلے (۱۰) میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا (۱۱) بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۱۲) میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا (۱۳) میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا (۱۴) ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا (۱۵) میرے دادا نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے

[اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے] (۱۶) ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا ؛

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ [۴۷]

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لئے دِنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:-

(الف) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

یَوْمُ (یا نَهَارُ) اَلْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ (״) اَلسَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ (״) اَلْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
یَوْمُ (״) اَلْاِثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ (״) اَلثَّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ (״) اَلْاَرْبَعَاءِ	چہارشنبہ	بُدھ
یَوْمُ (״) اَلْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے۔ نَهَار کم بولتے ہیں کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثَّلٰثَاءُ وغیرہ ؛

(ب) شهور السّنة الاسلاميّة او القمريّة

۱	اَلْمُحَرَّمُ	۷	رَجَبُ
۲	اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ	۸	شَعْبَانُ
۳	رَبِیْعُ الْاَوَّلُ	۹	رَمَضَانُ
۴	رَبِیْعُ الثَّانِیْ	۱۰	شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ
۵	جُمَادَی الْاُوْلٰی	۱۱	ذُوالْقَعْدَةِ
۶	جُمَادَی الْاُخْرٰی	۱۲	ذُوالْحِجَّةِ

تنبیہ ۲۔ جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷) +

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں: اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ[1]، صَفَرُ الْخَیْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[2] یا الْمُرَجَّبُ[3] (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں)، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُکَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ +

تنبیہ ۳۔ مُحَرَّم، رَجَب، ذُوالقعدہ اور ذُوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں +

اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِیَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِیَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں +

[1] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت و عزت والا + [2] بے مثل + [3] عظمت والا +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (ج اَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج حُؤُوْلٌ و اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں +

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ر جولائی ۶۲۱ سنہ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں +

ج) شهور السّنة العيسويّة او الشّمسيّة

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:-

یَنَایِرُ	جنوری	۳۱ دن	یُوْلِیُوْ یا لُوْلِیُوْ	جولائی	۳۱ دن
فِبْرَایِرُ	فروری	۲۸ ؍؍	اَغُسْطُسُ	اگست	۳۱ ؍؍
مَارِسُ	مارچ	۳۱ ؍؍	سَبْتَمْبَرُ	ستمبر	۳۰ ؍؍
اَبْرِیْلُ	اپریل	۳۰ ؍؍	اَکْتُوْبَرُ	اکتوبر	۳۱ ؍؍
مَایُوْ	مئی	۳۱ ؍؍	نُوْفِمْبَرُ	نومبر	۳۰ ؍؍
یُوْنِیُوْ	جون	۳۰ ؍؍	دِیسِمْبَرُ	دسمبر	۳۱ ؍؍

اہلِ شام اس طرح بولتے ہیں:-

کَانُوْنُ الثَّانِیْ	جنوری	اٰذَارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَیْسَانُ	اپریل

آیَارُ	مئی	أَيْلُوْلُ	ستمبر
حَزِيْرَانُ	جون	تِشْرِيْنُ الْأَوَّلُ	اکتوبر
تَمُّوْزُ	جولائی	تِشْرِيْنُ الثَّانِيْ	نومبر
آبُ	اگسٹ	كَانُوْنُ الْأَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵ - مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں +

سالِ عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال + سنہ قَبْلَ الْمَسِيْح (.B.C) کی طرف (ق۔م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بَعْدَ الْمَسِيْح (.A.D) کی طرف (ب۔م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں +

۲ - جب تمھیں تاریخ بتلانا ہو تو عددِ وصفی کا استعمال اس طرح کرو:-

(۱) یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ

(۲) یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفة بناؤ: الیوم/التاریخ الثَّامِنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ +

سال کے لئے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: اَوَّلَ يَنَائِرَ سَنَةِ ۱۹٤٤ (سَنَةِ أَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ)

جب کہنا ہو "فلاں تاریخ" کو تو ابتدا میں فِيْ لگادو یا عددِ وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھو: بَدَءَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْأُوْلَى فى الیوم/التاریخ الرَّابِعِ مِنْ اُغُسْطُسَ یا رَابِعَ اُغُسْطُسَ سنةِ 1914 (پہلی جنگِ عظیم ۴ اگسٹ ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ أَوَاخِرِ شَهْرِ سِبْتَمْبَرَ ۱۹۳۹

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں۔ اس طرح:-

وُلِدَ رَشِيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامسِ عَشَرَ من شهرِ يَنَايِرَ سنة ۱۹۱٦ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا) +

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ۱۹۲۵ (سعید نے ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی) +

تنبیہ ٦ - وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰى کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّيْ غلط ہے +

۳ - متقدّمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:-

(۱) وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رض لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ اربعٍ - اس کے لفظی معنی ہونگے "پیدا ہوئے حسین ابن علی رض جبکہ پانچ (راتیں) گذر چکیں ۴ سنہ کے ماہ شعبان سے۔" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ

کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مُراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے۔ اسی لئے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیونکہ لَیَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

(۲) قُتِلَ عثمانُؓ یومَ الجمعةِ لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَتْ من ذِي الحِجَّةِ سنةِ خَمْسٍ وثَلٰثِيْنَ (حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد) [یعنی اٹھارہویں تاریخ کو]۔

(۳) مات ابو بکرٍ الصّدیقُ یومَ الثُّلٰثاءِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخْرٰى سنةِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں) [یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو]

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَ (۷۔ در اصل اِوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا
اَدّٰى (۲) ادا کرنا
اِنْقَضٰى (۶۔ی) ختم ہو جانا
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا۔ گر جانا
سَلَكَ (ن) پرونا۔ کوئی مسلک اختیار کر لینا
طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا۔ غلبہ پانا
عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا

هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا
رَبِيْعٌ موسم بہار
اِنْسَةٌ پاکیزہ دل والی۔ جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں "مس"
اِنْشِرَاحٌ (۶ مصدر ہے) دل کا کھل جانا۔ خوش ہونا
اُهْبَةٌ تیاری سفر کی
بَهْجَةٌ رونق، خوشنمائی
تَشْرِيْفٌ (مصدر ہے شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس۔ جلسہ
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ
زَوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی
سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن
سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کینچلی
عَامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی
عَامِرٌ آباد
عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح
عُلْيَا (مؤنث ہے اَعْلٰى کا) بہت بلند
غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ ہر چیز کا ابتدائی حصہ
فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
قَرِيْرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا۔ جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
كَرِيْمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں "صاحبزادی" کی جگہ بولا جاتا ہے
اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
مَجُوْسِيٌّ آتش پرست
مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:۔

(۱) وُلِدَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ [صلى الله عليه وسلم] بِمَكَّةَ عَامَ الفِيلِ
فِي اليومِ الثاني عَشَرَ مِن رَبيعِ الاوّلِ المطابقِ التاسِعَ والعِشرِينَ من
شهرِ أَغُسْطُسَ سنةِ ٥٧٠ م [سَبْعِينَ وخمس مائةٍ] واصْطَفَاهُ
اللهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيغِ رِسالَتِهِ الى النّاس لمّا بَلَغَ [صلى الله عليه وسلم]
اَرْبَعِيْنَ، فَدَعَا قومَهُ اِلَى دِيْنِ اللهِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سنةً، لٰكِنْ مَا اٰمَنَ
مِنْهُمْ اِلّا قَلِيلٌ، بَلْ اٰذَوْهُ وَاَرَادُوا قَتْلَهٗ فَهَاجَرَ بِاَمْرِ اللهِ تعالٰى
الى المَدِيْنَةِ وَوَصَلَ اِلَيْهَا لِسِتَّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شهرِ يُوْلِيُوْ
سنةِ ٦٢١ م [احدٰى وعشرين وسِتّمائةٍ] ومن هُنَا بَدَءَتِ
السَّنَةُ الهجرِيّةُ، فَنَصَرَهُ اللهُ تعالٰى فى المدينةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ
الكُفْرِ والضَّلالِ بِاُصُوْلِهَا من جميعِ العربِ، وَسَلَكَهُمْ فِي دِيْنٍ
واحِدٍ دِينِ الاِسْلَامِ وجعل كَلِمَةَ اللهِ هِيَ العُلْيَا فِي مُدَّةِ عَشْرِ
سِنِيْنَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ قَرِيْرَ العَيْنِ بِيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّاني عَشَرَ من
رَبيعِ الاوّلِ سنةِ ١١ ه [اِحدٰى عَشْرَةَ من الهجرةِ] صلّى الله
عليه وعلٰى اٰلِهِ واصحابِهِ واَتْبَاعِهِ اجمعين (٢) اَعْدَدْتُ اُهْبَةَ
السَّفَرِ لِلْحِجَازِ فِي غُرَّةِ شهرِ ذى القَعْدَةِ الحَرَامِ سنةِ ١٣٦١ ه

[اِحدٰى وَسِتّيْنَ وثلٰثِمِئَةٍ والف مِن الهجرةِ] وَوَصَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ
المعظَّمَةِ فِي مُنْسَلَخِ ذٰلك الشّهرِ، واَدَّيْتُ الحجّ تَاسِعَ ذى الحِجَّةِ
الحرامِ وَمَكَثْتُ هُنَاكَ قليلًا ثمّ خَرَجْتُ من مكّةَ الى المدينةِ
لزيارةِ المسجدِ النّبويّ وقبرِهِ [صلى الله عليه وسلم] اوّلَ المحرّمِ
الحرامِ سنةِ ١٣٦٢ ه [سنة اثْنَتَيْنِ وسِتّيْنَ وثلٰثِمِئَةٍ بعدَ
الألفِ] (٣) وصلَنا كتابُكُم العزيزُ المؤرَّخُ بيومِ الاِثْنَيْنِ
الثّالثِ عشرَ من المحرّمِ الحرامِ سنة ١٣٦٣ ه الموافق ١٠ يَنَايِرَ
سنةِ ١٩٤٤ م وهُوَ جوابٌ لِرِسالَتِنَا اليكُم المؤرَّخَةِ بيومِ
الثّلٰثاء سلخ ذى الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢ ه (٤) عَمْرُو
اِبْنُ العاصِ المُتَوَفّٰى سنة ٤٣[ل] لِلْهِجْرَةِ هو الّذي فَتَحَ مِصْرَ فى
السنةِ العِشرِيْنَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ الفَارُوْقِ [رضي الله عنهما]
(٥) وُلِدَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ [رضي الله عنهما] فى النِّصْفِ من
رمضانَ سنةِ ثلٰثٍ من الهجرةِ وهو اَصَحُّ مَا قِيْلَ فِي وِلَادَتِهٖ
(٦) الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ [رضي الله عنه]
هو اوّلُ خليفةٍ دُعِيَ بامِيرِ المؤمنين ظهر الاسلامُ يومَ اِسلامِهِ
ولذٰلك لُقِّبَ بالفاروق، كان عالمًا فقيهًا تَقِيًّا لم يبلغ احدٌ فى
العدلِ والعقلِ وتدبيرِ الممالك وحسنِ السّياسةِ الى درجتِهِ

ل الثالثةِ والاربعينَ يا ثلٰثٍ واربعينَ ۔

قال ابن مسعودٍ اَحسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة اَعشارِ العلم، ملأ العالَمَ بالامن والعدل، طَعَنَهٗ اَبُو لُؤْلُؤَةَ المَجُوسيُّ بالمدينة يوم الاربعاء لاربعٍ بقِيْنَ من ذی الحجّة سنة ثلٰث وعشرين ومات اوّل المحرّم سنة ٢٤ ودُفِنَ بجانب قبر النّبي صلى الله عليه وسلم (٧) تُوُفِّيَ اَبِيْ [رَحِمَهُ الله] بمكّةَ المكرّمةِ فی التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذی الحجّة الحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨ھ [سنةَ ثمانٍ وثلٰثمِئةٍ بعدَ الاَلْفِ] حِيْنَ كنتُ انا ابنَ عشرِ سِنِيْنَ تَقْرِيْبًا (٨) اِبْنِي الاَكْبَرُ مُحمّدٌ وُلِدَ صَباحَ الجُمُعَةِ التّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رابعَ عَشَرَ اَغُسْطُسَ ١٩١٣ م (٩) يَبْتَدِئُ فصلُ الرّبيع من اَحَدٍ وعشرين اٰذارِ [مارس] والصَّيْفُ من ٢١ حَزِيْرَانَ [يُوْنِيُوْ] والخريفُ من ٢١ اَيْلُوْلَ [سبتمبر] والشِّتاءُ من ٢١ كانونِ الاوّلِ [دسمبر] (١٠) اَخْبَرَتْنَا الجَرَائِدُ مِنْ لَنْدَنْ اَنَّ في الحربِ العالِميّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَرَ ١٩٣٩ م الٰى سبتمبر ١٩٤٤ قد انْهَدَمَتِ البُيُوْتُ بالقَنَابِلِ فَوْقَ اَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ [٤٠٠٠٠٠٠] في اِنْكَلْتَرَا وَحْدَهَا اَمّا في رُوْسِيَا وبلْجِيكَا وفَرَانْسَا وايطالِيَا وبُولَنْدَا ويُوْنَانَ والمَجَرِ وَاَلْمَانِيَا ومَا عَدَاهَا من مَمَالِكِ اُوْرُوبّا الرّاقِيَةِ فَلَا

عَدَّ ولَاحَدَّ۔ وَقِسْ علٰی هٰذا اَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاك مئاتِ الفِ نُفُوْسِ المُحَارِبِيْنَ وغَيْرِ المُحَارِبِيْنَ فَنَعُوْذُ بالله مِنْ غَضَبِ الله

(١١) صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزِّوَاجِ

الحمد لله علٰی نِعَمِهٖ وبَعْدَ الاِتّكالِ عليهِ سُبْحَانَهٗ عَزَمْنَا علٰی عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنَا رشيدٍ مع الاٰنِسَةِ "جميلةَ" كَرِيْمَةِ الخَوَاجَا عبد الله الدهلوي في جُنَيْنَةِ الحَفَلَاتِ بشارعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقعِ فی الرابعَ عَشَرَ من شهر ربيع الاوّلِ سَنَةَ ١٣٦٣ ھ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفَكُمْ لَنَا ولِلاِحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ لَازِلْتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الاَفْرَاحِ الدّاعی مُخْلِصُكُمْ فُلَان

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۷۵

(۱) میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مِل گیا ہوگا (۲) آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا (۳) تفسیر تبصیر الرّحمٰن کے مصنّف حضرۃ مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاُخرٰی ۸۳۵ھ ہوئی ہے (۴) میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵ جون

۱۹۴۳ء کو واپس آگیا۔ پس اللہ کا شکر ہے (۵) میں انشاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا۔

شادی کا دعوت نامہ

(۶) بفضلہٖ تعالیٰ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہراء کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفلِ نکاح بتاریخ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ ہجری بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرّت کو مکمل کر دینگے۔ والسّلام آپ کا مخلص خلیل

اَجِبِ الاَسْئِلَةَ الآتِيَةَ بالعَرَبِيَّةِ

(۱) متٰی وُلِدَ محمَّدٌ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومتٰی تُوُفِّیَ ؟

(۲) متٰی توفّی امیرالمؤمنین عمرؓ ومَن جَرَحَه واین دُفِنَ ؟

(۳) هل تعلم تاریخ وفاة سیّدنا ابی بکرنِ الصّدّیق رضؓ ؟

(۴) من ایِّ تاریخ بدأت السّنة الهجریّة ؟

(۵) بَیِّنْ اسماء الشهور الشّمسیّة عند اهل الشام واهل مِصْرَ ؟

(۶) متٰی یبتدئ الربیع فی مِصْرَ ؟

(۷) هل تعلم کَم من البیوت انهدمت فی اِنکلترا فی الحرب العالمیة الماضیَة ؟

مکتوبٌ من ابٍ الٰی ابنٍ له یُوَبِّخُهٗ علٰی نقصان دَرَجات[1] السُّلوك[2]

ولدی العزیز سلامٌ علیك ورحمة اللہ وبرکاته۔ قد جاءنی من قِبَلِ رئیس المدرسة شهادة[3] ثلاثة الاشهر الماضیة، مشتملةً علٰی ما تستحقّه من الدّرجات فی تلك المدّة۔ فرأیت اَنّ درجاتِ شُغلِك جیّدةٌ مرضیّة، ولٰکن درجات سُلوکك قلیلةٌ ردیئة، لانّها ثلاثٌ من عشرٍ فقط۔ ومن البدیهیّ[4] اَنّ هٰذا امرٌ هَیهات[5] اَنْ یَقَعَ عندی مَوقعَ الاستحسان۔ فانّ العلوم التی تتلقّاها وان کانت ضروریّة، لیست بشیءٍ فی جانب (بمقابله) التهذیب۔ وانّی بعد الاختبار[6] الطویل والتّجربة المدیدة وقفت علٰی اَن لا فائدة فی التعلیم مالم یَقتَرِن[7] بالتّهذیب[8]۔ لِاَنّ الانسان لا یُعَدّ انسانًا، فَضْلًا[9] عَنْ اَنْ یُعَدّ مسلمًا اِلّا اذا حسُنَتْ اخلاقه وکَمُلَتْ صفاته ویا لَلْاَسَفِ[10]! اِنّ تهذیب الاخلاق فی عصرنا هٰذا قد اصبح مَسْکوتًا[11] عنه فی اکثر المدارس۔ وَلِذا یا بُنَیّ لم اُرْسِلْكَ اِلّا الی المدرسة التی طار صِیتُها[12] فی حُسْنِ التعلیم والاعتناء[13] بالآداب والتهذیب، لِتُصلِحَ نفسك وتهذّب اخلاقك۔ فَاِن اردت ان تُرْضِیَنی وتُزِیلَ آثار سُخطی فاجتهد حتی تنالَ دائمًا اعلٰی درجةٍ فی السّلوك، فَاِنّ هٰذا یُهِمُّنی[14] اکثر[15] من العُلوم والسّلام۔

والدك عُبَیدُاللہ

---

[1] دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ [2] سلوك چلنا۔ چال چلن۔ [3] طرف۔ [4] گواہی۔ رپورٹ۔ [5] بدیهیّ ظاہر کھلی بات۔ [6] بعید ہے، ناممکن ہے۔ [7] آزمائش۔ [8] اِقْتَرَنَ قرین اور متصل ہونا۔ [9] شائستگی۔ درست کرنا۔ [10] نہایت افسوس ہے۔ [11] سَکَتَ ؎ خاموش ہونا۔ اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔ [12] آوازہ۔ [13] توجہ دینا۔ [14] اَهَمَّ اہم سمجھنا۔ [15] اسکی عہ اس سے بڑھکر یعنی چہ جائیکہ۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالأَرْبَعُونَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو "کتنے بجے ہیں؟" تو کہا جائیگا کَمِ السَّاعَةُ ؟ (السَّاعَةُ کَمْ ؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السّاعة کو مبتدأ اور عدد کو خبر بنائینگے۔ جیساکہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :-

أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ ؟

السّاعةُ واحدةٌ تمامًا
(ٹھیک ایک بجا ہے)

السّاعةُ واحدةٌ وعشرُ دقائقَ
(ایک بج کر دس منٹ)

السّاعةُ واحدةٌ ورُبْعٌ
(سوا بجا ہے)

السّاعةُ واحدةٌ ونصفٌ
(ڈیڑھ بجا ہے)

السّاعة واحدةٌ وثلٰثةُ أرباعٍ یا السّاعةُ اثنتانِ إلّا ربعًا
(ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤکم دو)

السّاعةُ واحدةٌ وثُلُثٌ یا السّاعةُ واحدةٌ وعشرونَ دقيقةً
(ایک اور تہائی یا ایک بجکر بیس منٹ)

تنبیہ ۱۔ ساعةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے : اقتربت السّاعةُ۔

منٹ کو دقيقة (ج دقائقُ) اور سیکنڈ کو ثانية (ج ثَوَانٍ یا الثَّوَانِي) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سُوئی کو عَقْرَبُ السّاعة یا إِبْرَةُ السّاعةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائیگا؛ تو جواب مختلف طور سے دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے متٰی ذهبتَ یا تذهبُ الى المدرسة ؟ تو جواب ہوگا ذهبتُ یا أَذْهَبُ الى المدرسة ساعةَ عشرٍ ونصفٍ یا السّاعةَ العاشرةَ والنصفَ یا فی السّاعةِ العاشرةِ والنِّصْفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤنگا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات، یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے : صُمْتُ نَهَارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا)۔ أَفْطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا)۔ اسی طرح جئتُ صَبَاحًا، مَسَاءً، ضُحًى، ظُهْرًا، عِشاءً وغیرہ۔

لَیل، نَہار، صَباح اور مَساء پر فی لگا کر بھی بولا جاتا ہے :

فی اللّیل والنّہارِ ۔

ظہر، عَصر، عشاء اور ضُحیً پر لفظ وَقتَ یا عِندَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاءَنِي اَخُوكَ وَقتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ ؛

گذشتہ کل کو اَمسِ (کبھی بِالْاَمسِ) اور پرسوں کو اَوّلَ اَمسِ یا قَبلَ اَمسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعدَ غدٍ کہا جاتا ہے : اَتَیتُكَ اَمسِ وَاَوّلَ اَمسِ وسَاٰتِیكَ غدًا وبعدَ غدٍ (ان شاء الله تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ اَمسِ کسرہ پر مبني ہے۔ ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا ؛

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَیلَة پر لفظ ذَاتَ بڑھا دیا جاتا ہے : لَقِیتُ ذَاتَ یَومٍ اَوْ ذَاتَ لَیلَةٍ اَبَاكَ فِي المسجدِ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)۔ ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے ؛

تنبیہ ۳۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا کچھ بیان سبق ۴۳ میں تم پڑھ چکے ہو تفصیل سبق ۶۲ میں آئیگی ؛

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائیگا کَمْ سَنَةً عُمُرُكَ ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ کَمْ سنةً اَنْتَ ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمُرِي خَمسَ عَشَرَةَ سنةً یا اَنَا ابْنُ خمسَ عَشَرَةَ سنةً۔ کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ھو ابْنُ عشرینَ (وہ بیس سال کا ہے)، ھي بنتُ خمسینَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے) ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

- اَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا
- اَلْاَشُدُّ قوّت۔ سِنّ بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان
- اَفَاضَ (۱-ي) بہانا۔ جاری رکھنا
- تَعَشّٰی (۴-ي) رات کا کھانا کھانا
- تَغَدّٰی (۴-و) صبح کا کھانا کھانا
- تَمَدّٰی (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدّٰی بنالیتے ہیں) دراز ہونا۔ لیٹ جانا
- تَمَشّٰی (۴-ي) ٹہلنا۔ چلنا
- جَمْعًا اکٹھا
- حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا۔
- حِفْظٌ (مصدر) حفاظت۔ نگہبانی
- رَوَاحٌ شام
- سَوّٰی (۲-ي) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا۔ (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
- صِغَرٌ چھٹپن۔ بچپن
- عَاشَ (ض-ي) زندہ رہنا
- غُدُوٌّ صبح
- کَلَّا ہرگز نہیں۔ خبردار
- کَوَّنَ (۲) وجود میں لانا۔ بنانا

مَطارٌ ہوائی جہازوں کا اڈا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈا

مشق نمبر ۷۶

سوال	جواب
(۱) هَلْ عِنْدَكَ ساعةٌ يا سعيد؟	نَعَم يا سَيِّدِي عِندي ساعةٌ
(۲) الآن كَم السّاعةُ؟	الساعةُ عِنْدِي خمسٌ وعشرُ دقائقَ
(۳) في أيِّ ساعةٍ خرجتَ من البيتِ؟	خَرَجْتُ الساعةَ الخامسةَ الّا رُبْعًا
(۴) كيف تَعْرِفُ السّاعَةَ و الدّقيقة؟	اعرفُ الساعةَ بالعَقْرَبِ الصّغيرةِ والدقيقةَ بِالكبيرة
(۵) طَيِّب! وهل في ساعتك إبْرَةُ الثّواني؟	نَعَم يا سَيِّدِي فيها إبْرَةُ الثواني
(۶) هَلْ تَعلَم كَم ثانيةً تُساوِي دقيقةً؟	ستون ثانيةً تساوي دقيقةً
(۷) وَكَمْ دَقيقةً تُسَوِّي ساعةً؟	ستّون دقيقةً تُسَوِّي ساعةً
(۸) كم من السّاعاتِ تُكَوِّنُ اللّيلَ والنَّهارَ؟	اربع وعشرون ساعةً تُكَوِّنُ اللّيلَ والنّهارَ
(۹) هَلْ يَستوي اللّيلُ وَالنّهارُ دائمًا؟	كلّا! ليس كذلك بل يكون النّهارُ اطولَ في الصّيف واللّيلُ اَطْوَلَ في الشّتاء

سوال	جواب
(۱۰) اَحْسَنْتَ! شُفْ[1] كم الساعةُ الآن يا بُنَيَّ[2]؟	يا سَيِّدِي الآنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقيقةً
(۱۱) اَحْسَنْتَ! وهل تَتَذَكَّرُ كَم سنةً عمرُكَ؟	نعم! عمري اليوم اربع عشرةَ سنةً وستة اشهرٍ وبضعة ايام
(۱۲) هل بلغ اخوك الكبير اَشُدَّهُ؟	نعم! هو (ماشاءالله) في السنةِ العشرين اليومَ
(۱۳) وكم سنة عمر اُختك الصّغرى؟	يا سيّدي! في الشهرِ الآتي هي تبلغ التسع من السنين
(۱۴) وهل بلغَتْ كريمةُ عمّك حَسَنْ باشا عَشْرَ سَنَوَاتٍ؟	اظن اَنّها لم تبلغ عشراً بل هي في السنة التاسعة الى الآنِ
(۱۵) احسنت وَاَجْمَلْتَ! بارَكَ اللهُ فيك	وانت يا اُستاذي الشفيق ادام الله فُيُوضَكَ
(۱۶) يا سعيد! انّي سُرِرْتُ بفهمك في صِغَرِكَ وارجو انّك اذا بلغت اَشُدَّكَ ستكون شابًّا نافعًا للقوم	آمين! حقّق اللهُ رجاءكَ وجعلني خادمًا للاسلام والمسلمينَ.

[1] شُفْ (دیکھ) امر؛ شَافَ يَشُوفُ (= دیکھنا) سے ۔ [2] میرے پیارے بیٹے ۔

مشق نمبر ۷۷

(۱) رکِبْنا طائرةً من مطار بمبائی صباحًا بعدَ[1] ما صلّینا الفجر واکلنا الفطور وشربنا الشّای وطارت الطیارة ساعةَ سبعٍ وعشرِ دقائقَ وما بَرِحَتْ تطیرحتی بلغت محطةَ الطیارات في دهلي ساعة اثْنَتَيْ عشرة تمامًا فنزلنا من الطیارة وادّینا الأُمورَ اللازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدّینا وتمدّینا قلیلا للاستراحة ثمّ صلّینا الظّهْرَ والعصرَ جمعًا ثمّ رَجعنا من دهلي في نفس تلك الطّیارة [اُسی طیارے میں] ساعة ثلُثٍ ونصفٍ فوَصَلْنا الیٰ منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّینا المغرب والعشاء جمعًا واکلنا العَشَاءَ [وتَعَشَّیْنَا] وتَمَشَّینا قلیلاً ثمّ عُدْنا الی حجرة النوم فسُبْحَان الذي سَخّرلنا البحرَ والبَرق والرّیاحَ ویُفِیْضُ علینا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرّوَاح (۲) یکون طُلوع الشمس فی الیوم السابع والعشرین من سبتمبر الساعةَ ۵ و ۵۰ دقیقةً [الساعة الخامسَة وخمسینَ دقیقةً] والغُروبُ الساعة ۶ و ۵۶ دقیقةً (۳) طلعت الشمسُ الیومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ

[1] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چاء پینے کے بعد۔ اس جملے میں مَا مصدریہ ہے۔ جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں (دیکھو سبق ۵۰-۵)۔

وَغَرَبَتْ ساعة سَبْعٍ واثنَتَین وَاَرْبَعِین دَقِیقةً (۴) کان عِندِي شابٌّ لَمْ یَبْلُغْ مِن العُمرِ اکثرمن سبع عشرة سنةً (۵) عُمْرُ اَخِي الاکبر خمسٌ وعشرونَ سنةً واَحَدَ عَشَرَ شهرًا ویَبلغُ فِي أَواسِطِ رَمَضَانَ الْاٰتِي سِتًّا وعشرین ان شاء الله تعالیٰ (۶) هذا الغلام ابْنُ عَشْرِ سنین وتلك اخته الکبیرة بنتُ خمس وعشرین (۷) ماتَتْ جَدّتُهُ [رَحِمَهَا الله تعالیٰ] في أواخِر السّنة الماضیة ولها من العُمرمائة سنةٍ ونَیّفٌ (۸) عاش جَدّي قرنًا کامِلًا وتُوُفِّيَ [رَحِمَه الله تعالیٰ] فی السنة الماضِیة في رَجَبَ ولَهُ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة (۹) قدم القائد الاعظم محمّد علي جناح الیٰ دهلي اوّلَ امس لِیَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّورٰی فاستقبلَه المسلمون استقبالًا عظیمًا (۱۰) سنُسافِرُ من بمبائی غدًا أَوْ بعد غَدٍ اِنْ شاءَ اللهُ تعالیٰ۔

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۷۸

(۱) او حمید! کہاں جا رہے ہو؟ — مدرسہ جاتا ہوں

(۲) کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟ — جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے

(۳) اس وقت کے بجے ہیں؟ — میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں

(۴) مدرسہ کتنے بجے کھلتا[1] ہے؟ — بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے

[1] یعنی کھولا جاتا ہے = تُفْتَحُ۔

سوال	جواب
(۵) اور کب بند[1] ہوتا ہے ؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے
(۶) تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے ؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا
(۷) تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے ؟	جی ہاں ! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے
(۸) گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو ؟	بڑی سُوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ
(۹) شام کا کھانا کب کھاتے ہو ؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں
(۱۰) اور سوتے کب ہو ؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں
(۱۱) تمھارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئینگے ؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائینگے انشاء اللہ
(۱۲) تمھیں معلوم ہے تمھاری عمر کیا ہے ؟	جی ہاں ! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے
(۱۳) اور تمھارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے ؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے
(۱۴) شاباش ! تم بہت سمجھدار لڑکے معلوم ہوتے ہو	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے ۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں ۔
(۱۵) اچھا امانِ خدا میں	آپ بھی اسی کی حفاظت میں ۔

[1] یعنی بند کیا جاتا ہے = تُغْلَقُ ؛

مکتوبٌ مِنِ ابنٍ الیٰ اَبیہِ فِی الاِستِعْذار[عـہ]

وَالِدِی السَّیِّدَ المحترمَ

اَلسّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ وَبعدَ اداءِ ما فُرِضَ علیّ من الخضوع[1] والاحترام اَعْرِضُ یا مولایَ انّہ قد اتانی کتابکَ العزیز المؤرخ بیوم الاربعاء الرابع عشر من شہر شعبانَ المعظم ۱۳٦٤ھ علیٰ حینِ غفلةٍ ، وحالَما[2] فضضتہ استروحت[3] من طَیّہ[4] ریحَ العتاب ۔ فشرعت فی قراءتہ بین الرّجاء والخوف ۔ واذا[※] بِوَمِیض[5] السُّخط یلمع من خِلال[6] عباراتِہ ۔ فرَاعَنی[7] ہول ذالک المَوقف[8] الرھیب وسالتْ مَدامِعی[9] نَدَمًا ، لا لِکَوْنی اَہملتُ بعضَ الواجبات بل لِاَنّی اَسْخطتُ[10] والدی الحَنُونَ[11] ۔ فلذا اقبلتُ علیٰ نفسی اَلُومُھا لما[سم] اَلبَسَتْنیہِ لَدَیْکَ[عـہ] من رِداءِ[12] الخجل ۔ ولکن اَمَلی یا سیّدی مِنکَ اَنّکَ تغفِرُ لی ھٰذہِ الھفوةَ ، لِما ترانی من شدّة النَّدامَةِ علیہِ ۔ وھا انا ذا[13] طالبٌ دُعاءَکَ الصّالحَ ۔

وللّٰہ علیّ[14] عھدٌ انّکَ لا ترٰی منّی بعدھا اِلّا ما یَسُرُّکَ بِمَنِّہٖ وکرمہٖ

وَلدُکَ الخادِمُ عبدُالرّحمٰن

[1] انکساری ؛ [2] حَالَمَا جونہی ؛ [3] اِسْتَرْوَحَ سونگھنا ؛ [4] طَیٌّ تہ ۔ گھڑی ؛ [5] ومیض شرارہ ۔ چمک ؛ [6] درمیان ۔ درز ؛ [7] رَاعَ (یَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا ؛ [8] موقف مقام رھیب خوفناک ؛ [9] مدامِعُ جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے ؛ [10] اَسْخَطَ غصہ دلایا ؛ [11] حَنُون مہربان بڑا محبت کرنے والا ؛ [12] رِداءٌ چادر ؛ [13] ھا انا ذا " یہ میں ہوں " محاورہ ہے ؛ [14] اللہ کے لئے مجھ پر عہد ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں ؛ ※ اِذا اس جگہ مُفاجاۃ کیلئے ہے یعنی ناگہاں × یہ زائد ہے ؛

عـہ لَدَی نزدیک ۔ لَدَیْکَ تیرے پاس ؛ عـہ عذرخواہی ؛ سم ضمیر راجع ہے ما موصول کی طرف جو لما میں ہے ؛

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

الحروف

۱ - حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنیٰ بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔

۲ - وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعاني کہلاتے ہیں اور حروف الهجاء (ا، ب، ت وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المباني (بُنیادی حروف) کہلاتے ہیں ۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳ - حروف المعاني سب مبني ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی[۸۰] سے زیادہ نہیں ہے ۔

۴ - بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انھیں حروف عاملہ کہتے ہیں۔ اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انھیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں ۔

۵ - حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں :-

(الف) حروف الجرّ یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ[۱۷] حروف ہیں جو اسم کو جرّ دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دئے گئے ہیں :-

بَا و تَا و كَاف و لَام و وَاو و مُنْذُ و مُذْ ، خَلَا
رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِيْ ، عَنْ ، عَلٰى ، حَتّٰى ، اِلٰى

(۱) بِ ("سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ") کئی معنوں کے لئے آتا ہے: كَتَبْنَا بِالْقَلَمِ ، طُبِعَ الْكِتَابُ بِمِصْرَ ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ[۱] ، بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے : اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ[۲]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدّي بنانے کے لئے بھی آتا ہے :

ذهب حامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا)، ذهب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہو گئے ۔

(۲) تَ قسم کے لئے آتا ہے جو لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے: تَاللّٰهِ[۳] لقد اٰثرك اللّٰهُ علينا ۔

(۳) كَ تشبیہ کے لئے : العلمُ كالنُّورِ (علم روشنی کی مانند ہے) ۔

---

[۱] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا ۔ [۲] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے ؟
[۳] اللہ کی قسم ! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے ۔

(۴) لِـ یا لَـ* (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰهِ، وَجَّهْتُ[1] وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالارضَ، قُوْمُوْا[2] لِقُدُوْمِ الْأُسْتَاذِ، قُلْتُ[3] لِزَيدٍ، هٰذَا[4] الكتاب لِخَالِدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَهٗ، لَكُمْ ÷

(۵) وَ قسم کے لئے: وَاللّٰهِ، وَرَبِّ الكَعْبَةِ، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض" - اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں: وَبَلْدَةٍ[5] لَيسَ بِهَا اَنِيْسٌ ÷ اِلَّا الْيَعَافِيْرُ وَاِلَّا الْعِيْسُ

تنبیہ ۱- واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال مگر وہ غیر عاملہ ہے ÷

(۶) رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی) ÷

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ[6] اشارةٍ اَبْلَغُ من العبارة

(۷ و ۸) مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کیلئے آتے ہیں: مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ یا مُنْذُ يومِ الجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

(۹) مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بمبائی الی کلکتہ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی)، خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ مَا شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے)، فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ، یعنی بعضکم

[1] میں نے پھیرا اپنا رُخ اُس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ÷ [2] استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہو جایا کرو ÷ [3] میں نے زید کو کہا ÷ [4] یہ کتاب خالد کی ہے ÷ [5] بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس و غمخوار نہیں ہے بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے ÷ [6] بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں ÷

* لام قسم کے لئے بھی آتا ہے: لِلّٰهِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے: لَعَمْرُكَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے ÷

كَافِرٌ وبعضكم مؤمنٌ - مِمَّا[1] (= مِنْ مَا) خَطِيْئَاتِهِمْ اُغْرِقُوْا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دئے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے - اکثر نفي اور استفهام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِن شَفِيعٍ - هَل لكم مِنْ نَصِيرٍ؟

(۱۰) فِي (میں، بارے میں، بسبب) الكتابُ فِي الدَّرْجِ[2] - تَكَلَّمَ زَيدٌ فِي اَخِيْهِ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) - دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ (ایک عورت ایک بلّی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی) ÷

(۱۱) عَنْ (سے۔ طرف سے) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ - اَعْطَيْتُهُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيدٍ - رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ اَنَسٍ رض ÷

(۱۲) عَلٰى (پر۔ باوجود) اِجْلِسْ عَلَى الكُرْسِيِّ - اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ (بیشک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحبِ مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے) ÷

(۱۳) اِلٰى (تک۔ طرف) سافرتُ من الهند الى مكّة - تَوَجَّهْتُ الى الكعبة ÷

(۱۴) حَتّٰى (تک۔ یہاں تک کہ۔ تاکہ) حَتّٰى مَطْلَعِ الفجرِ، قَدِمَ الْحَاجُّ[3] حَتَّى الْمُشَاةُ[4] (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی) ÷

[1] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے ÷ [2] دَرْجٌ (ج اَدْرَاجٌ) میز کا خانہ ÷ [3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے ÷ [4] مُشَاةٌ جمع ہے مَاشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا ÷ [5] ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

تنبیہ ۲۔ دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل
ہوتا ہے اس وقت جارہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع
کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنَا حَتّٰى اُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تاکہ
یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)

(۱۵، ۱۶، ۱۷) حاشا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنی ہیں "سوا")
یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ
القوم خَلَا زیدٍ۔ حَاشَا زیدٍ۔ عَدَا زیدٍ (زید کے سوا سب لوگ آگئے)

(ب) الحروف المُشَبَّهَةُ بِالْفعل (فعل سے مشابہت
رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ۔ یہ چھ حروف
اِنَّ اور اس کے اَخَوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور حرُوف مشبّہ
بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں فعل
کی مانند یہ بھی ثُلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔ آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے۔
اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں۔ لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے
جیسا ہے +

تم نے سبق ۲۵ اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ
پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں +

(۱) اِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ

رَبَّكَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ مگر قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان
آجاتا ہے: قَالَ[1] اِنَّهٗ يقول اِنّها بقرةٌ صفراءُ۔ قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ
کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے۔ لیکن خاص مقامات
میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ[2] يعلم اِنَّكَ لَرَسُولُهٗ وَاللّٰهُ[3] يشهد
اِنَّ المنافقين لَكٰذِبُون

تنبیہ ۳۔ اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی
نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے: اِنَّ زیدًا حاضرٌ
کے معنی وہی ہیں جو زیدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں +

(۲) اَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا۔ بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی
آسکتا ہے: سمعتُ اَنَّ زیدًا شجاعٌ (= سمعت شجاعةَ زيدٍ) لفظی
معنی ہیں: "میں نے سُنا کہ زید بہادر ہے" مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی
بہادری سُنی"۔ اس سے معلوم ہوا کہ اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری
معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرِ مؤوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے
ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدر مؤوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے۔ بعض جملوں

[1] اس نے (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہئے +
[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغامبر ہے + [3] اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین
جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں +

میں یہ مصدر فاعل ہوگا : سَرَّنِيْ اَنَّكَ شُجَاعٌ[1] (= سَرَّنِيْ شُجَاعَتُكَ) اس میں شجاعتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیه ۴۔ اس جگہ ایک نحوي معمّٰی بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا :

اَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ

اس جملے میں تمھیں کئی مغالطے نظر آئینگے۔ اوّل یہ کہ جملے کے شروع میں اَنَّ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہئے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔ بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضي ہے، دراصل اَنَنَ (آواز نکالنا[3]) ہے۔ زیدٌ اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔ كَرِيْمٍ میں كَ حرف جرّ ہے اور رِيْمٍ (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی" +

یاد رکھو کہ کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مخفّف (ساکن) کرکے اِنْ اور اَنْ بولتے ہیں۔ اس وقت اِنْ شرطيه اور اِنْ نافيه سے اِنْ مخفّفه کو ممتاز کرنے کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے : اِنْ زَيْدٌ[2] یا زَيْدًا لَعَالِمٌ،

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا + [2] بیشک زید عالم ہے + [3] کراہنے کی آواز نکالنا +

لیکن اَنْ مخفّفه کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔ عَلِمْتُ اَنْ زَيْدٌ عَالِمٌ[1]۔ اَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اِنْ مخفّفه اکثر كَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے : اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً[2] اور اِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ[3] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ اَنْ مخفّفه کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضي پر قد لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اَنْ ناصبة الفعل سے ممتاز ہو جائے : عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى[4]۔ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ[5]۔

وَاعْلَمْ[6] فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ + اَنْ سَوْفَ يَأْتِيْ كُلُّ مَاقُدِرَا

(۳) كَاَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے : كَاَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ[7]

تنبیه ۵۔ كَاَنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفي بلَمْ پر داخل ہوتا ہے : كَاَنْ لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ[8] +

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے + [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی + [3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں + [4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہونگے + [5] تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے ہیں + [6] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب (سامنے) آجائیگا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ اَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اِعْلَمْ کا مفعول ہے قُدِرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے + [7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے + [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا +

(۴) لَعَلَّ (شاید۔ اُمید کہ) ترجّی یعنی امید کے لئے آتا ہے: لَعَلَّ ابْنَكَ تَقِيٌّ (اُمید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

(۵) لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

(شعر) اَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا ÷ فَاُخْبِرَهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ[1]

(۶) لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لئے: جَاءَ الْحَاجُّ لٰكِنَّ اَبَاكَ مَا جَاءَ۔ جَاءَ الْحَاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے لٰكِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا +

تنبیہ ۶۔ لٰكِنَّ بھی مخفّف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے +

(ج) حروف النّفي مَا، لَا اور لَاتَ

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: مَا هٰذَا بَشَرًا، لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ۔ لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں

[1] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ [سلوک] کیا ہے میں اسے اس کی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اس کی خبر ہے فاخبرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اس لئے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئیگی +

کبھی لا پر ت بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ اس میں اسم محذوف ہے۔ اور حِيْنَ خبر ہے جس کو نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے) +

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق ۲۰ - ۳، ۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفي کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفي ہوتا ہے +

تنبیہ ۸۔ لَا تو ہمیشہ حرف نفي رہتا ہے۔ لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مَا[1] استفہامیہ (کیا چیز۔ دیکھو درس ۱۳) مَا[2] موصولہ (جو کچھ۔ دیکھو درس ۴۲) مَا[3] ظرفیہ (جب تک۔ دیکھو درس ۳۷) ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵

(د) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ (جنس کی نفي کرنے کے لئے) یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے)، لَا خَيْرَ[1] فِي مَالِ الْبَخِيْلِ لِنَفْسِهٖ، لَا حَوْلَ[2] وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لئے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے + [2] کوئی طاقت نہیں، کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے +

(ھ) حروف النِّدَاء (پکارنے کے حروف) یَا، أَیَا، ھَیَا، أَیْ اور أَ

اِن حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمّہ پڑھا جاتا ہے: یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ کبھی غیر معیّن شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف ندا میں یَا کثیر الاستعمال ہے جو منادٰی قریب و بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ أَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے اور أَیْ اور أَ قریب کے لئے مخصوص ہیں: شعر

أَیَا جَبَلَیْ نَعْمَانَ بِاللّٰہِ خَلِّیَا + نَسِیْمَ الصَّبَا یَخْلُصْ اِلَیَّ نَسِیْمُھَا[1]

مصراع أَجَارَتَنَا اِنَّا مُقِیْمَانِ ھٰهُنَا[2]۔

تنبیہ ۹۔ حروف ندا کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا۔ مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں

[1] اس شعر میں جَبَلَیْ تثنیہ ہے اصل میں جَبَلَیْنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا اور منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جرّی میں مفتوح ہے۔ باللّٰہ قسم ہے۔ خَلِّیَا امر حاضر تثنیہ از خَلّٰی (چھوڑ دینا۔ کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (ہلکی ہوا)، صَبَا (صبح کی شرقی ہوا)۔ خَلَصَ یَخْلُصُ (اِلَیہ پہنچنا) یہاں یَخْلُصْ مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں:۔ اے نعمان کے دو پہاڑو اللّٰہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے + [2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں۔ جارۃ مؤنث ہے جار کا (= پڑوسی) منادٰی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے +

حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا +

(و) الحروف النَّاصِبَة المضارع

أَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ (یا اِذًا) یہ چاروں حرف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسِبُ أَنْ تَذْھَبَ الْیَوْمَ اِلَی اللَّھْوِ، لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ[1]، تَعَلَّمْتُ الْقُرْاٰنَ کَیْ أَعْمَلَ بِهٖ، اِذًا تُفْلِحَ[2]

ان حروف کا ذکر کچھ سبق ۲۰۔ ۴۴ میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائیگی +

تنبیہ ۱۰۔ أَنْ کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: أُحِبُّ أَنْ تَقْرَأَ کے معنی ہونگے أُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں) +

(ز) الحروف الجازمة المُضارع

لَمْ، لَمَّا، لَامُ الْاَمْرِ، لَا النَّھْیِ اور اِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ یَذْھَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا یَذْھَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)۔ لِیَذْھَبْ (اسے جانا چاہئے)۔ لَا تَذْھَبْ (تو مت جا)۔ اِنْ تَذْھَبْ أَذْھَبْ۔ ان حروف کا بیان سبق ۲۰ میں مفصّل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا +

تنبیہ ۱۱۔ اِنْ (= اگر) حرفِ شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔

[1] ہم نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں + [2] تب تو تُو فلاح پائیگا +

پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو
اس کے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی
ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَاَذْهَبُ
الی المدرسة وَاِنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤنگا اگرچہ
تو نہ جائے)۔ اسی معنی کے لئے "وَلَوْ" بھی استعمال کرتے ہیں مگر
وہ ماضی کے لئے آتا ہے: ذهبتُ الی المدرسة ولولَمْ
تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)

تنبیہ ۱۲۔ مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف
غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا +

الدَّرْسُ الخَمْسُوْنَ

الحروفُ الغَيْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱۔ حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائینگے
جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں +

۱۔ حُروفُ العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں :۔

واو و فا و ثُمَّ، حَتّٰی، لَا و بَلْ + اَوْ و اِمَّا، اَمْ و لٰکِنْ بے خلل۔

تنبیہ ۲۔ عَطْف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں
کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف
مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے
ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں +

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ
زَیْدٌ وعَمْرٌو۔ اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں

(۲) فَ [پھر] جمع اور ترتیب بلاتراخی (بلاتاخیر) کے لئے آتا ہے:
جَاءَ حمیدٌ فرشیدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)

فَ [اس لئے کہ۔ کیونکہ] سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاء
السَّبَبِیہ کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ القُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ
یَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشیگا)

(۳) ثُمَّ [پھر] جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لئے آتا
ہے: ذهب قاسِمٌ ثُمَّ هاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہینگے جبکہ
قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو +

(۴) اَوْ [=یا] دو میں سے ایک چیز بتلانے کے لئے: خُذْ هٰذا اَوْ
ذالِكَ (یہ لے یا وہ لے) +

(۵) اَمْ [=یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ:

أَهٰذَا أَخُوكَ أَمْ ذَاكَ ؛ ایسے موقع پر أَوْ نہیں بولینگے ۔

(۶) إِمَّا [= یا] یہ بھی أَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرّر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: اَلثَّمَرُ إِمَّا حُلْوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

(۷) لٰكِنْ، اِسْتِدْرَاك کے لئے (دیکھو سبق ۴۹۔ لٰكِنَّ): حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ۔

تنبیہ ۳۔ لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے ۔

(۸) لَا [= نہ] أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ کہ بد کی)۔

(۹) بَلْ [بلکہ]، اضراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجّہ کرنا: مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ

(۱۰) حَتّٰى [تک] انتہا کے لئے آتا ہے: قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتَّى الْمُشَاةُ (قافلہ آگیا پیدل چلنے والے تک آگئے)۔

تنبیہ ۴۔ حَتّٰى کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارّہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا بیان درس ۲۰ میں کچھ لکھا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔ حروف الاستفهام (استفہام = دریافت کرنا) أَ اور هَلْ

یہ دو حروفِ استفہام ہیں۔ أَ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أَزَيْدًا رَأَيْتَ؟ أَرَأَيْتَ زَيْدًا؟ أَلَمْ تَرَ زَيْدًا؟ هَلْ زَيْدٌ حَاضِرٌ؟ هَلْ رَأَيْتَ زَيْدًا؟

۳۔ حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰى، إِيْ، أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، أَنَّ یا إِنَّهْ، لَا

(۱) نَعَمْ [ہاں۔ جی ہاں] سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے خواہ کلام مُثْبَت ہو خواہ مَنْفِي: هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائیگا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أَمَا جَاءَكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا "زید نہیں آیا"۔

(۲) بَلٰى [ہاں کیوں نہیں] ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَلٰى (ہاں کیوں نہیں بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

(۳) إِيْ [ہاں] یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: إِيْ وَرَبِّيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی)، إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے۔ اس کو مختصر کرکے إِي وَ (اِیْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴، ۵، ۶، ۷) أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهْ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

یَقُولُونَ لِي صِفْهَا[1] فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيرٌ، أَجَلْ عِندِي بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ
قَالُوا[2] نَظَمْتَ عُقُودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) أَتَقْتَحِمُ[3] الْمَنُونَ، فقلتُ جَيْرِ
وَيَقُلْنَ[4] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وقد كَبِرْتَ، فقلتُ إِنَّهْ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لا کہا جائیگا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴ - حروف النفي - مَا (نہیں)، لَا (نہیں)، إِنْ (نہیں)

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَلَا عَمْرٌو جَالِسٌ، مَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ، مَا[5] عَلَيهِ شَيْءٌ

[1] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سَبَبِيّه ہے۔ یعنی "کیونکہ" أَنْتَ مبتدا ہے اور خبیر جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بوصفها جار ومجرور ملکر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عندی ظرف ہے اس لئے وہ مبتدا نہیں ہوسکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ باوصافها جار ومجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا:- وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ "ہاں ٹھیک ہے" میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے +
[2] انھوں نے کہا تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا "بجا" (فرمایا) + [3] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں ہاں۔ اِقْتَحَمَ (ا،) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا + [4] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہوگیا ہے۔ تو میں نے کہا "جی ہاں"۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لئے كَ الگ کرکے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "إِنَّهْ" ہے جو حرف ایجاب ہے +
[5] نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر +

وَلَا عَلَيكَ - لیکن إِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: إِنْ[1] هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ +
إِنْ نافیہ کی خبر پر إِلَّا داخل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ إِنْ مُخَفَّفه (دیکھو سبق ۴۹ - ب) اور إِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے +

تنبیہ ۵ - مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹-ج) +

تنبیہ ۶ - اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مافِيش بولتے ہیں جو مَا فِيهِ شَيْءٌ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف "نہیں" کے معنی لیتے ہیں: عندي مافيش كتاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ما عليه شيءٌ کو مخفف کرکے ما عَلَيْش بولتے ہیں "یعنی کوئی مضائقہ نہیں" +

۵ - حروف المصدرية - أَنْ، لَوْ، مَا اور أَنَّ - پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور أَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے ملکر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِي[2] أَنْ تَصْدُقَ (= يَسُرُّنِي صِدْقُكَ)۔ أُحِبُّ[3] لَوْ نَجَحْتَ (= أُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ تَيَقَّظْتُ[4] قَبْلَ مَا

[1] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ + [2] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے۔ یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے +
[3] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں + [4] میں بیدار ہوگیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہوگیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا +

يَجِيءُ وَنَمتُ بعدَ ماذَهبَ (= قَبلَ مَجِيئِهِ وَبَعدَ ذَهابِهِ)۔ بَلَغَنِي أَنَّكَ نَاجِحٌ[1] (= بَلَغَنِي نَجاحُكَ)۔

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مؤول فاعل واقع ہوا ہے۔ دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملۂ اسمیہ مصدر مؤول ہو کر فاعل واقع ہوا ہے ٭

۶۔ حروف التحضيض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) أَلَا، هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔ ان سب کے معنی ہیں "کیوں نہیں"۔

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں: أَلَا تُعَلِّمُ۔ هَلَّا تُعَلِّمُ۔ أَلَّا تُعَلِّمُ ابْنَكَ۔ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ[2]۔ لَوْمَا تَأْتِينَا بِالْمَلٰئِكَةِ[3] ٭

تنبیہ ۷۔ حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر ف داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَأَصَّدَّقَ پڑھا۔ یہ أَصَّدَّقُ دراصل أَتَصَدَّقُ باب تَفَعَّلَ سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶) ٭

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی ٭ [2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی ٭ [3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا:

۷۔ حروف الشرط۔ لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا جاتا ہے: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا[1]۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ[2]۔

لَوْمَا الْإِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِي ... مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءُ[3]

تنبیہ ۸۔ لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے "اگرچہ": اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّينِ[4]۔ وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آ جاتا ہے ٭

تنبیہ ۹۔ اوپر تم نے پڑھا ہے کہ لَوْلَا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے (دیکھو تنبیہ ۷) ٭

۸۔ حرف الرّدع۔ كَلَّا (ہرگز نہیں۔ بیشک)

ردع کے معنی ہیں "جھڑک دینا" یا "انکار کر دینا": كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (ایسا ہرگز نہیں [بلکہ] عنقریب تم [حقیقتِ حال] جان لوگے)۔ كَلَّا کبھی

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا ٭ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی ٭ [3] إِصَاخَةٌ مصدر ہے أَصَاخَ يُصِيخُ کا۔ یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغلخور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے:۔ اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی ٭ [4] علم تلاش کرو اگرچہ وہ چین میں ہو ٭

حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے: کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف)

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھونگا)، سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھونگا)۔ سین زیادہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدّد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے: لَاَکْتُبَنَّ۔ لَاَکْتُبَنْ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَاَذْهَبُ غَدًا اِلَی الْاَهْوَارِ، اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ [قرآن] ضرور ایک قولِ فیصل ہے)، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ (بیشک تمھارے پاس ایک پیغمبر آیا)

۱۱۔ حروف التنبیه (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا، اَمَا اور هَا۔ ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو" اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ، اَمَا! وَاللّٰهِ لَاُعَاتِبَنَّهٗ (سنو، بخدا میں ضرور اسے عتاب کرونگا)، هَا! اِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَابِ (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیه ۱۰۔ اَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)۔

۱۲۔ حَرْفَیِ التفسیر (تفسیر کے دو حروف)

اَیْ اور اَنْ تشریح و تفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں: جاءَ الحَسَنُ اَیْ اَخُوكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا)، نَادَیْنَاهُ اَنْ یَا اِبْرَاهِیْمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے ابراہیم)۔

۱۳۔ حروف الزیادة (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنٰی ہیں۔ مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسینِ کلام کے لئے بول دئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:۔ اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بَا اور لَام

اِنْ[1]، مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي ۔ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدِ[1]

اَنْ[2]، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔

مَا[3]، اِذَا کے بعد اور حَتّٰی، اَیْنَ، اَیُّ اور اِنْ کے بعد، جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنٰی میں ہوں۔ بعض حروف جارّہ (بِ، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے

[1] یہ شعر حضرت حسان شاعرِ رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمّد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمّد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے۔ اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے۔ [2] پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔ اس جگہ اَنْ زائد ہے۔

بعد بھی زائدہ ہوتا ہے : اِذَا مَا ابْتُلِيْتَ فاصبِرْ[1]۔ مَتٰی مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ[2]۔ اَيْنَمَا (= اَيْنَ مَا)[3] تُوَلُّوْا فَثَمَّ[4] وَجهُ اللّٰهِ۔ اَيُّمَا (= اَيُّ مَا) الرَّجلُ جَاءَكَ فَاكْرِمْهُ[5]۔ فَاِمَّا (= فَاِنْ مَا) يَأتِيَنَّكُم مِنِّي هُدًى[6]۔ فَبِمَا رَحمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ[7]۔ عَمَّا (عَنْ مَا) قليلٍ لَيُصْبِحُنَّ نادِمين[8] +

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظرِ تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اِذَا کے معنی ہیں "جب" اور اِذَا مَا کے معنی ہیں "جب بھی یا جب کبھی"۔ اَيْنَ کے معنی ہیں "کہاں یا جہاں" اور اینما کے معنی ہیں "جہاں کہیں" +

لَا، کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے : يَا اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ[9]۔ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ[10] +

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لئے نہیں گئے ہیں +

[1] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر + [2] جب تو سفر کریگا میں سفر کرونگا + [3] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے۔ یعنی اللہ ہے + [4] ثَمَّ وہاں۔ اُدھر + [5] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر + [6] پھر اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے + [7] پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لئے نرم واقع ہوئے ہو۔ لَانَ يَلِيْنُ نرم ہونا + [8] تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائینگے + [9] اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا ؛ اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، اَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہونگے سجدہ کرنا + [10] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی +

مِنْ۔ اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے : اِنْ مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ[1]۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ[2] قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

بِ۔ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے : مَا زَيْدٌ يا ليس زَيدٌ بِكَاذِبٍ +

لِ۔ رَدِفَ لَكُمْ (تمھارے پیچھے آگیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ رَدِفَ بذاتِ خود متعدی ہے رَدِفَكُمْ بول سکتے ہیں +

تنبیہ ۱۳ - حروف زائدہ میں چند حروف جارّہ بھی داخل ہیں۔ زائد ہوں تو بھی وہ عاملہ ہی رہینگے اور اپنا عمل کرینگے +

تنبیہ ۱۴ - بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسبِ موقع لکھی جائیگی +

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ فاطر ۲۴

[1] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن۔ د) گذرنا + [2] خبریہ ہے + [3] فِئَةٌ (ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت۔ ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں +

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمّہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کیلئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں :-

۱- اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شَرطیه[۱]، نَافیه[۲]، مُخَفّفه[۳]. زَائده[۴]

۱) اِنْ شرطیه کے معنی ہیں "اگر" یہ حروف عامله میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے +

۲) اِنْ نافیه کے معنی ہیں "نہیں" یہ غیر عامله ہے: اِنْ انا اِلّا نذیرٌ[۱] اس کی خبر پر اِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے +

۳) اِنْ مخفّفه اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (لَ) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِنْ زیدٌ یا زیدًا لَقَائِمٌ (دیکھو سبق ۴۹-ب) ÷

۴) اِنْ زائده کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے

[۱] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے) +

بعد زائد ہو جاتا ہے: مَا اِنْ قرأتُ[۱] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے +

۲- اَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ نَاصبة المضارع یا مصدریه[۱]، مُخفّفه[۲]، مُفسّره[۳]، زَائده[۴]

۱) اَنْ ناصبه فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مُبَدّل کر دیتا ہے: اَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ (صِيامُكَ خيرٌ لك) دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹-ہ -

۲) اَنْ مخفّفه اصل میں اَنَّ ہوتا ہے: عَلمتُ اَنْ سَتُفْلِحُ (دیکھو سبق ۴۹-ب)

۳) اَنْ مُفَسِّره "یعنی" کے معنی میں آتا ہے۔ غیر عامله ہے: نَادَيْتُهُ اَنْ يَا يُوْسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲

۴) اَنْ زائده کے کوئی معنی نہیں لئے جاتے۔ اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا اَنْ جَاءَ اَخُوْكَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳- مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے۔ حَرفیه[۱] اور اِسْمیه[۲] پھر حرفیه کی چار قسمیں ہیں۔ نَافیه عامله[۱]، نافیه غیر عامله[۲]، مَصدریه[۳]، زَائده[۴] اور مَا اسمیه کی تین قسمیں ہیں۔ اِستفهامیه[۱]، مَوصوله[۲]، ظَرفیه[۳]۔

۱) مَا نافیه عامله خبر کو نصب دیتا ہے: مَا هٰذَا بَشَرًا۔

[۱] میں نے نہیں پڑھا ÷

(دیکھو سبق ۴۹-ج) ؛

۲) مَا نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے: ما زید قائم (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴) ؛

۳) مَا مصدریہ۔ اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اُصَلِّی[1] قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (= قبل طلوع الشمس) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵ ؛

۴) مَا زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے: عَمَّا[2] (= عَنْ مَا) قليلٍ نكون فائزين (دیکھو سبق ۵۰-۱۳) ؛

۵) مَا اسمیہ استفهامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے ترے پاس؟)

۶) مَا اسمیہ موصولہ: اَرِنِي مَا عِنْدَكَ مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے

۷) مَا اسمیہ ظرفیہ: اَقُومُ[3] ما قام الاستاذ۔ یہاں مَا کے معنی ہیں "جب تک" چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷-۶) ؛

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:-

[1] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ یعنی طلوع آفتاب سے پہلے ؛ [2] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں ؛ [3] میں کھڑا ہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے ؛

۱) لَا نافیہ۔ غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے ؛

۲) لَا ناہیہ۔ عاملہ ہے۔ فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹) ؛

۳) لَا بمعنی لَيْسَ۔ عاملہ ہے۔ لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لا رجلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (دیکھو سبق ۴۹-ج)

۴) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ۔ عاملہ ہے۔ اسم کو فتحہ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فی الدّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹-د) ؛

۵) لَا عاطفۃ غیر عاملہ: رأيتُ زيدًا لَا عَمْرًا۔ یہاں لا حرفِ عطف ہے اس لئے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶) لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے۔ غیر عاملہ ہے (دیکھو سبق ۵۰-۳) ؛

۷) لَا زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیہ[1]، مصدریہ[2]

۱) شرطیہ: لوَ[1] اَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ القَاضِي (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے

۲) لَوْ مصدریه: اُحِبُّ[1] لَوْ نَجَحْتَ (= اُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)+

تنبیه ۱۔ لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ": اَلسَّخِيُّ[2] حَبِيبُ اللهِ ولوكان فاسقًا +

۵۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ تخضیضیه اور شرطیه

۱) تخضیضیه: لَوْلَا تَمْشِي[3] مَعَنَا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲) شرطیه: لَوْلَا الْقُرْاٰنُ[4] لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔ لَامِ جارّہ، لَامِ الامر، لَامِ کَیْ اور لَامِ تاکید۔ پہلی تین قسم کے لام مکسور[5] پڑھے جاتے ہیں۔ لامِ تاکید مفتوح ہوتا ہے +

۱) لام جارّہ اسم کو جرّ دیتا ہے۔ کثیر الاستعمال ہے (دیکھو سبق ۴۹ الف ۴)

۲) لام الامر، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَءْ وَلْيَكْتُبْ[6] (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳) لامِ کَیْ کے معنی ہیں "تاکہ"۔ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اَسْلَمْتُ لِاُفْلِحَ (دیکھو سبق ۲۰۔ ۴)

[1] میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا۔ یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں + [2] سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو + [3] آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے۔ یعنی چلیں تو اچھا ہو + [4] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی + [5] لیکن لام الامر کے، قبل واو، ف آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۱)
[6] اسے چاہئے کہ پڑھے اور لکھے +

۴) لام تاکید، اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ، لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ، لَاَكْتُبَنَّ مَكْتُوبًا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۷۔ واو کی چھ قسمیں ہیں۔ واوِ عاطفه، واوِ قسمیه، واوِ رُبَّ، واوِ حالیّه، واوِ معیّة، واوِ استیناف

۱) عاطفه "اور" کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے۔ غیر عامله ہے۔

۲) واو القسم عامله ہے۔ اسم کو جرّ دیتا ہے: وَالتِّينِ[1] وَالزَّيْتُونِ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۵)

۳) واوِ رُبَّ عامله ہے۔ اسم کو جرّ دیتا ہے: وَبَلْدَةٍ[2] سِرْتُ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴) واوِ حالیه غیر عامله ہے: جاء زيد وهو راكب (دیکھو سبق ۴۳۔ ۱۱)

۵) واوِ معیّة۔ مَعَ کے معنی میں آتا ہے عامله ہے۔ اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتُ والشارعَ الجديدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) دیکھو سبق ۴۳۔ ۷

۶) واوِ استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): لِنُبَيِّنَ[3]

[1] قسم ہے انجیر اور زیتون کی + [2] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی + [3] تاکہ ہم تمھیں صاف صاف بتلا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کے) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں +

لکم وَنُقِرُّ فی الاَرْحَامِ[۱] مانشاۓ ۔ اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَیِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا۔ بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کردی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۸۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں۔ جارّہ، ناصبۃ المضارع اور عاطفہ

۱) حتّٰی جارّہ (تک): اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسِہَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)

۲) حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ)۔ مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰی اَفْہَمَ القرآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں) دیکھو سبق ۲۰ +

۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔ یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: اکلتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسَہَا (میں نے مچھلی کھائی حتّٰی کہ اس کا سر بھی۔ یا یہاں تک کہ اس کا سر بھی) اس مثال میں حَتّٰی حرف عطف ہے۔ اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۰۔۱) حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کرلو +

۱ اَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْمٌ کی یعنی بچہ دانی۔ یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے + ۲ دیکھو سبق تنبیہ ۲ +

الدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْن

(بقیہ چند حروف)

(اَلْ [حرف التعریف] ہمزۃ الوصل والقطع، التاء المبسوطۃ والمربوطۃ)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) حرف التعریف (۲) اسم موصول (۳) زائدہ +

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے +

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) لامُ العَہْدِ الخارِجیِّ۔ جس لام کا مدخول متکلّم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الاَمیرُ[۱] جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلّم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہوچکا ہو۔

(۲) لام العہد الذہنی۔ جس لام کا مدخول صرف متکلّم کے ذہن میں ہو: جاء الاَمیر[۲] جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلّم کو ہو۔

(۳) لام الجنس۔ جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: اَلرَّجُلُ[۳] اَفْضَلُ من المرأۃ یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے +

اس میں "افراد" کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا +

۱ اور ۲ دونوں جگہ انگریزی میں THE لگایا جاتا ہے + ۳ اس جگہ THE نہیں آئیگا Man is better than woman.

(۴) لامُ الاستغراق۔ جبکہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلّم کے ذہن میں ہو: اِنّ الانسان لفی خسرٍ الّا الذین آمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے)

تنبیہ:۔ لامَ الجنس اور لامَ الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے +

۴۔ جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے (دیکھو درس ۴۲-۶) +

۵۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیونکہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم علم پر اَلْ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگیگا: الحسن، الخلیل، الفضل، العباس، النُّعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہلِ زبان سے ایسا سُنا گیا ہے مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر ال زائدہ لگایا جاتا ہے: الشّام، الرّوم، الهند، العرب، الیمن، الفرنسا (الباکستان) وغیرہ۔ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے۔ مکّة، مصر، بَغْدَادُ، لاهور وغیرہ پر اَلْ (داخل) نہیں ہوتا۔ البتہ المدینة پر اَلْ

ہ لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "ALL" یا "EVERY" بولا جاتا ہے +

لگایا جاتا ہے کیونکہ مَدِيْنَةٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاهرة پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

همزة الوصل وهمزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفّظ سے ساقط ہو جاتا ہے لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے:۔ (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)

(۱) اَلْ کا ہمزہ۔

(۲) اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَءَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی اِنْفَعَلَ، اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، اِفْعَالَّ، اِسْتَفْعَلَ، اِفْعَوْعَلَ اور اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے۔ وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرّد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: باب اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، اَفْعَلُ التفضیل (دیکھو سبق ۲۴) اور اَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد

متکلّم کا ہمزہ همزة القطع ہے +

تنبیہ ۲۔ همزة الوصل کے تلفّظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہئے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفّظ سے ساقط کردیا جائے : اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھا جائے +

التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تاء مبسوطہ (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے : فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔ مگر فَعَلَتْ کی تاء ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۳۱ تنبیہ ۴)

تاء مربوطہ زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے : اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔ کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے : شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا۔ اس ۃ کو تاءِ وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لئے آتی ہے : علّامة، فَهَّامَةٌ۔ مذکر ومؤنّث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاءِ مبالغہ کہینگے۔ کبھی صیغۂ مُنتھی الجموع[1] میں لگتی ہے : اَسَاتِذَةٌ (جمع اُسْتاذ کی)، زَنَادِقَةٌ (جمع زِندِیق کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع

[1] منتھی الجموع کے معنی ہیں "جمعوں کی انتہا" اس لئے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی (دیکھو سبق ۵، ۲-۵) +

ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے : اَشَاعِرَةٌ (جمع اَشْعَرِيٌّ کی)، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے : عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے : شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ لفظ کے درمیان تاءِ مبسوطہ اور تاءِ مربوطة کی شکل یکساں ہوجاتی ہے : فَعَلَتْ، فَعَلَتا، اِمْرَءَةٌ، اِمْرَءَتَانِ وغیرہ +

مشق نمبر ۷۹

تنبیہ ۴۔ ذیل کی عبارت میں همزة الوصل اور همزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفّظ کرو +

زار المدرسةَ العاليةَ امرؤٌ علّامة ومعه اُبْنُهُ ورجلان اثنان وامرءتان اثنتانِ وابنةٌ صغيرةٌ اِسمها عزيزة. فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقًا[1] واكرمهم اكراما بليغًا[2]، ثمّ دار معهم الرئيسُ[*] وَاَرَاهُمْ غُرْفَةً غُرْفَةً[3] من المدرسة، فلمّا نظروا في جميع شُئُوْنِ[4] المدرسةِ[ع] بِاِمْعَانِ النَّظَرِ[5] اطْمَاَنَّ قلوبهم وازْدَادُوا[6] اُبْتِهَاجًا[7]، واُعْجِبُوا[8] بحسن الِانتظام اِعْجَابًا[9]. وقُبَيْلَ الخروج من

[1] اونچے درجے کا + [2] انتہا درجے کا + [3] کمرہ + [4] شُئُوْن جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت + [5] نظرِ غور سے + [6] ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَلَ سے یعنی زیادہ ہونا + [7] خوش ہونا + [8] اَعْجَبَ خوش کرنا اُعْجِبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا + [9] مفعول مطلق ہے (دیکھو سبق ۴۳) +

[*] دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے کیونکہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لیگا کونسا رئیس ہے + [ع] المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسۂ عالیہ +

المدرسة القت سيدة منهم خطبةً أمام التلامذة، قائلةً[1] :-

ايّها التلامذة الاعزّة اجتهدوا فی طلب العلم، فَاِنّه لا ينجح فی الِامتحان اِلّا من اجتهد قبل الْاَوَانِ[2]۔ واعلموا اسعدكم الله اَنّه لاسعادة اِلّا بالانقياد للاساتذة والِارْتقاء فی العلوم الدّينيّة والعقليّة۔ وعليكم بتَحْلِيَة[3] انفسكم بالفضائل۔ و الاجتناب عن الرّذائل[4]۔ واكرموا ابويكم واَحِبُّوا اِخوانكم واَخواتِكم۔ ولاتباغضوا[5] ولاتحاسدوا[6] ولاتنابزوا[7] بالالقاب بِئْسَ الِاسْمُ الفسوقُ[8] بعدالْاِيمانِ، والسلام على مَنِ اتَّبَعَ القراٰنَ ؛

---

[1] حال ہے۔ یعنی کہتی ہوئی ؛ [2] عین وقت ؛ [3] آراستہ کرنا ؛ [4] بدخصلتیں ؛ [5] باہم بُغض نہ رکھو ؛ [6] باہم حسد نہ کرو ؛ [7] بدلقب نہ رکھو ؛ [8] گالی گلوج ؛

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں ؟

(۲) حروف عاملہ کے کتنے گروہ ہیں ؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں ؟

(۳) حروف جارّہ کتنے ہیں اور کون کون سے ؟

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے ؟

(۵) وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۶) واو کتنی قسم کا ہوتا ہے، مثالوں سے سمجھاؤ ۔

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں ؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہر معنی کے لئے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے ؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے ؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے ؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے ؟

(۱۴) حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے ؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۱۶) لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تاء مبسوطہ اور تاء مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَاَقْسَامُهَا

اِسْنَادٌ . مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ اِلَيْهِ

۱ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مُسْنَدٌ اِلَیْہِ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْند کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملۂ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جَالِس ہیں ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مُسْنَد۔ اسی طرح جلس الولد جملۂ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مُسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مُسْندالیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مُسند الیہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملۂ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مُسند جملۂ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مُسند ہوتا ہے نہ مُسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مُسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مُسند بھی دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالِسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مُسند

ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حروف میں نہ مُسْند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْند ہونے کی ✦

اَقْسَامُ الْجُمَلِ

۴ تم نے حصۂ اوّل سبق ۲ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے اِسْمِیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فِعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خبریّہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسة مفتوحةٌ یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ۔ دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا اِنْشائیّہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا وَلَدُ، لاتجلسی یا بِنْتُ۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب۔ کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے ✦

۵۔ جملۂ انشائیہ (الجملة الانشائيةُ) کی گیارہ قسمیں ہیں:-

(۱) اَمر: اقیموا الصّلٰوۃَ

(۲) نھی: لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

(۳) استفہام: أَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف؟

(۴) تمنّی (آرزو): لَیتَ الشّبابَ یعود

(۵) ترجّی (اُمید): لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلكَ اَمْرًا

(اُمید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)

(۶) نِدا: یاتلامذۃُ! فُزْتُمْ اِنِ اجْتَهَدْتُمْ

(۷) عَرْض یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے:

اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِیْدَ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)

(۸) قسم: تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ (واللہ میں تمھارے بُتوں پر داؤں چلاؤں گا)

(۹) تعجّب: مَا اَحْسَنَ فاطمةَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود[1] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہوجاتے ہیں:

بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ، اَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کردیا)، قَبِلْتُ (میں نے قبول کرلیا)

(۱۱) شرط: اِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لیگا تو آگے بڑھ جائیگا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام علیك۔

[1] عُقُود جمع ہے عَقد کی یعنی گرہ۔ گانٹھ

مشق نمبر ۸۰

(ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں)

(۱) لَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ (تم باہمی احسان (و مہربانی) کو فراموش نہ کرو)

(۲) أَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ؟

(۳) قَالَ اَنَا یُوْسُفُ

پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نھی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(لَاتَنْسَوْا) فعل نھی حاضر معروف، جمع مذکّر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متّصل، (انتم) کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اس لئے محلًّا مرفوع ہے۔

(الفَضْلَ) مصدر ہے۔ مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔

(بَیْنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳ - ۴) ہے۔ مفعول فیہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلّقِ فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(کُمْ) ضمیر مجرور متّصل، مضاف الیہ ہے محلًّا مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف ملکر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

دوسرا جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إنَّ) حرف مشبہ بالفعل

(كَ) ضمیر منصوب متصل، مبنی، إنَّ کا اسم ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔ کَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید مبنی ہے فتحہ پر

(أنتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے۔ پہلی ضمیر کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اس لئے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائیگا کیونکہ تاکید کا اعراب مؤکّد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا سبق ۶۹)

(يُوسُفُ) إنَّ کی خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔

اسم إنَّ یعنی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

تیسرا جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(أَنَا) ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل، مبنی ہے۔ مبتدا ہے اس لئے محلاً مرفوع۔

(يوسف) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا۔ اس لئے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملۂ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:-

مكتوبٌ فی تَهْنِئَةِ العِيد

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحضرةِ الوالدِ المكرّمِ السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته

بِعيدِ الفطرِ ذى البَرَكاتِ أُهْدِي + لِحَضْرَتِكَ الهَنَاءَ[1] مع السّلامِ

وَأَرْجُو ان يعودَ بِكُلِّ عِزٍّ + وإقبالٍ عليك بكلّ عامِ

وبعدُ فإنّى لَوِاسْتَعَرْتُ[2] من حَسّانَ[3] فصاحته ومن بديعِ[4] الزّمان بلاغتَه لَمَا قَدَرْتُ على وصف ما فى الفُؤادِ[5] من عظيم الشّوق وعَواطف[6] الاحترام۔ كيف لا، ولسان البلاغة يَعْجِز عن شكر

---

[1] مبارکبادی۔ خوشگواری + [2] إستعار، عاریت لینا + [3] حَسّانُ بن ثابت المتوفی سنة ۵۴ھ آنحضرتؐ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرتؐ کی شان میں قصائد لکھے ہیں + [4] بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنة ۳۹۸ھ ایک بڑا انشا پرداز ہے جس کی کتاب مقامات ہمدانی مشہور ہے + [5] فُؤَادٌ (ج أَفْئِدَةٌ) دل + [6] جمع ہے عاطفۃ کی = جذبہ۔ شفقت +

اَیَادِیْکَ[1] الّتی غَمَرَتْنِی[2] سِجَالُھا[3]، واتّسع[4] فی میدان الکرم مَجَالُھا[5]۔

یامولای! مع اعتراف العجزِ والتقصیر اَرفع[6] لِمَعَالِیکم[7] عریضۃ التّھانی[8] باقبال العید السّعید۔ اعاده الله علیکم بالمسرّات والعیشِ الرغید[9]۔

یالیت لوکنتُ الیوم اَمامَ حضرتکم[10] فی البیت، وقبّلتُ[11] اَیدی الوالدین المعظّمین الّتی بِظِلّھا تَرَبَّیْتُ[12]، وتلقّیت[13] ماتلقّیت فما اَطیبَ عیدًا تتضاعف[14] فیه المسرّات، برؤیۃِ الوالدَیْن ولَثْمِ[15] خدودِ الاِخْوانِ والْاَخَوَات۔ لعلّ الله یُقرّبُ ایّام لِقاءِنا، ویُحقّق فی القریب رجاءَ نا۔

ھٰذا۔ واُھْدِی تَحِیّۃَ السّلام والتَّھنِئۃَ لِاُمّی الشفوقِ واخوتی واَخَواتی والاعمام المحترمین۔ اطال الله بقاءکم وبقاءھم للعبد المھجور۔

خادمکم عبدالشکور

تنبیہ: جملۂ نشائیہ پرنشان کردیاگیاہے ۔

---

[1] احسانات ۔ [2] غَمَرَ (ن) ڈبودینا ۔ [3] سَجْلٌ (ج سِجَالٌ) بڑا ڈول ۔ [4] اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا ۔ [5] جولانگاہ۔ جولانی ۔ [6] رَفَعَ (لَہٗ) پیش کرنا ۔ [7] مَعَالِیْ بلندیاں۔ ادب کے لئے بولاجاتاہے ۔ [8] تہنیت۔ مبارکبادی ۔ [9] سامنے آنا ۔ [10] بافراغت زندگی ۔ [11] تَرَبّٰی پرورش پانا ۔ [12] تَلَقّٰی حاصل کرنا ۔ [13] تَضَاعَفَ دوچند ہونا ۔ [14] بوسہ دینا ۔ [15] قَبَّلَ بوسہ دینا ۔

الدّرسُ الرّابعُ والخمسُون

اَلْاِعْرَاب

تنبیہ ۱۔ اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصّے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جاچکاہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتاہے ۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں ۔

تنبیہ ۲۔ اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہئے مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہوگیاہے ۔

۲۔ اعراب کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکۃ (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رَفع ـُ یا ـٌ ، نصب ـَ یا ـً، جرّ ـِ یا ـٍ ۔ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفعُ، نصبَ اور جَزْم ـْ ہے ۔

تنبیہ ۳۔ یادرکھو تنوین صرف اسم کا خاصّہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئیگی جب وہ معرف باللّام یا مضاف یا غیر منصرف ہو ۔

ضمّہ ـُ، فتحہ ـَ، کسرہ ـِ اور سکون ـْ بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مَبْنِیْ الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا۔ ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

(۲) اعراب بالحروف یہ ہیں:۔ ـَا ـِیْ ـَانِ، ـَیْنِ، ـُوْنَ، ـِیْنَ، ـِنِ اور ـَنَ۔

تنبیہ ۴۔ ـُوْ، ـَا، ـِیْ وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کے ساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرو۔ مثلاً ـُوْ کو اُوْ ـَا کو آ اور ـِیْ کو اِیْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)

(الف) ـُوْ، ـَا، ـِیْ۔ یہ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، ھَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: ابوك (حالت رفعی)، اباك (حالت نصبی)، ابيك (حالتِ جرّی) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا۔ بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ اَبِیْ۔ رَأَیْتُ اَبِیْ، قلت لِاَبِیْ (دیکھو سبق ۱۱-۲)۔

تنبیہ ۵۔ لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ فم کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرا دی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ۔

تنبیہ ۷۔ مذکورہ اسماء ستّہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر یعنی غیر مصغر ہوں اس لیے یہ اسماء ستّہ مُکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مُصَغَّر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا: اُخَیٌّ، اُخَیًّا، اُخَیٍّ وغیرہ۔ مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷،۴۶ میں۔

(ب) ـَانِ، ـَیْنِ۔ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ۔

(ج) ـُوْنَ، ـِیْنَ۔ جمع سالم مذکّر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

(د) نِ۔ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ، تفعلانِ۔

(ھ) نَ۔ مضارع جمع مذکّر کا اور واحد مؤنث مخاطب کا اعراب ہے: یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ۔

تنبیہ ۸۔ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالتِ رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالتِ نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کر دیے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی۔ اسی طرح لم تفعلا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)۔

تنبیہ ۹۔ تثنیہ و جمع کا نون اِعراب کی علامت ہے اسی لیے نونِ اِعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔ ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۴۳- جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثِقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔ لیکن جہاں اعراب کا تلفّظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبورًا اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے مُوسٰی اور عصًا اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی[1]۔

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)۔

قاضٍ، جارٍ (القاضی، الجاری) اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق ۱۰-۹) ہیں ان پر حالتِ رفعی وجرّی میں اعراب تقدیری ہوگا۔ صرف حالتِ نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علیٰ قاضٍ[2]۔ اسی طرح جاء القاضیْ، رایت القاضیَ، مررت علی القاضیْ[3]۔

[1] موسٰی کو لے آیا۔ [2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) [3] ایک قاضی پر۔

سوالات نمبر ۱۸ ب

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہیئے؟

(۴) علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستّہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغّر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعلانِ اور یفعلُونَ میں اور مُسلِمانِ اور مُسلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یفعلْنَ اور تفعلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسٰی اور صُغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ، رامٍ، القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

الدرس الخامس والخمسون

إعرابُ الفعلِ

تنبیہ ۱ - چونکہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے۔ اس لئے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے ۔

۱ - فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں۔ صرف فعل مُضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) مُعْرَب ہے ۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمہ ـُ سے، نصب فتحہ ـَ سے اور جزم سکون ـْ سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو[2] صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مَبْنی ہیں۔ بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذفِ نون سے ۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے۔ لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوجاتا ہے ۔

مواضع نصب الفعل

۲ - جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ[1]) داخل ہوں تو وہ منصوب ہوجاتا ہے ۔

[1] اِذَنْ ، اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر اسی شکل میں لکھا گیا ہے ۔

تم نے درس ۴۹ میں پڑھا ہے اَنْ[1] سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمھارا روزہ رکھنا تمھارے لئے بہتر ہے) ۔

تنبیہ ۲ - اکثر اَنْ کا ترجمہ اُردو میں "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں) ۔

لَنْ[2] سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کرینگے) ۔

كَيْ[3] (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلَمْتُ كَيْ اُفْلِحَ ۔

اِذَنْ[4] (اِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا[5] تُفْلِحَ ۔

۳ - اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مقدّر[6] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مُضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے :-

۱) لام الجحود یعنی جو لام کان مَنْفِیّہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: مَاكَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (اللہ تعالیٰ اُنھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں "لِيُعَذِّبَ" "لِاَنْ يُعَذِّبَ" کے معنی میں ہے

۲) حَتّٰی کے بعد: لَنْ[7] اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ

[4] اِذَنْ کے معنی ہیں "تب" یا "تب تو" ۔ [5] تب تو تُو فلاح پائیگا ۔
[6] مقدّر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائیں ۔
[7] میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں ۔

۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنیٰ میں ہو: لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہونگا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں اَوْ تُعْطِيَ کے معنی اِلٰی اَنْ تُعْطِيَ ہیں ۔

۴) لامِ کَیْ کے بعد۔ یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُكَلِّمَ کے معنی ہیں کَیْ اَنْ اُكَلِّمَ ۔

۵) فَ[1] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جبکہ وہ

(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)

(۲) نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہوجائے)

تنبیہ ۳۔ اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر ف داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائیگا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائیگا) لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر شرمندہ ہوگا) ۔

(۳) یا استفہام کے بعد آئے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَاَزُوْرَكَ؟ (۴) یا تمنّی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاُنْفِقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔ (۵) یا عَرْض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔ (۶) یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے) ۔

[1] اس ف کو فاء السببیۃ کہتے ہیں ۔ [2] نَادِیْ = مجلس جماعت ۔

۶) واوِ معیّت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہوجا معاً فلاح پائیگا)۔ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے) ۔

تنبیہ ۴۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا:

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (دیکھو سبق ۴۹) ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا
اَسِيَ (ی۔س) غمگین ہونا
اَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا
اَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا
اَنْقَضَ (۱) توڑنا
تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذّب ہونا

تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
جَادَ (و۔ن) سخاوت کرنا
خَابَ (ی۔ض) ناکام ہونا
خَيْطٌ (ج خُيُوْطٌ) تاگا
دَنَا (و۔ن) قریب ہونا
الرِّيَاضَةُ الْجِسْمَانِيَّةُ ورزش
زَهِدَ (ف) بے رغبت ہونا
سَادَ (و۔ن) سردار ہونا
ضَئِيْلٌ کمزور، ناتوان
عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا
نَظَمَ (ض) پرونا

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵- ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنّی اعوذ بك مِن اَنْ اُشرِكَ بك شیئًا (۲) لاتکسل کی لاتخیبَ فی مرادك (۳) ھل تُضیع اوقاتَك فاذًا تکونَ من الخاسرین (۴) صُم حتّٰی تغیبَ الشمسُ (۵) ثابِرْ علی الاجتھاد حتّٰی تحصلَ فی مستقبلِك منزلةً واعتبارًا لانّ الکَسَلَ ماکان لِیُنْجِحَ احدًا (۶) ماکنتُ لِاُخلف الوعدَ ولم تکن لِتُنقضَ العھد (۷) کن زاھدًا فی الدنیا لِتذوقَ حلاوة الجنّة (۸) تاْجِرْ فَتَرْبَحَ (۹) جُودوا فتَسُودوا (۱۰) لاتتعرّضوا لتغیّرات الجوّ فتمرَضُوا (۱۱) متٰی تسافرُ فاُسافرَ معك (۱۲) ھلّا تتعلّمُ ایّھا الولد فیتھذّبَ عقلُك، ویتمھّدَ لك سبیلُ التقدّم لانّ نجاح المرءِ بقدرِ علمه (۱۳) قال صدیقی اِنّی اقرءُ لیلًا فی نورٍ ضئیلٍ، فقلت اِذَنْ تؤذِیَ عینَیْكَ فاجتنب المطالعة لیلًا ما استطعتَ لئلّا یضعُفَ بصرُك (۱۴) قال رسول اللّٰہ (صلّی اللّٰہ علیه وسلّم) والّذی[1] نفسُ محمّد بیده لاتؤمنون حتّٰی تحابّوا[2]

[1] واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ [2] یہاں تک کہ باہم محبت کرو
عہ تاجر (۳) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تاجِرْ امر ہے۔

(۱۵) لَیتَ الکواکبَ تدنُو لِی فاَنظِمَھا (مصراع)

(۱۶) لَاَسْتَسْھِلَنَّ الصَّعبَ اَوْ اُدْرِكَ المُنٰی
فما انْقادتِ الآمالُ اِلّا لِصابِرٍ } شعر

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لن تنالوا البرّ حتّٰی تُنفقوا ممّا تُحِبّون (۲) کَی نُسبِّحَكَ کثیرا ونذکُرَكَ کثیرا (۳) لِکَیلا تَاْسَوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتٰکم (۴) کلوا واشربوا حتّٰی یَتبیّنَ لکم الخیطُ الابیض من الخیط الاسود من الفجر (۵) ولا تَتَّبِعِ الھوٰی فیُضِلَّكَ عن سبیل اللّٰہ (۶) من ذا الّذی یقرِضُ[1] اللّٰہ قرضًا حسنًا فیضٰعِفَه له اضعافًا کثیرةً ؂

مشق نمبر ۸۳ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں (۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو تا کہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو (۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہیگا (۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کر لے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ [اَوْ] مقصد کو پہنچ جائینگے (۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا نہ محنتی تاجر

[1] اَقْرَضَ (۱۰) قرض دینا ؂

ٹوٹا پانے والا (۸) متّفق ہوجاؤ تاکہ مستقلّ [آزاد خود مختار] ہوجاؤ (۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلّط سے ہرگز نجات نہیں پاؤگے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم وفنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) قرآن مجید میں غور [فکر] کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے +

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

۱۔ تم نے درس ۲۰ اور ۴۹ میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لئے انھیں اسماء الشّرط یا کَلِمُ الْمُجَازَاۃ[۱] کہا جاتا ہے۔ وہ حسبِ ذیل ہیں :-

مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز، جو کچھ)، اَنّٰی (جس طرح۔ جہاں کہیں)، مَتٰی (جب کبھی)، اَیَّانَ (جب کبھی)، اَیْنَمَا (جہاں کہیں)، کَیْفَمَا (جب[جیسے کہ]بھی)، مَهْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں)، اَیٌّ (جو کوئی۔ مذکر)، اَیَّةٌ (جو کوئی۔ مؤنث) +

[۱] باہمی جزا و معاوضہ دینے کے کلمے +

تنبیہ ۱۔ مذکورہ الفاظ میں ۱ سے ۵ تک، نیز اَیْنَ، کَیْفَ، اَیٌّ اور اَیَّةٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، اَیٌّ اور اَیَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ اِن دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے : مَنْ یَقْرَءُ (کون پڑھتا ہے ؟)، هٰذَا مَنْ یُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے) +

۲۔ مذکورہ اسماء الشّرط اِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جبکہ دونوں مضارع ہوں :-

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِهٖ (جو شخص کوئی بُرائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا)
(۲) مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)
(۳) مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا)
(۴) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کروگے کامیاب ہوگے)
(۵) اَیْنَمَا تَکُوْنُوا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں ہوگے موت تمھارے پاس پہنچ جائیگی)
(۶) کَیْفَمَا تَکُوْنُوا یَکُنْ قُرَنَاءُکُمْ (جیسے تم رہوگے [ویسے ہی] تمھارے ساتھی ہونگے)
(۷) اَیَّةَ سُوْرَةٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهَا (تو کوئی سی سورۃ پڑھیگا اس سے فائدہ حاصل کریگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوتا ہے +

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذَوِي الْعُقُوْل[۱] کے لئے ہے۔ اور یہی

[۱] یعنی عقل والے۔ انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے +

کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لئے، مَتٰی اور اَیَّانَ زمان کے لئے، اَیْنَمَا اور حَیْثُمَا مکان کے لئے، اَنّٰی مکان اور زمان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیٌّ اور اَیَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اَنّٰی کبھی کَیْفَ اور مَتٰی کے معنی میں آتا ہے: قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کریگا؟)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہیگا)، یہ جزم اس وقت ہوگا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کئے جا سکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں "اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ" (اگر تو خاموش رہیگا تو سلامت رہیگا)۔

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَيْسَ، عَسٰی وغیرہ۔ تو اس جواب پر فَ[1] داخل کرنا ضروری ہے:

(۱) اِنْ يَمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ — جواب میں جملہ اسمیہ ہے

(۲) اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ — " فعل امر ہے

(۳) فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ — " مائے نافیہ داخل ہے

[1] اس فَ کو حرف تعقیب کہتے ہیں۔

(۴) وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ[1] — جواب میں لَنْ داخل ہے

(۵) اِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَهٗ — " قد "

(۶) اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً[2] فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ — " سَوْفَ "

(۷) اِنْ تَرَنِ[3] اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰى رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ — " فعل جامد "

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:۔

اِسْمِيَّةٍ طَلَبِيَّةٍ وَبِجَامِدٍ + وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدْ وَبِالتَّسْوِيْفِ[4]

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طَلَبِيَّه یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور مَا، لَنْ، قد اور سین، سَوْف کے ساتھ ہو [تو جواب پر فَ داخل ہوگا] +

۶۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلۂ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر فَ لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

اِنْ يَكُنْ[5] مِنْكُمْ اَلْفٌ يَغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ۔ وَمَنْ عَادَ[6] فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ

تنبیہ ۴۔ تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرٰی

[1] تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤگے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا +
[2] افلاس + [3] تَرَنِ دراصل تَرَانِي ہے۔ ترٰی کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گر گیا۔ اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح يُؤْتِيَنِ = يُؤْتِيَنِيْ سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں۔ اگر تو مال اور اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دیگا +
[4] کسی فعل پر سوف داخل کرنا + [5] اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے +

سے لَمْ تَرَ، اُدْعُوْ سے لَمْ اُدْعُ، تَرْمِیْ سے لَمْ تَرْمِ +

مشق نمبر ۸۴ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِهٖ

(۲) ان لم تغلب عدوّك فدارِ[1]

(۳) ما[2] تفعلوا من خيرٍ فلن تُكْفَرُوْهُ

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے۔
(یَعْمَلْ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔
(سُوْءً) مفعول بہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے۔
فعل وفاعل ومفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا وخبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوکر شرط ہے۔
(یُجْزَ) [= یُجْزٰی = یُجْزَیُ] فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ جس کی علامت آخر سے حرف علّت کا اسقاط ہے۔ اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع
(بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔ جار ومجرور ملکر متعلّق فعل۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلّق کے ساتھ جملۂ فعلیہ

[1] دارِ امر ہے مُدَارَاةٌ سے۔ یعنی خاطر مدارات کر + [2] مَا اسم الشرط ہے جازم فعل ہے۔ محلاً منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے +

ہوکر جزا ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملۂ شرطیہ ہوا +

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو +

سلسلة الالفاظ نمبر ۷۴

اَصَابَ (ا۔ و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔ تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا۔ پہنچنا	سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط۔ درست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَفِیَ (س) چھپنا (ا) چھپانا	ضَرَّسَ (۲) چبانا
خَلِیْقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ پیشوا۔ رہنما
دَارٰی (ی۔ ۳) خاطر مدارات کرنا	لَطُفَ (ن۔ بہ) مہربانی کرنا (لِكَ) پاکیزہ ہونا
ذِکْرٰی یاد۔ نصیحت۔ نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر۔ ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	نَابٌ (ج اَنْیَابٌ) سُولا۔ دانت
سَیِّئَةٌ (ج سَیِّئَاتٌ) بُرائی	وَطِئَ (س) روندنا
	وَقَّرَ (۲) عزّت کرنا

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو +

(۱) من لا یَرْحَمْ لا یُرْحَمْ [الحدیث] (۲) من لا یرحم صغیرنا ولا یُوَقِّرْ کبیرنا فلیس مِنّا [الحدیث] (۳) من لا یُکْرِمْ ضیفہ فلیس

مِنَّا [الحديث] (۴) متى تَحْسُنْ اخلاقُك يَكْثُرْ احبابك (۵) حيثُما يدخلْ نور الشّمس يَصْعُبْ دخولُ الطّبيب (۶) اجتهدوا ايُّها الأباء فى ان تكونوا قُدْوةً حسنةً لاولادكم لِاَنّكم كيفما تكونوا يَكُنْ اولادكم (۷) اِرحموا من فى الارض يرحَمْكم مَن فى السماء [الحديث]

(۸) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ ومنزلٍ [مصراع]

اشعار

(۹) ومَنْ لم يُصانعْ فى امورٍ كثيرةٍ يُضَرَّسْ بِاَنْيَابٍ ويُوطَأْ بِمَنْسِمٍ

(۱۰) ومَنْ يَغْتَرِبْ يحسِبْ عدوّاً صديقَه ومن لم يُكرِّمْ نفسه لم يُكرَّمِ

(۱۱) ومهما يكن عند امرئٍ من خليقةٍ [وإنْ خالَها تَخْفٰى على الناس] تُعْلَمِ

—— ※ ——

(۱۲) ولا تغترِرْ تَنْدَمْ ولا تكُ حاسدًا تُذَلَّ، ولا تَحْقَرْ سِواكَ تُحَقَّرِ

(۱۳) وَاَكْثِرْ من الشورٰى فإنّك إنْ تُصِبْ تجدْ مادحًا، او تُخْطِئِ الرأىَ تُعْذَرِ

تنبیہ ۶۔ چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔ مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنْسِمٍ کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنْسِمِ پڑھا جائیگا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں +

مشق من القرآن نمبر ۸۶

(۱) فليَضْحَكوا قليلًا ولْيَبْكُوا كثيرًا (۲) قالتِ الأعرابُ اٰمنّا. قل لم تؤمنوا ولٰكنْ قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا يدخُلِ الإيمانُ فى قلوبكم (۳) قل ان تبدوا ما فى انفسكم او تُخْفوه يُحاسِبْكم به الله (۴) ومن يُطِعِ اللهَ ورسوله فَقَدْ فاز (۵) وقالوا مهما تأتنا بايةٍ لِتَسْحَرَنا بها، فما نحن لك بمؤمنين (۶) اِتّقوا الله وقولوا قولًا سديدًا يُصْلِحْ لكم اعمالَكُم (۷) ان تُصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيّئةٌ يَفْرَحُوا بها +

الدّرسُ السّابعُ والخمسونَ

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے:۔

(۱) مَبْنی۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ۔ رأيت هٰؤلاءِ۔ قلت لِهٰؤلاءِ۔

(۲) مُعْرَب منصرف۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ تنوین کے ساتھ داخل کئے جاتے ہوں: جاء رجلٌ۔ رأيت رجلًا۔ قلت لِرَجُلٍ۔

(۳) معرب غیر منصرف۔ جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ۔ رأيتُ عُمَرَ۔ قلت لِعُمَرَ +

۲۔ اسماء مَبْنِیّہ بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں :۔

(۱) ضمائر، دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱۔

(۲) اسماء الاشارۃ، دیکھو سبق ۱۲۔

(۳) اسماء الاستفہام، دیکھو سبق ۱۳۔

(۴) الاسماء الموصولۃ، دیکھو سبق ۴۲۔

(۵) اسماء الشَّرْطِ، دیکھو سبق ۵۶۔

(۶) اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک (دیکھو سبق ۴۴)

(۷) اسماء کنایہ: کَمْ[1]، کَاَیِّنْ[2]، کَذَا[3]، کَیْتَ[4] وَ ذَیْتَ (سبق ۶۴)

(۸) اسماء الصَّوت، آوازوں کے نام: غَاقْ[5] غَاقْ، بَخْ[6] وغیرہ۔

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: ھَیْھَاتَ[7] (سبق ۵۰)

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفۃ ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامِ (عورت کا نام)، فَسَاقِ (فاسقہ)، حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ) ؛

تنبیہ ۱۔ اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے:

ھٰذَانِ، ھٰذَیْنِ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، ذَانِكَ، ذَیْنِكَ۔

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفُ

۳۔ غیر مُنصرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے :۔

[1] بہتیرے۔ [2] کئی، بہتیرے۔ [3] اتنا، ایسا۔ [4] ایسا ایسا۔ [5] کوّے کی آواز۔ [6] اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ [7] دور ہوا۔

(۱) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ :۔

الف) مؤنّث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الْاَوْسَط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فَاطِمَۃُ، زَیْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ) ؛

ب) یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِیْسُ، ابراھیمُ۔ اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرّک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر ھِنْدٌ میں اختلاف ہے ؛

ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکّب ہو جو مِل جُل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكُّ[1] (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکّب مَزْجِیّ یا اِمتزاجی کہتے ہیں ؛

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، یَزِیْدُ (بروزن یَبِیْعُ)۔

و) یا وہ اسم علم فُعَل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ۔ اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں ؛

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفۃ کی جمع بھی فُعَل کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰی[2] کی، جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[3] کی۔ لیکن اسم التفضیل کی جمع مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ (دیکھو سبق ۱۴-۳) ؛

[1] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے ؛ [2] دوسری ؛ [3] سب اکٹھا ؛

(۲) اسم الصفة اس وقت غیر مُنْصَرِف ہوتا ہے جبکہ وہ :-

الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَكْرَانُ[1]، عَطْشَانُ[2]، ان کا مؤنث سَكْرٰى اور عَطْشٰى ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[3] منصرف ہے کیونکہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے +

ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ وغیرہ +

ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دُہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ (ایک ایک)، مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰى (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶ - ۵) +

(۳) جب کسی اسم یا صفة کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) زائدہ آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام)، حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت)، حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِيَاءُ وغیرہ +

تنبیہ ۳۔ اَسْمَاءٌ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے، کیونکہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے +

گرلہ: اَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لاتسئلوا عن اَشْيَاءَ +

[1] نشہ میں مست + [2] پیاسا + [3] ہمنشین۔ نادم +

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِيلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيلُ، تَفَاعِيلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيرُ، اَكَابِرُ، اَكَاذِيبُ[1]، مساجدُ، مصابيحُ، تماثِيلُ (جمع تِمْثَالٌ[2] کی)، دَوَائِرُ[3] (جمع دَائِرَةٌ کی)

اگر ان اوزان میں تاے مربوطة (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی) +

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغة مُنْتَهَى الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَكَابِرُونَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر +

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جرّی میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائیگا: فی مدارسِ مِصْرَ ومساجدِها مُقَامٌ لِلْاَغنياءِ والفقراءِ والابيضِ والاسودِ۔ دیکھو نشان کردہ اسماء غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں

اسی طرح کسی اسم علَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رأيتُ عُثْمَانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا) +

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف

[1] اَکاذیب جمع ہے اُکْذُوبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات + [2] مورت + [3] دائرۃ = دائرہ یعنی گول لکیر۔ آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے +

کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَیْنِ، اَحْمَرُوْنَ، اَحْمَرِیْنَ ؎

تنبیہ ۴۔ ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمھیں پریشانی نہ ہو۔ وہ یہ ہے:۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔ عَلَمِیَّۃ[۱] (عَلَم ہونا)، صفۃ[۲]، تانیث[۳]، وزن الفعل[۴]، عدل[۵]، الف نون زائدہ[۶]، عُجْمَہ[۷] (غیر عربی ہونا)، ترکیب مزجی[۸]، الف ممدودہ زائدہ[۹] اور جمع منتہی الجموع[۱۰]۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل[۵] سے مراد کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیۃ ہے، دوسرا سبب عدل ہے۔ چونکہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائیگا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائیگا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علمیۃ کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے۔ اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ عَلَمِیَّۃ کے ساتھ وَصْفِیَّۃ جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی اسم صفۃ کو عَلَم بنا دیا جائے تو وصفیۃ باقی نہیں رہے گی: حَامِدٌ دراصل اسم صفت ہے کیونکہ اسم فاعل ہے۔ جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسم عَلَم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔ تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفۃ نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۃ منتہی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان)، علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِیلُ۔ اچھا تو اب عَلَمِیَّۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا: فَاطِمَۃُ (علمیۃ اور تانیث) اَحْمَدُ (علمیۃ اور وزن الفعل) عُمَرُ (علمیۃ اور عدل) عُثْمَانُ (علمیۃ اور الف نون زائدہ)۔ ابراھیمُ (علمیۃ اور عجمۃ)، بَعْلَبَکُّ (علمیۃ اور ترکیب مزجی) اور صفۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث[۱] (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفۃ اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفۃ اور وزن الفعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفۃ اور عدل) عَطْشَانُ (صفۃ اور الف نون زائدہ) ؎

---

[۱] تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں تائے[۱] تانیث (ۃ)، الف[۲] مقصورہ (ی)، اور الف[۳] ممدودہ (ـاءُ)۔

۶- امثلة للاسماء الغیر المنصرفة

(۱) (لِلْعَلَمِ المؤنّث) سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد)، خُدَيْجَةُ

(۲) (للعَلَم العجمیّ) آدَمُ، اسمٰعیلُ، یعقوبُ، یُوْنُسُ

(۳) (للعلم المرکّب) قاضیخانُ، محمدخانُ، مَعْدِیْکَرِبُ، اَرْدَشِیْرُ

(۴) (للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ) شَمَّرُ، اَشْهَبُ، یَعْلیٰ، یَشْکُرُ (سب خاص نام ہیں)

(۵) (للعلم علی وزن فُعَل) مُضَرُ (قبیلے کا نام)، هُبَلُ (ایک بت کا نام)، زُفَرُ

(۶) (للعلم مع الالف والنّون) عفّانُ، حَسّانُ، شَعْبانُ، رَمَضَانُ

(۷) (للصّفة مع الالف والنّون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْآنُ (بھرا ہوا) رَیَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)

(۸) (للصّفة الموازِنِ لِاَفْعَلُ) اَعْظَمُ، اَکْثَرُ، اَکْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)

(۹) (للعدد المکرّر فی المعنیٰ) رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)

(۱۰) (لما فیہ الالف الممدودة الزائدة) حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت) +

(۱۱) (لصیغة المنتهی الجموع) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَةٌ کی)، مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی)، تَوَارِیْخُ، قَنَادِیْلُ، مَسَاکِیْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی) +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۸

اَبَدٌ (ج آبَادٌ) زمانہ۔ عرصہ
اَبْدیٰ (ا۔ی) ظاہر کرنا
اِبْرِیْقُ (ج اَبَارِیْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو۔ بدھنا
اِرْتِیَاحٌ (۷۔و) آرام پانا۔ رحمت
بُرْتُقَالِیٌّ نارنجی رنگ
تَکَوَّنَ (۴) وجود پانا۔ بن جانا
تَحَلّیٰ (۴۔ی) آراستہ ہونا۔ زیور پہننا
جِدٌّ کوشش۔ چستی
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا
(اَجَلُّ) بڑا عظیم الشان
جَمِیْلٌ احسان۔ خوبصورت
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) لباس
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا
رُکْنٌ (ج اَرْکَانٌ) ستون۔ خاندان یا جماعت کا ایک فرد۔ ممبر

سَاءَ (یَسُوْءُ) برا لگنا۔ بدنما بنا دینا
شَدِیْدٌ (ج شِدَادٌ) مضبوط۔ سخت
شَمِیْلَةٌ (ج شَمَائِلُ) فطرت خصلت
طَابَ لَهٗ (ض) پسند آنا
طَافَ (ن۔و) پھیرے لگانا
عَکَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا
عِنَایَةٌ (مصدر) توجّہ۔ متوجّہ ہونا
قَوْسٌ (ج اَقْوَاسٌ و قِسِیٌّ) کمان
قَوْسُ قُزَحَ[۱] رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے
کَأْسٌ (ج کُؤُوْسٌ) گلاس
کُوْبٌ (ج اَکْوَابٌ) پیالہ
لَا غَرْوَ کوئی عجب نہیں
مَجْدٌ عزّت۔ بزرگی
مَدیٰ انتہا۔ درازی
مَعِیْنٌ آبِ رواں۔ چشمے سے بہتی ہوئی شراب
وَافیٰ (یُوَافِی) اچانک آپہنچنا۔ حق ادا کرنا

۱ قُزَحَ جمع ہے قُزْحَةٌ کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے۔

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسمِ غیر منصرف کی شناخت کرو :-

(۱) الخُلَفَاءُ الراشدون اربعةٌ - ابوبكرٍ وعُمَرُ وعثمانُ وعَلِیٌّ رضی اللہ عنہم اجمعین (۲) خُلَفَاءُ بَنِی اُمَیَّةَ اربعةَ عشرةَ - اوّلُهم مُعاويةُ بنُ ابی سفيانَ وآخِرُهم مَرْوانُ بنُ محمّدٍ ومُدّةُ خلافتِهم اِثْنَتَانِ وتسعونَ سنةً (۳) هِراةُ مدينةٌ عظيمةٌ بِخُراسانَ فُتِحَتْ فی زَمَنِ عثمانَ بنِ عفّانَ (۴) قوسُ قُزَحَ قوسٌ عظيمٌ يَظْهَرُ فی السّماءِ فی ايّامِ المطرِ وهو يتكوّنُ من سبعةِ اَلوانٍ اَحْمَرَ وبُرْتُقالِیٍّ واَصْفَرَ واَزْرَقَ ونِيلِیٍّ وبَنَفْسَجِیٍّ واَخْضَرَ ؛

من القرآن

(۵) فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُم من النّساءِ مَثْنٰی وثُلٰثَ ورُبَاعَ (۶) ووهبنا له اِسْحٰقَ ويعقوبَ كُلًّا هدينا ونوحًا هدينا من قبلُ ومِن ذُرِّيّتِهٖ داؤدَ وسليمانَ واَيُّوبَ ويوسفَ وموسٰی وهٰرُونَ وكذٰلك نَجْزِی المحسنين وزَكَرِيَّا ويحيٰی وعيسٰی واِلْيَاسَ كُلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيلَ واليَسَعَ ويُونُسَ ولُوطًا وكُلًّا فَضَّلْنَا على العٰلمين (۷) يٰايّها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياءَ اِنْ تُبْدَ لكم تَسُؤْكم (۸) اِنْ هی اِلّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰباؤكم (۹) ما هٰذه التَّمَاثيلُ الّتی انتم لها عاكفون؟ (۱۰) يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ[1] بِاَكْوَابٍ واَبَارِيقَ وكأسٍ من مَعِينٍ ؛

[1] خَلَّدَ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا - مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے ؛

مكتوب من الوالد الٰی ولده النّجيب

بسم اللہ الرحمٰن الرحيم

ولدی المكرّم

وعليك السّلام ورحمة اللہ وبركاته - وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك، اُنَبِّئُكَ اَنّهٗ وصلتنا رسالتك فی التّهنئة بالعيد - (مَتَّعَكَ اللہ بكثيرٍ من امثال هٰذا العيد) -

لقد سُرِرْنا سرورًا عظيمًا بحسنِ تخيّلك فی اِبْداءِ معرفة جميلنا عليك - فما كان اشدَّ ابتهاجنا بقراءتها، وما اعظمَ ارتياحَ اخوتِك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِیٍّ بسماعتها واُخْتَيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها -

وافت رسالتك تُقَرِّرُ ما تحلّيتَ من حُلَلِ الفضائل ومحاسن الشّمائل - وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلك وبلوغِ آمَالِكَ فحمدنا اللہ على عنايته بك - بُنَیَّ! اِنّی اُكْرِمُكَ، فقال نبيّنا (صلّی اللہ عليه وسلّم) "اكرموا اولادكم" وامثالك احق بالاكرام -

ارجو من اللہ اَنَّكَ ستصير رَجُلًا ماهرًا فی الانشاء وركنًا شديدًا لِاُسْرَتِك، وتزيدها مجدًا على مجدها، وتُبْقی مع الايّام ذِكْرَها - ولا غَرْوَ اِذْ

نِعَمُ الالٰهِ على العبادِ كثيرةٌ — واجَلُّهنّ نجابةُ الاولادِ

فَلَرُبَّ مولودٍ اقام لِوالِدٍ — شَرَفًا يَدُومُ على مدی الاٰبادِ

فَدَاوِمْ يا بُنَیَّ على جِدِّكَ — تَرَ ما يَسُرُّكَ فی يومك وغدكَ والسّلام

طالب خيرك ابوك عبد الغفور

۲۔ اسماء مَبْنِيَّه بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں :۔

(۱) ضمائر، دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱ ۔

(۲) اسماء الاشارۃ، دیکھو سبق ۱۲ ۔

(۳) اسماء الاستفہام، دیکھو سبق ۱۳ ۔

(۴) الاسماء الموصولۃ، دیکھو سبق ۴۲ ۔

(۵) اسماء الشَّرْطِ، دیکھو سبق ۵۶ ۔

(۶) اعداد مرکّبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (دیکھو سبق ۴۴)

(۷) اسماء کنایہ: کَمْ[1]، کَأَيِّنْ[2]، کَذَا[3]، کَيْتَ وَذَيْتَ[4] (سبق ۶۴)

(۸) اسماءُ الصَّوت، آوازوں کے نام: غَاقِ غَاقِ[5]، نِخْ[6] وغیرہ ۔

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: ھَيْهَاتَ[7] (سبق ۵)

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفۃ ہو یا فعل امر کے معنی تبلائے: حَذَامِ (عورت کا نام)، فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ) ؛

تنبیہ ۱۔ اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے :

هٰذَانِ، هٰذَيْنِ، اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ، ذَانِكَ، ذَيْنِكَ ۔

اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر مُنصرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے :۔

[1] بہتیرے۔ [2] کئی، بہتیرے۔ [3] اتنا، ایسا۔ [4] ایسا ایسا۔ [5] کوّے کی آواز۔ [6] اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ [7] دور ہوا۔

(۱) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ :۔

الف) مؤنّث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّكُ الْوَسَط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ) ؛

ب) یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِيْسُ، ابراهيمُ۔ اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرّك الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے ؛

ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکّب ہو جو مِل جُل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكُّ[1] (نام شہر) ایسے مرکّب کو مرکّب مَزْجِیّ یا اِمتِزاجی کہتے ہیں ؛

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

ه) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بروزنِ يَبِيعُ)۔

و) یا وہ اسم علم فُعَل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ۔ اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں ؛

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفۃ کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰى[2] کی۔ جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[3] کی لیکن اسم التفضیل کی جمع مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰى کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰى کی جمع صُغَرٌ (دیکھو سبق ۱۴-۳) ؛

[1] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے ؛ [2] دوسری ؛ [3] سب اکٹھا ؛

الدّرسُ الثّامن والخمسُون

اعراب الاسم۔ المرفوعات

۱۔ حصۂ اول سبق ۱۰ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جرّ کس کس موقع پر۔

اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائینگی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمھیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور:۔

مواضع رفع الاسم

اسم جبکہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو (۴) یا خبر ہو۔ ان کو مرفوعات کہتے ہیں

مواضع نصب الاسم

اسم جبکہ (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تَمییز ہو (۸) یا مُستَثنیٰ ہو (۹) یا مُنادیٰ ہو (۱۰) یا لاءِ لِنَفیِ الجِنس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات

کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرّ الاسم

جبکہ اسم (۱) کسی حرف جرّ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد۔ یعنی مضاف الیہ ہو۔ انھیں مجرورات کہتے ہیں +

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائیگا۔ غور سے پڑھو اور یاد رکھو+

المرفوعات

(۱) الفاعل و (۲) نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: اَکرَمَ زیدٌ خالدًا اور اُکرِمَ خالدٌ

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدّم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہینگے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اِس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائینگے ایک ضمنی چھوٹا (صُغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کُبریٰ)۔ چنانچہ زیدٌ اکرم خالدًا جملۂ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح:۔

زیدٌ			مبتدا	مبتدا اور خبر مل کر
اَکرَمَ	فعل			
اس میں ضمیر ھُوَ	فاعل	جملۂ فعلیہ ہو کر	خبر	جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا
خالدًا	مفعول			

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الولدُ، الولدانِ الاولادُ، حضرتِ المرأۃُ، المرأتانِ، النّساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶۔ تم نے سبق ۱۸ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضَرَتِ الرّجالُ بھی۔ حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائیگا حضَرَتْ نہیں کہیں گے۔ لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار اَبْنَاءٌ (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لاسکتے ہیں: اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا[1] اِسْرَائِیلَ ؛

تنبیہ ۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنْوٌ ہے اس لیے اس کی جمع سالم بَنُوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کر کے بَنُوْنَ بنالیا ؛

۷۔ فاعل مُضْمَر (ضمیر) ہو تو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے: حضر الاولاد و جلسوا۔ حضرتِ البنتانِ و جَلَسَتَا۔ مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتریت الکلاب فحَرَسَتْ

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرادیا گیا ہے (دیکھو سبق ؛

یا حَرَسْنَ بَیْتِی۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ[1] الغِلْمانَ[2] فَحَرَسُوْا بَیْتِی کہا جاتا ؛

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلافصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں۔ کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل بھی آسکتا ہے: قرء الیوم علیٌّ کتابا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کردیتے ہیں: قرء کتابا علیٌّ۔ کتابا قرء علیٌّ۔ لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کرسکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائیگا ؛

فاعل کو کہاں مقدّم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّی ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اَکْرَمَ یحییٰ عیسٰی (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدم کردیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائیگا اور متکلّم کا مقصد فوت ہوجائیگا۔ البتہ اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے کیونکہ کُمَّثْرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْیٰی کو کھا جائے ؛

(۲) جبکہ مفعول اِلّا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم

[1] اِسْتَأجَر (۱۰) نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا سے لینا ؛ [2] جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا ؛

زیدٌ اِلّا علیًّا یا غیرَ علیٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدّم
کردیں اور کہیں ما اکرمَ علیًّا اِلّا زیدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب
ہی فوت ہو جائیگا۔ اِنَّمَا بھی حَصر کے معنی دیتا ہے: انّما اکرمَ زیدٌ علیًّا
(زید نے صرف علی کو تعظیم دی)۔ یہی معنی پہلے جملے کے ہیں۔ اس میں بھی فاعل کا
مقدّم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائیگا +

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخّر کرنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لَوٹنے والی ضمیر لگی ہو:
اکرمَ[1] خالدًا قومُہ۔ اس مثال میں قوم فاعل ہے۔ اُس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے
جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدًا کہیں تو
اِضْمارٌ قَبْلَ الذِّکْر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئیگا۔ اور یہ بات عربی زبان
میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے +

تنبیہ ۲۔ تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل
کا رُتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدّم ہی
کردیں لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائیگا۔ پس مذکورہ مثال میں
قومُہ کو مقدّم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لَوٹیگی جو لفظًا
و رُتْبَۃً ضمیر سے مؤخّر ہے اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل
کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: اکرمَ[2] قومَہٗ خالدٌ کہہ سکتے

[1] خالد کو اُس کی قوم نے عزت دی + [2] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی +

ہیں۔ کیونکہ خالد اگرچہ لفظًا ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت
سے وہ رُتبۃً مقدّم ہے +

(۲) جبکہ فاعل اِلّا کے بعد واقع ہو: ما اکرمَ[1] علیًّا اِلّا زیدٌ یا غیرُ
زیدٍ۔ اس موقع پر فاعل کو مقدّم کرنے سے مطلب بگڑ جائیگا +

(۳) یا مفعول فعل کے ساتھ متّصل ہو تو مجبورًا فاعل کو مؤخّر کرنا ہی
پڑیگا: ضَرَبَكَ زیدٌ۔ اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متّصل ہے +

۱۱۔ تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو دو اور تین تین بھی
آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی
ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہینگے: عَلِمَ زیدٌ حامدًا غنیًّا (زید نے
حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول بنائیں تو کہینگے عُلِمَ حامدٌ غنیًّا +

تنبیہ ۳۔ تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول
بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو +

۱۲۔ مصدر اور بعض اسماء مشتقّہ (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل
و مفعول آیا کرتا ہے۔ اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو
نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُہٗ فَرَسَ زیدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے
سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا "فرس" السّابق کا فاعل ہے اور دوسرا
مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے۔ پس السّابق کا مطلب اَلَّذِیْ سَبَقَ

[1] زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی +

ہے (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۷-و) مبتلا ہونا۔ آزمانا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا۔ اُچک لینا
اَلْهٰی (۱-و) غفلت میں ڈالنا
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا
حَضَنَ (ض) انڈے سینا۔ بچہ سنبھالنا
رَاوَدَ (۳) بُرائی کی رغبت دینا
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا
قَطَعَ (عَنْ-ف) تعلق کاٹ دینا
لَامَ (ن-و) ملامت کرنا
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا
وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا۔ چھلانگ مارنا
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا
اَعْرَابِیٌّ (ج اَعْرَابٌ) دیہاتی
بَعْرٌ مینگنی

بَيْضَةٌ (ج بَيْضٌ) انڈا
بِيْعَةٌ (ج بِيَعٌ) گرجا۔ عیسائیوں کا معبد
بَغْتَةً اچانک
جِلْدٌ (ج جلود) کھال
حِيْنٌ (ج اَحْيَانٌ) وقت
زُمْرَةٌ (ج زُمَرٌ) ٹولی۔ گروہ
سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر
سَاحَةٌ میدان۔ صحن
شَحْمٌ (ج شُحُوْمٌ) چربی
شَمْعٌ (ج شَمْعَاتٌ) موم بتی۔ چراغ
صَحِيْحٌ (ج اَصِحَّاءُ) تندرست
صَوْمَعَةٌ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
طَائِرٌ (ج طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ) پرندہ
عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا۔ چالاک آدمی

فَأْرَةٌ (ج فِئْرَانٌ) چوہا۔ چوہیا
فَرْخٌ (ج اَفْرَاخٌ، فُرُوْخٌ) چوزہ۔ پرندے کا بچہ
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (ج فَرَائِسُ) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے
فَتًى (ج فِتْيَانٌ) جوان غلام

لَبُوْسٌ لباس
مُبَاغَتَةٌ (۳-مصدر) اچانک حملہ کرنا
نَعْلٌ (ج نِعَالٌ) جوتا
وَبَرٌ (اَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
وَقُوْدٌ ایندھن

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ ۴- ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے +

(۱) جاء یا جاءت اَحِبَّتی وجلسوا عندی لیسئلوا عن احوال السّفر (۲) ولو ارتفع المتکبّرون حِینًا یسقطون اَخیرًا (۳) لا یعرفُ یا لا تعرِفُ الاَصِحّاءُ قیمةَ الصّحّة حتّی یُبْتَلوا بالمرضِ (۴) جاء یا جاءت نِسْوَةُ القَرْیة یشتکِیْنَ غفلةَ الحکومة عن تعلیم اولادِهِنَّ وصحّتهم (۵) تحضِنُ الطَّیْرُ بَیْضَها وتَحفَظُ یا یحفظن فروخها (۶) اَحْسِنْ الی اقاربك ولو قطعوا عنك (۷) الامراء یسافرون فی الطیّارات بتمام الرّاحة وتطیر بهم وتوصلهم الی منازلهم سریعًا مع السلامة- وتَقْطَعُ السّبیلَ الفقراءُ یمشون بِاَرْجُلِهِم حِینًا ویسافرون بالقطار او السّفینة

حِيناً وَيبْلُغُون منازلهم بتمام المشقّة ـ مع هٰذا نرى المساكين ينسَوْن
المشقّة اذا بلغوا منازلهم ويحمدون الله بخلاف الامراء فانهم ما داموا
فی الطيّارة يذكرون الله خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسَوْن
ما اعطاهم ربّهم من نِعَمائِهِ لا يشكرون الله بل يشتكون التّعَبَ
ثم يَشْتَغِلون فی اللّهو واللّعِب فلا تكن منهم ايّها المسلم العاقل بل
كن شاكرا علىٰ ما اعطاك ربُّك من نعمة الحياةِ والصِّحّةِ والايمان +

مشق مِنَ القراٰنِ نمبر ۸۹

(۱) قال نِسوةٌ فی المدينة امْرَاَةُ العزيز تُراوِدُ فتٰها عن نفسه
(۲) قالت فذٰلِكُنّ الّذی لُمْتُنَّنِی فيه (۳) قالتِ الاَعْرَابُ اٰمنّا ـ
قل لم تؤمنوا ولٰكن قولوا اَسْلَمْنا ولمّا يدخلِ الايمانُ فی قلوبكم
(۴) اذا جاءك المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّك لَرسولُ الله ـ واللهُ
يعلم اِنّك لَرسولُه والله يشهد اِنَّ المنافقين لَكٰذبون (۵) اذا
جاءك المؤمنٰت يُبايِعْنَكَ علىٰ اَن لا يُشْرِكْنَ بالله (۶) يٰاَيُّها الّذين
اٰمنوا لا تُلْهِكُمْ اموالُكم ولا اولادُكم عن ذِكرِ الله (۷) اُلْقِیَ السَّحَرَةُ
ساجدين (۸) وسِيقَ الّذين اتَّقَوْا ربَّهم الى الجنّة زُمَرًا (۹) ولولا
دَفْعُ اللهِ النّاسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ وبِيَعٌ وصَلَواتٌ و
يُذكَرُ فيها اسمُ اللهِ كثيرا (۱۰) واِذِ ابْتَلىٰ ابراهيمَ ربُّه بِكلماتٍ فاَتَمَّهُنّ +

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۹۰

کہا جاتا ہے کہ (اِنّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب
(ضربة) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے ـ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار
کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے ـ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ
(کما اَنّ) بلّی چوہیا پر جھپٹتی ہے ـ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی
گئی ہیں کہ وہ (بِاَنّہ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ
(کما اَنّہ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے ـ تمام حیوانات اس سے ڈرتے
ہیں اسی لئے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے ـ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے
شر سے بچائے +

سوالات نمبر ۱۹

(۱) فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

(۲) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدّم کردیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائیگا؟

(۳) اکرم زیدٌ عمرًا اور زید اکرم عمرًا کی تحلیل کرو۔

(۴) فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا اور مُضمَر ہو تو کیا تغیّر ہوگا؟

(۵) جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

(۶) فاعل کو مفعول پر کہاں مقدّم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخّر کرنا واجب ہے؟

(۷) جس فعل متعدّی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائیگا؟

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:-

۱- یخدع العرّافون الجهلاءَ ویستنزفون اموالهم

۲- یستخدمُ الانسانُ الخیلَ لجرّ العربات ومُباغتةِ العدوّ فی ساحة القتال

۳- یأکل العربُ لحمَ الجملِ ویصنعون من وبره اللبوس ومن جلده النّعالَ ومن شحمه الشمعَ ومن بَعرِه الوقودَ

۴- اعطینا السائل درهمین

۵- اعطیت اخاك کتاباً

۶- رزقکم الله علماً نافعاً

---

۱ اِستَخدَمَ (۱۰) خدمت لینا۔ کام میں لگانا؛

الدّرسُ التّاسعُ والخمسون

المرفوعات (۳) المبتدأ و (۴) الخبرُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ ۱۔ لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو انھیں نصب دیا جائیگا: اِنّ الاَرْضَ مُدوّرةٌ ۔ کان خالدٌ شُجاعًا ۔

۲- مبتدا مفرد[۱] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے۔ مگر جملہ یا شِبْہِ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳- خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شِبْہِ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:-

۱- الولدُ طیّبٌ — مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں

۲- الولدُ المطیعُ طیّبٌ — مبتدا مرکب توصیفی ہے

۳- کتابُ الولدِ طیّبٌ — مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴- زیدٌ رجلٌ صالحٌ — خبر مرکب توصیفی ہے

۵- زیدٌ ذو مالٍ — خبر مرکب اضافی ہے

۶- المجتهدُ سیفوزُ — خبر فعل ہے جو جملۂ فعلیہ ہے

۷- حامدٌ ابوه[۲] عالمٌ — خبر جملۂ اسمیہ ہے

۸- الکتابُ فوقَ المِنضَدَةِ[۳] — خبر ظرف ہے۔

---

۱ یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع ۔ ۲ لفظی معنی ہونگے حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

	۹
	الدنانیر فی الصندوق خبر جار مجرور ہے

۴ - خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لَوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مِل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے۔ پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتهد) کی

۵ - اسی طرح ساتویں مثال میں ابوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مِل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملۂ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملۂ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶ - ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ھو الغفور[۱] الودود[۲] ذو العرش[۳] المجیدُ[۴]۔ اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد وخالد وصالح جالس وقائم وراکب (حامد بیٹھا ہے خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے)۔ اس ترتیب کو لفّ ونشر مرتّب کہا جاتا ہے

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدّم کرنا واجب ہے؟

۷ - دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدّم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدّم کرنا اور مبتدا کو مؤخّر کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: اَیْنَ زیدٌ؟ کیف ابوک؟ اِن

مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتدا نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخّر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسماء استفہام ہمیشہ صدرِ کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر +

تنبیہ ۲ - اَیْنَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہونگے اور مَنْ، مَا وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے +

(۲) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متّصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فی الدّار صاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صاحبها" مبتدا مؤخّر ہے اور "فی الدّار" خبر مقدّم ہے۔ کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لَوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدّم کریں تو اِضمار قبل الذِّکر لازم آئیگا +

(۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عندی ثَوْبٌ، فی الدّارِ رَجُلٌ۔ اِن دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخّر ہیں +

(۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حَصْر ہو یعنی مبتدا اِلّا کے بعد واقع ہو: ماخاسِرٌ اِلّا الکسلانُ (سُست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں)، مبتدا الکسلان ہے۔ مقدّم کر دیں تو مطلب بگڑ جائیگا ؛

تنبیہ ۳ - مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے

وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۹۱

اَللّٰہُ یعلم الغیب - اِنَّ من البیان لَسِحرًا - کیف حالُك ؟

(اَللّٰہُ) مبتدا، مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے - وہی فاعل ہے، (الغیبَ) مفعول بہٖ منصوب ہے فعل وفاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی ہوا +

---*---

(اِنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصبِ اسم ہے - (مِنْ) حرف جرّ (البَیَانِ) مجرور - جار مجرور مل کر خبر مقدّم ہے محلاً مرفوع - (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے - اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے -

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ؛

---*---

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدّم ہے اس لئے محلاً مرفوع سمجھا جائیگا - (حَالُكَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے - مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۰

اَغْضَبَ (۱) غصّہ میں لانا	خَیِّرٌ سخی
اٰنِیَۃٌ (ج اَوَانٍ) برتن	رَائِحَۃٌ (ج رَوَائِحُ) بو
اِطْنَانٌ (۱- مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا - چھپا دینا - پردہ پوشی کرنا
بَدْرٌ ماہ کامل - پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَۃٌ سُستی - بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوحِیدۃُ الحُسْن یکتائے حسن - مصری شاعرہ عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے	کَدٌّ مشقت - تکلیف
تَحْرِیکۃٌ (۲- مصدر) ہلانا - حرکت	لَھَفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا - چُھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا - مُنہ چُھپا لینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْکِینَۃٌ (۲- مصدر) سکون - ٹھہرنا	مِسْكٌ مُشک
جَفْنٌ (ج اَجفانٌ) پلک	وَرٰی مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴ - ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدّم ہے اس کی وجہ معلوم کرو +

(۱) المسلم لایخافُ الموتَ (۲) خیرالناس من ینفع الناسَ (۳) الآنیۃُ

تمتحن بالاطنان والانسان بالمنطق (۴) آمانیُّ الکسلانِ تقتله فانّ یدیه تأبیانِ العملَ (۵) لکلّ فرعونٍ موسٰی (۶) عندالتلمیذ کتابٌ (۷) لی حاجةٌ (۸) اِنّ لی حاجةً (۹) متٰی نصرُاللهِ ؟ (۱۰) اَفِی اللهِ شکٌّ ؟ (۱۱) لنا علمٌ وللجھّال مالٌ (۱۲) فی البُستان اَزھارُھا (۱۳) کلامُ الملوكِ ملوكُ الکلام (۱۴) امّ العیوب البطالة (۱۵) البطالة اُمّ الاختراع (۱۶) حاملُ المسك لاتخفٰی روائحُه (۱۷) الجملة المرکبة من الفعل والفاعل تُسمّٰی جملةً فعلیّةً (۱۸) اِنّ مع العسر یُسرًا

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو

(۱) وللهِ فی کلّ تحریکةٍ　　وفی کلّ تسکینة شاھدٌ
وفی کلّ شیءٍ له اٰیةٌ　　تدلّ علی اَنّهٗ واحدٌ
(۲) سُتر السّنا وتحجّبت شمس الضّحٰی[1]　　وتنقّبت بعد الشّروق بُدُورٗ
(۳) لھفی علی توحیدة الحُسن الّتی　　قد غاب عنّی بدرُھا المستورُ
(۴)* قلبی وجفنی واللّسانُ وخالقی　　راضٍ وباكٍ، شاكرٌ وغفورٌ

(۵) اِنّ الاکابر یحکمون علی الورٰی　　وعلی الاکابر تحکُمُ العُلَماءُ
(۶) یجود علینا الخیّرون بمالھم　　ونحن بمال الخیّرین نجُودُ
(۷) بقدر الکدّ تکتسب المعالی　　ومَن طلبَ العُلٰی سھرَ اللیالی

[1] یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرۂ عظمٰی سیدہ عائشہ تیموریہ (متوفّاہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا۔
* پہلے مصراع میں چار مبتدا ہیں۔ دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں ؛

سوالات نمبر ۲۰

(۱) مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے ؟
(۲) فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے ؟
(۳) جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے ؟
(۴) کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے ؟
(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہونگے ؟
(۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو :۔

یُعرَفُ الانسانُ بالمنطِق
لایَنفع العلمُ بغیر العملِ
لایُکرم البُخلاءُ ولایُھان الاسخیاءُ
حضرت الشھودُ وشھدوا بالحقّ
الحدید یوجد فی المعدنِ مخلوطًا بالتّراب
اُعطِیَ السائلان دینارینِ
الاحمق لایجد لذّة الحکمة

(۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسبِ قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ :۔

اَین المنزل ؟
مَا اسم ولدك ؟
المرءة الصالحة تَسُرُّ زوجھا
الولد الذی یُحسِن القراءةَ فله الجزاء
فی الدّار[3] (ج دُورٌ) صاحبُھا وعلی الشجرة ثمرھا
الابنُ الفاقدُ الادبِ[1] عارٌ[2] لابیه

(۸) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شِبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدّم کرنا واجب ہوتا ہے ؛

[1] بے ادب ؛ [2] عارٌ کی جمع مکسّر اَعیارٌ ہے یعنی عیب ؛ [3] گفتگو ؛

الدرس الستون

المنصوبات

(۱) المفعول به

۱ - مفعول به (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲ - اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں۔ عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ علیًّا عالمًا۔ اَعْلَمَ حامدٌ محمودًا علیًّا عالمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)

۳ - مفعول بہ کے لئے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: یُکْرِمُ زیدٌ اُمَّهٗ واباہ واَخَوَیْه وعَمّاتِهٖ والاقربین۔

۴ - مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا۔ اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وایّاكَ وایّاھم۔ اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵ - تم پڑھ چکے ہو کہ در اصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں اِلتباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا

۵ اکرم: عزت کرنا، تعظیم کرنا۔

کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیئے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶ - ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اکرم الاستاذَ تلمیذُہٗ۔

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اَکْرَمَنِیَ الامیرُ۔

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنّما یخشی اللّٰہَ من عبادہ العلماءُ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں)۔ اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے لا یخشی اللّٰہَ من عبادہ اِلّا العلماءُ۔

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو۔ اور وہ اسماء استفہام، اسماء شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رأیتَ؟ ما تُرِیْدُ؟ ما تَفْعَلْ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَ بِهٖ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کم کتابًا قرأتَ؟ کم کتابٍ قرأتُ (اس میں کم خبریہ ہے)۔

اس صورت میں مفعول کو صدارتِ کلام کے لئے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷ - ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل وفاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:-

تحذیر

(۱) تحذیر (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ (سستی سے

سُستی سے۔ یعنی سُستی سے بچ)۔ گویا دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرّر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِیَّاكَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سُستی کو) یعنی اپنے آپ کو سُستی سے دُور رکھ اور سُستی کو اپنے سے دُور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَاكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ منك۔ اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دُور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں +

اِغْرَاءٌ

(۲) اِغْراء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلاِجْتِهَادَ اَلاِجْتِهَادَ (کوشش کو، کوشش کو، یعنی کوشش کو لازم بنالو)۔ گویا دراصل اَلْزِمِ الاجتهادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوَّةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اَلْزِمْ جو کہ فعل با فاعل ہے مقدر ہے +

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا۔ مُراد لینا) نَحْنُ مَعَاشِرَ[1] الانبیاء لانَرِثُ ولا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ [کسی کے] وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال ومتاع کا کوئی وارث ہوتا ہے)۔ اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِیْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ "معاشر" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ وغیرہ کہا جائیگا +

؎۱ مَعْشَرٌ (ج مَعَاشِرُ) گروہ جماعت + ؎۲ میں مخصوص کرتا ہوں + ؎۳ میں مُراد لیتا ہوں +

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں۔ جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں۔ جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحبِ خانہ کہتا ہے اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا[1] (= اَتَیْتَ اَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مرحبًا)، اِمْرَءً[2] ونفسَه (= اُتْرُكِ امْرَءً ونَفْسَهٗ)، غُفْرَانَكَ[3] رَبَّنَا (= نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ) +

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتابَ قَرَأْتُهٗ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغولٌ عنه (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدّم سے بے پروا ہو جاتا ہے +

تنبیه ۱۔ یہ مسئلہ مفعولِ مقدّم کا نہیں ہے۔ بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں +

؎۱ آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا۔ یعنی بلا تکلف بہ آرام تشریف رکھئے + ؎۲ مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو + ؎۳ غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں +

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں :۔

(۱) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التحضیض (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے : اِنِ الْعلمَ حصّلتَه نفعكَ، (اگر تو علم حاصل کرلے تو وہ تجھے نفع دیگا)، هَلَّا وَلَدَكَ تُعلّمُهٗ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا) ٭

(۲) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أَ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں: ما زیداً لقیتُه ولا عمرًا رأیتُهٗ۔ هَلِ[1] الرجلین تَعرِفُهُمَا ؛ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنه کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(۳) جب وہ اسم "اِذَا" الفُجَائِيّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو۔ اس کو رفع دینا لازم ہے ؛ دخلتُ[2] البیتَ فاذا الغلامُ يُوَبِّخُه ابی۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حروف مُشبّه بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: العلمُ[3] ان خدمتَه رفعَكَ، الولدُ الذی رأیتَهٗ ذَکِیٌّ۔

(۴) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ [2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے ٭ [3] اگر تو علم کی خدمت کریگا تو وہ تجھے بلند کر دیگا ٭

جائز ہیں : الکتبُ النافعةُ اَقْرَأُها دائما ٭

۱۱۔ جب اسم مشغول عنه کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدّر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدّر کا مفسِّر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے :۔

مشق نمبر ۹۳

(۱) اِنِ العِلمَ حصّلتَهٗ نَفَعَكَ (۲) اَلعِلمُ اِنْ حصّلته نَفَعَكَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع

(اِنْ) حرفِ شرط (العلمَ) مفعول به ہے فعل مقدّر (حصَّلْتَ) کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول به مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر مُفسَّر ہے۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (هُ) مفعول به، محلًّا منصوب۔ جملۂ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسِّر ہے پہلے جملے کا۔ مُفسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے۔

(كَ) مفعول به، محلًّا منصوب۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔

شرط اور جزا مِل کر جملۂ فعلیہ شرطیّہ ہوگیا +

(العِلْمُ) مبتدا مرفوع } مبتدا اور

(اِنْ حَصَّلْتَهُ) جملۂ فعلیہ ہوکر شرط ہے } شرط اور جزا مل کر } خبر ملکر جملہ

(نَفَعَكَ) فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا } خبر محلًّا مرفوع } اسمیہ ہوا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۱۵

اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا۔ متوجّہ ہونا	زَبُوْنٌ (ج زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں
اَنَارَ (ا-و) روشن کرنا	شَاهِقٌ بہت اونچا
اِفْرَاطٌ (۱۔مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا	عُرْيَانٌ (ج عُرَاةٌ) ننگا
تَفْرِيطٌ (۲۔مصدر) کوتاہی کرنا	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا۔ غصّہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ) مالِ تجارت۔ پونجی	كَسَا (ن-و) پہنانا
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا۔ حاصل کرنا	لُقْطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ (ج جِيَاعٌ) بھوکا	اَلْمُتَنَبِّئُ مدّعِیِ نبوّت۔ عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلّص ہے
جَلِيْسٌ (ج جُلَسَاءُ) ہمنشین	
دِيْوَانٌ (ج دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ۔ کچہری	

مَحَا (ن-و) مِٹانا	نَهَرَ (ف) جھڑکنا
مَخْزَنٌ (ج مَخَازِنُ) گودام۔ دُکان	

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدّم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازًا مقدّم ہے اور کہاں وجوبًا۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کونسا فعل محذوف ہے؟

(۱) كَافَأْنَا اخانا الصغيرَ (۲) كَافَأَنَا اخونا الكبيرُ (۳) مارأى موسٰى عيسٰى (۴) بَنَى المحراب زَكَرِيَّا (۵) اَلْقَى العصا مُوسٰى (۶) اكرم اخى ابى (۷) قرء كتابى صَديقى (۸) اىّ رجلٍ لقيتَ؟ (۹) كم رُمَّانَةً اَكَلْتَ؟ (۱۰) كم تُفَّاحةٍ اَكَلْتُ (۱۱) مَنْ علّمتَ ومِمَّنْ تعلّمتَ؟ (۱۲) أَصَاحبًا لاعيبَ فيه تريدُ؟ [مصراع] (۱۳) فَامّا اليتيمَ فلا تَقْهَرْ وامّا السّائلَ فلا تَنْهَرْ (۱۴) ما تُقَدِّمُوْا لانفسكم من خير تجدوه عند الله (۱۵) ايّاكم والشِقاقَ (۱۶) ايّاكَ وجليسَ السُّوْءِ (۱۷) الاتّحادَ الاتّحادَ (۱۸) الطّريقَ الطّريقَ (۱۹) اللهَ اللهَ عِبادَ اللهِ [يا عباد الله]

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب

ء أ ہمزۂ استفہام ہے +

واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

(۲۰) هل ديوان المتنبّئِ قرأته ؟ (۲۱) حَيْثُمَا المحسن وجدتموه فَعَظِّمُوْهُ (۲۲) لا الْإِفراط أُريده ولا التّفريط أبْتَغِيه والِاعتدالُ هومَذْهَبِى (۲۳) النّاس تَغُرُّ هم الدُّنيا فَيَهْلِكُون (۲۴) ابوكَ يا اباكَ أَعْرِفه فقد كان رجلا صالحاً (۲۵) الجائع أَطْعِمُوه والعريان اكْسوه (۲۶) اللُّقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم رُدُّها الى صاحبها (۲۷) الكتاب الذى نقرءوه نافع جِدّاً (۲۸) البضائع الجيّدة هل استجلَبْتَها المخزنك حتى تشتهرَ بين التّجار ويكثر عليك اقبالُ الزبائن؟ (۲۹) [شعر]

واين الوعدُ قلت لها، فقالت كلام الليل يَمْحُوه النّهارُ

مشق نمبر ۹۶

(۱) کونسی کتاب تم نے خریدی؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دئے؟ (۳) تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بُلایا (۵) تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے [اس کا معاوضہ تمھیں دیا جائیگا] (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں (۷) حامد جہاں بھی مِل جائے اسے میرے پاس بھیج دو میں اسے ایک عمدہ گھڑی دونگا (۸) لیکن بچّوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب ستایا کرو۔

(۸)

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

خرج صباح الجمعة أَخَوان للتفرج الى الضاحية واخذا معهما اختهما رُقَيّةَ . فدخلوا فى بستان فرأوا هناك اشجاراً شاهقة وأزهاراً طيّبة الرائحة واثماراً مختلفة الالوان والاشكال . فطمعت البنت فى تفّاحة ناضجة وارادت ان تقطفها . فصاح اخواها اياكِ والثمر يا رقيّة . لا تمسّى شيئاً من الازهار والاثمار دُونَ[2] اجازة البستانىّ . انّما يسرق الاثمار الاولادُ الشّرار . فلا تكن منهم ولتكن من الكرام . فان طابت لك ثمرة فاشتريها ولا تسرقى . فثلٰثة من التفاح اشترتها رقيّة بستّ أٰنات وباقّة[1] من الورد بأنة اما اخواها فاشتريا ثمانى رمّانات بروبية واحدة . ثمّ خرجوا على شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا فى الماء وسُرّوا مسرّة عظيمة . ثم رجعوا الى بيتهم وقصّوا على امّهم فتبسّمت وفرحت على قصّة الاثمار ؎

---

[1] بَاقة = گلدستہ ؎ [2] دُوْنَ = سوا ؎

الدَّرسُ الحادِي وَالسِّتُّون

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا[1]۔ ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا[2]۔ سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيدِ[3]۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[4]

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہوگے تکلیمًا، ضربا شدیدًا اور دَقَّتَیْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے۔ کیونکہ تم نے حصۂ سوم سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے +

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفة سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافة سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں +

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطیبُ وقوفًا[5]، جلستُ قعودًا

[1] اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا + [2] چور کو سخت مار ماری گئی + [3] میں چلا قاصد کی چال + [4] گھڑی نے بجائے دو گھنٹے + [5] قیام اور وقوف مترادف ہیں، اسی طرح جلوس اور قعود +

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفة کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ (خِطَاب مصدر ہے خَاطَبَ کا) +

۷۔ لفظ کُلّ اور بَعْض، نیز صفة اور اسم عدد، مفعول مطلق کے قائم مقام ہوکر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ کُلَّ الْمَيْلِ[1]، تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ[2]، اذکروا اللہ کثیرا (= ذکرا کثیرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَةً عَشْرًا یا عَشْرَ جَلَدَاتٍ)

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلُّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو +

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: هَنِيئًا لك* (هَنَأَ هَنِيئًا)، عَجَبًا لَكَ (= عَجِبْتُ عجبا لك)، شُكْرًا لَكَ (= اشکرك شکرا لك)، رَعْيًا (= رعاك[3] الله رعيا)، سَمْعًا وطاعةً (= إسمعوا سَمْعًا وَأَطِيعُوا طاعةً) أَيْضًا (= أَضَ[4] أَيْضًا)، بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ لَبَّيْكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں أُلِبُّ لَكَ

[1] مائل ہوا پورا مائل ہونا۔ یعنی پوری طرح مائل ہوگیا + [2] کسی قدر متأثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کرلیا + [3] رَعٰی یَرْعٰی رَعْيًا حفاظت کرنا، چرنا + [4] أَضَ یَئِيضُ أَيْضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے "بھی" "پھر وہی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے +

* تجھے خوشگوار ہو۔ مبارک ہو +

اَلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کر دیا گیا اور اَلْبَابَیْن کو ضمیر مخاطب كَ کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا۔ اَلْبَابَیْكَ ہو گیا۔ پھر اس میں تخفیف کرکے لَبَّیْكَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں۔ میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْكَ دراصل اُسْعِدُكَ اِسْعَادَیْن ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْكَ سے مخفّف کرکے سَعْدَیْكَ بنا لیا گیا +

تنبیہ ۔ اُردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے +

المفعول له یا لِاَجْلِهٖ

۹ ۔ المفعول له یا المفعول لاجله (یعنی جس کے لئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصّۂ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے

مفعول له بھی ایک مصدر ہوتا ہے۔ مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اکرامًا للاستاذ، ضربتُ الولد تأدیبًا۔ اِن جملوں میں اکرام اور تأدیب مفعول له کہلاتے ہیں مگر مصدر پر لام جارّہ لگا دیں تو اسے مفعول له نہیں بلکہ جار مجرور

کہینگے: ضربتُ الولد للتّادیب۔ ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:۔

ضربتُ ولدي تأدیبًا — فعل با فاعل، مفعول بہ، مفعول له

اَدَّبْتُ ولدي تأدیبًا — فعل با فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق

اَدَّبْتُ ولدي للتّأدیب — فعل با فاعل، مفعول بہ، جار مجرور متعلّق فعل

دیکھو لفظ تأدیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول له اور تیسرے میں مجرور، متعلّق فعل ہے۔ تینوں جملۂ فعلیہ ہیں +

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۲

اَبٌّ چارہ گھاس وغیرہ
اِبْتِغَاءٌ (ا۔ ي مصدر) چاہنا
اَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا۔ گرفت
اِکْتِشَافٌ (ا) کھوج لگانا۔ معلوم کرلینا
اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا
تَدْخِیْنٌ (۲) تمباکو پینا۔ دھونی دینا
تَشْجِیْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا

ثِقَةٌ (وَثَقَ یَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا
جَائِزَةٌ انعام
جَزُوْعٌ بے صبر۔ آزردہ
خَشْيَةٌ (ض۔ي۔ مصدر) خوف۔ ڈرنا
شُعَاعٌ (اَشِعَّةٌ) شعاع۔ کرن
شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی۔ ساجھا
شَهْمٌ ہوشیار۔ تیز فہم۔ سردار
شِیْمَةٌ (ج شِیَمٌ) خصلت۔ فطرت

صَاحِبٌ مصاحب۔ دوست۔ آقا	کَادَ (یَکِیْدُ) تدبیر وحیلہ کرنا۔ داؤں چلنا
صَبٌّ (ن۔ مصدر) گرانا۔ اُنڈیلنا	مَتَاعٌ (ج اَمْتِعَةٌ) فائدہ۔ اسباب
صِلَةٌ (ج صِلَاتٌ) انعام۔ میل جول	مُتَمَرِّدٌ سرکش
طَبْعٌ (ج طِبَاعٌ) طبیعت	مَرْضَاةٌ مرضی۔ رضامندی
عَاقَبَ (۳) سزا دینا۔ پیچھا کرنا	مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار۔ قدرت والا
عَصْرٌ (ج عُصُوْرٌ۔ اَعْصَارٌ) زمانہ	مُقَاسَاةٌ (۳۔ مصدر) تکلیف اُٹھانا
عُنْوَانٌ پتہ۔ نشان	نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے۔ پالتو جانور
غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے	نَعْمَةٌ آسودگی
قَضْبٌ اونچا شاخدار درخت۔ بانس	نَكَالٌ عذاب۔ سزا
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر	هَجَرَ (ن) جدا ہونا۔ چھوڑ دینا

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ۔ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول له کو پہچانو۔

(۱) لقد سرّني سرورًا عظيما كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرضٍ شديد (۲) اشكرك شكرا قلبيّا من ارسالك لي عنوانَ صاحبك (۳) يضرّ التدخين مُسْتَعْمِلِيْهِ اِضْرَارًا بليغا فاذا شئتَ السّلامة من مضارّه فاتركه تركا ابديّا (۴) اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً (۵) نَأْكُلُ فى النهار

اَكْلَتَيْنِ ماعدا[3] اَكْلَةَ الصّباح (۶) اذا اكرمت اللئيم بعضَ الاكرام ظنّ انّك فى احتياج اليه (۷) وَقَفَ اَعرابيّ بين يَدَيِ المَلِك فخاطبه اَفْصَحَ خطابٍ فاعجبه وامَرله بصلةٍ۔

(۸) ينبغي ان نصبر كُلّ الصبر على حوادث الايّام (۹) يُعطى الاولادُ النّاجحون فى العلم جائزةً تشجيعا لهم على تحصيل العلم (۱۰) عيّنت شركة السكة الحديديّة احدَ شركائها رئيسا على قلم الحسابات اعتمادا على خِبْرته وثِقةً بامانته ونشاطه (۱۱) يُعاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً على اِثمِه وعِبرةً لامثاله (۱۲) تُشْعَل القناديل ليلا فى المُدُن اِنارةً للشوارع وهدايةً للمارّين (۱۳) كُلّما[1] يدعوني اَبِيْ "يا سَعِيْدُ" اقول "لبّيك وسعديك يا سيدي" واقوم لِامْتثال امره قيامَ الخادم الوفيّ[2]

(۱۴) فصبرا جميلا يا بُنيّ ولا تكن ÷ جزوعا فاِنّ الصبر من شيمة الشّهم

(۱۵) هنيئا لِاَرْباب النّعيم نعيمُها ÷ وللعاشق المسكين ما يَتَجَرَّعُ

مشق من القرآن نمبر ۹۹

(۱) انّا فتحنا لك فتحًا مبينا (۲) انّهم يَكِيدون كَيْدًا واَكِيْدُ كَيْدًا (۳) واصْبِرْ على ما يقولون واهْجُرْهم هَجرًا جميلا وذَرْنِي

[1] كُلّما = جب کبھی ÷ [2] وَفِيٌّ = وفادار ÷ [3] ماعدا = سوا۔ اس کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے ÷

والمكذّبِينَ أُولِي النَّعْمةِ ومَهِّلْهم قليلا (۴) فَلْينظرِ الانسانُ
الٰى طعامه انّا صَبَبْنَا الماء صبّا ثمّ شققنا الارض شَقّاً فانْبتْنا
فيها حَبّا وعِنَبًا وقضبا وزيتونًا ونخلا وحَدائِقَ غُلْبًا وفاكهةً وابًّا
متاعًا لكم ولأنعامكم (۵) ولاتقتلوا اولادكم خشيةَ اِملَاقٍ، نحن
نرزقهم واِيّاكم (۶) ومَنْ يفعل ذٰلك ابتِغاءَ مرضاتِ اللهِ
فسوف نُؤتيه اجرًا عظيمًا (۷) والسّارقُ والسارقةُ فاقطعوا
اَيْدِيَهُما جزاءً بما كسبا نكالًا من الله (۸) فَاَخَذْنَاهم اَخْذَ
عزيزٍ مُقْتَدِرٍ ◆

مکتوب من تلميذ الى اخته الكبيرة ذاتِ[1] الثّروة يطلب منها بعض ما يلزمه[2]

اختي المحترمة زينةَ السيّدات

السّلام عليك ورحمة الله وبركاته - جميلُ[3] صُنْعكِ
مَعِي قد عوّدني[9] اَنْ اَلْجأ[4] اليكِ في جميع اموري - واِنّي اراني
اليوم في حاجةٍ الى شِراء[5] بعضِ اشياءَ تلْزَمُني في المدرسة -
فقصَدْتُكِ راجيًا من مكارمكِ ان تُرسلي اِلَيّ لَدَى[6] اوّلِ
فرصةٍ ما تَسْمَحُ[7] به نفسُكِ من النّقودِ لِاَقْضِيَ بها حاجتي
واَحفظَ الباقِيَ تحت يدِ[8] اللُّزوم، وبذلك يزداد شكري
لفضلكِ وتتضاعف محبّتي لك دُمْتِ لاخيكِ

اخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ - اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو ◆

---

۱ صاحبِ ثروت - مالدار ◆ ۲ لَزِمَ (س) لازم ہونا ضروری ہونا - کسی کے ساتھ لگے رہنا ◆ ۳ جَمِيلُ صُنْعِكِ تیرا اچھا سلوک ◆ ۴ لَجَأَ (ف) التجا کرنا ◆ ۵ شِراءٌ خریدنا - خرید و فروخت ◆ ۶ لَدٰی پاس - بوقت ◆ ۷ سَمَحَ بِهٖ اجازت دینا - مناسب جاننا ◆ ۸ تَحْتَ يَدِ اللُّزُومِ ضرورت کے ہاتھ کے نیچے - یعنی ضروری کام کے لئے ◆ ۹ مجھے عادی بنا دیا ہے ◆

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۲) مفعول به کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں ؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے ؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدّم ہونا ضروری ہے ؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مُراد ہے ؟

(۷) اسم مشغولٌ عنه کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے ؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں ؟

(۱۰) بارہ جملے مرتّب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو۔ اور چار میں علد دبتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔
سَجَدَ المصلّي سجدتَيْنِ، يميلُ الصّالحُ الى الفضيلة كُلَّ المَيْلِ

(۱۲) مفعول له کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول له استعمال کئے گئے ہوں :۔
رَغْبَةً في العلم، طَلَبًا لِلْغِنَى، ثِقَةً، تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ، مُكَافَأَةً، تَعْلِيمًا، احترامًا، اِعانَةً، اِفادَةً

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو :۔
يتصدّقون ابتِغاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ؛ نُتاجِرُ أَمَلًا بِالرِّبْحِ +

الدّرْسُ الثّانِي وَالسِّتُّون

(۴) المفعول فيه (۵) المفعول معه

۱ - قرأت الدّرس صباحًا أمَامَ المعلِّم

تم نے سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فيه یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور أَمَام یہ دونوں مفعول فيه یا ظرف ہیں، کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان +

۲ - ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دئے جاتے ہیں :۔

ظرف زمان - ثانِية (سکنڈ)، دقيقة (منٹ)، ساعة (گھنٹہ)، يوم، أُسْبوع، سَنَة، عام (سال)، قَرْن (صدی)، دَهْر (زمانہ۔ ہمیشہ)، حِيْن[1]، بُكْرَة (صبح سویرے)، أَصِيْل (شام)، صَبَاح، مَسَاء، لَيْل، نهار، أَبَد (ہمیشہ) وغیرہ +

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جرّ داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب

[1] حِيْنٌ (ج أَحْيانٌ) وقت +

ہوگا۔ اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذکروا اللہ بکرةً واصیلاً۔

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہونگے جو مُبْہَم (غیر معین) ہوں: فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے، سامنے)، خَلْفَ (پیچھے)، وَرَاءَ* (پیچھے)، قَبْلَ (پہلے)، قُبَيْلَ (ذرا پہلے)، بَعْدَ، بُعَيْدَ (ذرا پیچھے)، اِزَاءَ (مقابل)، حِذَاءَ (مقابل)، تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ (طرف، مقابل)، مَعَ (ساتھ)، عِنْدَ، لَدُنْ[ع] (پاس)، لَدَی (پاس)، بَيْنَ (درمیان)، بَيْنَ يَدَيْ (سامنے۔ آگے)، يَمِيْنًا (دائیں طرف)، شِمَالًا (بائیں طرف)، يَسَارًا (بائیں طرف)، شَرْقًا، غَرْبًا، جَنُوْبًا، شَمَالًا[1]، مِيْلًا، فَرْسَخًا (تین میل)، بَرِيْدًا (تقریباً بارہ میل کا ٹپہ، ڈاک، قاصد) +

تنبیہ ۱۔ عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لئے کہا جاتا ہے مثلاً هٰذا القول عندي صواب کہہ سکتے ہیں۔ لَدُنِّي صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندي کتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰی اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے ؛

تنبیہ ۲۔ لَدُنْ اور لَدٰی کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور علٰی کی طرح

[1] شَمَال فتحۂ شین سے = اُتّر کی جہت اور شِمال کسرۂ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف +

[ع] لَدُنْ اور لَدٰی پر کوئی اعراب نہیں آئیگا +   * وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

ملائی جائینگی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّي اور لَدُنَّا تک۔ اور لَدَيْهِ سے لَدَيَّ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۱۱-۴) +

۳۔ مذکورہ اسماء ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں: فَوْقَ الجَبَل، تَحْتَ الشَّجَرةِ، جَلَسْتُ يسارَهٗ، جَرَيْتُ[1] مِيلًا لا فرسخا۔

۴۔ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِيْن اور شِمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِيْ لگاتے ہیں: عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمالِ قَعِيْدٌ[2]، تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِها الانهارُ، البحرُ فی غربِ الهند +

۵۔ وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بیت، مسجد، مدرسة، مکّة وغیرہ عموماً فِيْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صلّیتُ فی المسجد، سکنت فی مكّةَ[3]۔

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فِيْ کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجدَ، نزلت قريةً، سکنتُ مَكَّةَ +

[1] جَرٰی (ض) دوڑنا۔ بہنا + [2] بیٹھا ہوا + [3] مكة غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالتِ جرّی میں فتحہ دیا گیا ہے +

۶ - بعض اسماء ظرف "مبنی" ہیں :-

الف) قَطُّ (کبھی) زمانۂ ماضی کے لئے، عَوْضُ (ہرگز۔ کبھی) زمانۂ مستقبل کے لئے۔ یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمہ پر مبنی ہیں: ما شربتُ الخمرَ قطُّ ولا اَشْرَبُها عَوْضُ ◆

ب) حَیْثُ (جہاں، جبکہ، اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: ثُمَّ اَفِیْضُوْا[1] مِنْ حَیْثُ[2] اَفَاضَ النَّاسُ ◆

ج) قَبل اور بَعْد در اصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ یعنی قَبلَ کُلِّ شَیْءٍ وَبَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

لاغیرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: انا اٰکلُ الفواکہَ لاغیرُ = لا اٰکلُ غیرَها ◆

تنبیہ ۳ - بعض اوقات بَعْدُ کے معنی "اب تک" ہوتے ہیں:

لَمْ یُقْضَ الامرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا) ◆

د) هٰهُنَا (یہاں)، هُنَاكَ اور هُنَالِكَ (وہاں۔ اس وقت)، ثَمَّ یا ثَمَّهْ (وہاں۔ اُس طرف) یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی

[1] افاض من المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَیْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے ◆

[2] حیث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے۔ اس وقت اس کے بعد اَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے: حیث انہ جاھل لم اخاطبه:

لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف بھی ہیں: اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ؟ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ◆

تنبیہ ۴ - مِنْ ثَمَّ "اسی لئے یا اسی وجہ سے" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمرُ تُزِیلُ العقلَ ومِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِی الاِسْلَامِ ◆

ھ) اَیْنَ[1]، اَنّٰی[2]، اَیَّانَ[3] اور مَتٰی[4] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَیْنَ ظرف مکان ہے، اَنّٰی زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیَّانَ اور مَتٰی زمان کے لئے آتے ہیں۔ کبھی اَیْنَ اور مَتٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر اَیْنَمَا اور مَتٰی مَا کہا جاتا ہے ◆

تنبیہ ۵ - اَیَّان اور مَتٰی کے معنی ایک ہیں لیکن اَیَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ (جزا سزا کا دن کب ہے؟) اَیَّانَ ذاھبٌ انت نہیں کہینگے ◆

و) کُلَّمَا (جب کبھی)، رَیْثَمَا (ذرا دیر۔ جب تک)، طَالَمَا (عرصۂ دراز سے۔ اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم۔ بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ (جب کبھی وہ [کافر]

[1] کہاں۔ جہاں ◆ [2] کہاں سے۔ جہاں۔ جب ◆ [3] کب۔ جب ◆ [4] کب۔ جب ◆

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وَقَفَ الغلام رَيثَمَا صَلَّينا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی)، طَالَمَا كُنَّا نَنْتَظِرُكَ (عرصۂ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رأيناه (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

۲) إِذَا شرطيه (جب)، إِذْ (جب)، ظرف زمان ہیں۔ إِذَا عموماً زمانۂ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: إِذَا السَّماءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائیگا)، اور إِذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَإِذْ يَرْفَعُ ابراهيمُ القواعدَ من البيت واسْمٰعيلُ (اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵۔ إِذَا شرطيه کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: إِذْ هُمَا فی الغار[1] مگر إِذَا فُجَائيه کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئیگا: طَلَعْتُ الجبلَ وإذا اسدٌ نائمٌ فی الغار[2] کبھی إِذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آجاتا ہے※

تنبیہ ۶۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إِذْ آیا ہے وہاں اُذْكُرْ یا اُذْكُرُوا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: وَإِذْ يرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ الخ"۔

تنبیہ ۷۔ إِذْ کے معنی "اس لئے" بھی ہوتے ہیں: اكرمته[4]

[1] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ [2] إِذَا بعض اوقات مفاجاۃ (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔ [3] میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔ [4] میں نے اس کی تعظیم کی اس لئے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

※ إِذْ فجائيه کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَيْنَمَا انا جالسٌ إِذْ جاء زيدٌ

إِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ یعنی لِأَنَّهٗ: ایسے إِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ يَوْمَ اور حِيْنَ جب إِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہینگے يَوْمَئِذٍ = يَوْمَ إِذٍ (اس روز۔ جس روز)، حِيْنَئِذٍ (اس وقت۔ جس وقت)، اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں إِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے يَوْمَ إِذْ كان كذا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیہ ۸۔ يَوْمَ إِذٍ کو يَوْمَئِذٍ، حِيْنَ إِذٍ کو حِيْنَئِذٍ اور وَقْتَ إِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:-

مصدر[1]، كَمْ[2]، اسم عدد[3]، اسم اشارہ[4] اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں[5]: جِئْتُ طُلُوعَ الشمس (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) كَمْ لَبِثْتَ؟ (= كم يَوْمًا یا كم سَنَةً لَبِثْتَ؟)، لَبِثْتُ أَرْبَعَةَ اَيَّامٍ، وقفتُ هٰذه النَّاحِيَةَ[1]، مَشَيْتُ كُلَّ النَّهار یا طُولَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّيْلِ۔

تنبیہ ۹۔ تیسری مثال میں كَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہونگے کیونکہ مبنی ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

[1] نَاحِيَة (ج نواحٍ) جانب۔

دوسری

المفعول معہٗ

۹۔ جو اسم واو معیّت (دیکھو سبق ۱۵۔۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے: سِرْتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)، سافرتُ واخاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا)، سلّمنا علیہ واباہ (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔ واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائیگا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہونگے "میں نے اور سڑک نے سیر کی" یہ ایک مہمل بات ہو جائیگی دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متّصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں سافرتُ انا واخوك تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیّت نہ ہوگا۔ تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جرّ کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہینگے سلّمنا علیہ وعلٰی ابیہ تو واو عطف ہوگا نہ کہ واو معیّت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھوگے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیّت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قدِمَ الامیرُ وجُندُہٗ یا وَجُندَہٗ۔

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ وَاَخاكَ یومَ الاربعاءِ[1]

(دَخلتُ) فعل با فاعل۔ (المدرسة) ظرف مکان مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (وَ) واو معیّت مبنی بر فتحہ۔ (اخا) مفعول معہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متّصل مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ (یوم الاربعاء) ظرف زمان۔ مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا۔ دین سے پھر جانا	خَرِيطَةٌ، خَارِطَةٌ نقشہ (ج خَرَائط)
اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا	دُبُرٌ (ج اَدْبَارٌ) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے
اَسْرٰی (ا۔ ي) رات کے وقت سیر کرنا	رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا
(بِ کے ساتھ) سیر کروانا	شَبَكَةٌ (ج شِبَاكٌ) جال
آلٰی (يُولِي) قسم کھانا۔ عہد کر لینا	عَامِلٌ (ج عَمَلَةٌ) کام کرنے والا۔ مزدور، حاکم
بَارَكَ (۳) برکت دینا	قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
بَأْسٌ خوف۔ مضائقہ	لَعِبُ الصَّولَجَانِ کرکٹ کا کھیل
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	المسجدُ الحرام حرمتِ الٰہی مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا۔ پسندیدہ بنا دینا	المسجدُ الاقصٰی بیت المقدس کی مسجد
حَيَّةٌ (ج حَيَّاتٌ) سانپ	مَأْرَبٌ (ج مَآرِبُ) مقصد۔ غرض۔ آرزو

مشق نمبر ۹۵

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

(۱) اذا اردتَ ان تعرفَ الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشّمسِ، فما كان اَمامَكَ فهو الشّرقُ وما كان خَلفَكَ فهو الغربُ والٰى يمينك الجنوبُ والٰى يسارك الشّمالُ (۲) ترٰى خليجَ البنغالِ

فی الخارطة شرقَ الهند وبحر العرب فی غربها (۳) تُریٰ السِّکَكُ الحدیدیّة فی الخریطة کالشَّبکة متفرِّعةً شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالاً (۴) یشتغل العَمَلةُ طولَ النّهار ویعودون الی بیوتهم غیابَ الشمس وینهضون قُبَیْلَ طلوعِ الشمس ثم یذهبون ثانیاً الی اعمالهم (۵) قُرْبَ الحیّة نَم وقربَ العقرب لا تجلس [المَثَل] (۶) کُلْ بیتَ الیهوديّ ونَمْ بیت النّصرانیّ [مَثَل] (۷) اللّٰهمّ احفظني بین یَدَيَّ ومن خلفی وعن یَمِیني وعن شِمالي ومن فوقي ومن تَحْتِي (۸) کُنْ وجارَكَ مُتوافِقَیْنِ (۹) مَالَكَ ایّها التّاجر والمباحثَ الفلسفیّةَ ؟ (۱۰) کیف حالُك والحوادثَ ؟ (۱۱) مالَكَ وایّاه ؟ (۱۲) اَمَا تُقیمین واخاكِ ؟

اشعارٌ

وَلِي وَطَنٌ اٰلَیْتُ اَنْ لا اَبِیْعَهٗ	وَاَنْ لَا اَرٰی غیرِي لَهُ الدَّهْرَ[۱] مالِکًا[۲]
وَحَبَّبَ (فعل) اَوْطانَ الرِّجالِ (مفعول) اِلَیْهِمْ	مَاٰرِبُ (فاعل) قَضّٰها الشَّبابُ[۴] هُنالِکا[۳] (یہ جملہ صفت ہے فاعل کی)
اَحْسِنْ اِلَی النّاسِ تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ	فطالَمَا استعبدَ الانسانَ احسانٌ*

[۱] الدّهر مفعول فیه ہے اس لئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی ۔ [۲] مالِکاً وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے ۔ [۳] هنالِکا = هُنالِكَ الف زائد ہے ۔ * پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البُستی (۴۰۱ھ) کا ہے ۔ [۴] جوانی ۔

مشق مِنَ القراٰن نمبر ۹۶

(۱) یَعْلَمُ مابین ایدیهم وماخلفهم (۲) سبحٰن الذي اسریٰ بعبدهٖ لیلاً من المسجدِ الحرام الی المسجد الاقصی الذي بٰرکنا حَوْلَهٗ (۳) قال کم لَبِثْتَ ؟ قال لبثتُ یومًا اوبَعْضَ یَوْمٍ (۴) والوالداتُ یُرْضِعنَ اولادَهنّ حَوْلَیْنِ کامِلَین (۵) یاقومِ ادخلوا الارضَ المقدّسةَ الّتي کتب الله لکم ولاترتدّوا علیٰ اَدْبارِکُم (۶) قالوا یاموسٰی اِنّالن ندخلها ابدًا مادامُوا فیها فاذْهب انت وربُّكَ فقاتِلا اِنّاهٰهُنا قاعدون (۷) واذا لَقُوا الّذین اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خَلَوْا اِلٰی شَیاطِینِهم قالوا اِنّا مَعَکُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔

مشق عربی میں ترجمہ کرو نمبر ۹۷

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو [جہت] اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے نقشہ میں کلکتّہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے (۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین

میل کے فاصلے پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نمازِ عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں (٦) اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۷) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختٍ الیٰ اخیها

اَخِي الحبیبَ

وعلیك السّلام ورحمة الله وبركاته. بَيْنَما[1] اَنا في شوقٍ الی اخبارك وناضِر[2] ازهارك اِذْ[3] وفدتْ[4] عليَّ رسالتك المؤرّخة بكذا التي ابدءت مافي قلبك المخلصِ من حسن الظنّ الیٰ اختك. يا اُخَيَّ[5] لقد سُررتُ على طلبك مِنّي ما انت محتاج اليه. وحيثُ اِنَّكَ نَشِيْطٌ في دروسك حريصٌ على واجباتك، قد بعثت اليك بكذا وكذا من النقود. واذا[6] بلغني عنك مايسرّني اَجَزْتُكَ بِاَكْثَرِ ممّا تريد.

هذا وارجو الّا تؤخِّرَ عنّي رسالتك، حتّی اكونَ دائما على بَيِّنَةٍ[7] من امرك، ارشدك الله الى ما فيه كمالك والسّلام اختكَ راشدة

[1] بَيْنَما درمیان اس حال کے کہ۔ [2] ناضِر، تروتازہ ہونا، پھول یعنی تیری تر و تازہ صحت وعافیت کی خبریں۔ [3] اِذْ اس جگہ مفاجاۃ کے لئے ہے۔ [4] وَفَدَ آنا۔ [5] اُخَيَّ اخی کا مصغّر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔ [6] اذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لئے جاتے ہیں۔ [7] بَيِّنَة معلوم۔

سوالات نمبر ۲۲

(۱) مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

(۲) کون سی قسم کے اسماء ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

(۳) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

(۴) دس جملے مرتّب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:۔

ذراعَيْنِ، مِيلَيْنِ، جَنُوْبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَوْلًا كَامِلًا، نصفَ النّهار، اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

(۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

قُمْتُ نصفَ اللّيل، نِمْتُ بَعْدَ العِشاءِ اِزاءَ الشُّبّاكة (کھڑکی) فوقَ السّرير۔

(٦) مفعول معه کی تعریف کرو۔

(۷) واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

(۸) ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

۱ كُلْ مِن هذا الطعامِ واخاك

۲ سافرتَ الى الشام انا واخوك

۳ مالكم واِيّاه؟

۴ سافَرَ ابراهيمُ وخالدٌ

۵ سلّمت عليه واقاربه

٦ سلّمنا عليك وعلى عمك

(۹) مذکورہ جملوں میں سے ۲ دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی ۱ اور ۵ کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

(٦) الحال

۱۔ اُذکُرُوا اللهَ قیامًا وقعودًا۔ شربنا الماءَ صافیًا۔ کَلَّمَ زیدٌ عَمْرًا راکِبَیْنِ۔ دخلتُ المسجدَ مُمْتَلِأً من الناس۔ اغتسلتُ فی الحَوض مملوءً من الماء ÷

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودا، صافیا، راکبین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲ اور سبق ۴۳-۹ میں) پڑھا ہے کہ جو "اسم" فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلأً ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے ÷

۲۔ صاحبِ حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (انتم) ذوالحال ہے۔ دوسری میں "الماء"

ل کھڑے کھڑے ÷ ل بیٹھے بیٹھے ÷

تیسری میں "زید اور عمرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں "حوض" ذوالحال ہیں ÷

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو ÷

۴۔ حال عمومًا اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔ مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اٰمنتُ باللهِ وحدَہٗ[1] اس مثال میں وحْدَہٗ لفظ جلالہ [= الله] کا حال ہے۔ اسی لئے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحْد اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے ÷

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: کَرَّ عَلِیٌّ اسدًا[2]۔ یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخُلوا رجلًا رجلًا[3] یا اسم عدد ہو: جاء وا مَثْنٰی وثُلاثَ ورُباعَ[4] یا نرخ بتلائے: بِیْعَ الزَّیتُ رطلا بدرھم[5] یا وہ موصوف ہو: اِنّا انزلْنٰہُ قرآنًا عربیًّا[6] یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: بِعْتُ القمحَ یدًا بیدٍ[7] ÷

ل میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے ÷ ل علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا ÷ ل تیل فی رطل ایک درم میں بیچا گیا ÷ ل ہم نے اس (کتاب) کو قرآنِ عربی کی صورت میں نازل فرمایا ÷ ل میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے ÷ ل اندر آؤ ایک ایک آدمی ÷ ل وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر ÷

۶ - جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واوِ حالیہ ہوتا ہے: أُطْلُبِ العِلْمَ وانت فَتًى یا ضمیرِ غائب: جاء رشید یضحكُ[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وھو یَضْحَكُ (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)۔

تنبیہ ۱۔ اگر جاءَ رجلٌ یَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفۃ ہوگا۔ اسے حال نہیں کہا جائیگا کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہینگے۔ مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷ - حال متعدد بھی ہوتے ہیں: رجع موسٰی الٰی قومہ غضبانَ[1] اسِفًا[2]۔

۸ - قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْھَبْ سالِمًا وَارْجِعْ غانِمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

[1] یضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ھُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

مشق نمبر ۹۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) آتیناہُ[1] الحکمَ صبیًّا (۲) جاءُوا[2] اباھم عِشاءً یبکون

(آتَیْنَا) فعل با فاعل (ہُ) مفعول بہ، ذوالحال، (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(جاءُوا) فعل با فاعل۔ اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے

(اَبَاھُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ

(عِشَاءً) مفعول فیہ

(یَبْکُوْنَ) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے

پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ ۵۴

اٰذی (یُؤْذِیْ) ایذا دینا	حَلَقَ (۲) سر مُنڈانا
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا	فِجَّۃٌ کچا
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا
	قَلَّبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا

[1] ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دی دی۔ [2] وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔

مشق نمبر ۹۹

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں حال اور ذو الحال اور ان کے اقسام پہچانو۔

(۱) اذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا (۲) عِشْ عزيزًا او مُتْ كريما (۳) ولّى العدوُّ مُدْبِرا (۴) لا تأكل الفواكه فِجّةً ولا الطّعامَ حارًّا (۵) ركبنا الفرس مُسْرَجًا (۶) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا (۷) السُّعَداءُ يشاهدون الله في الجنّة وجهًا الى وجهٍ (۸) إصطفّ التّلامذة اربعةً اربعةً (۹) يموت التّقِيُّ وقلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره ويموت الشّقى وضميره يُعَذِّبُه والشّقاوة تترصّدهٗ (۱۰) لا تخرج لَيْلاً وَحْدَكَ (۱۱) رضيتُ بالله ربًّا وبالاسلام دِينًا وبمحمّدٍ رسولًا (صلی اللہ علیہ وسلم)

اشعار

انت الذي وَلَدَتْكَ اُمُّكَ باكِيًا ٭ والنّاسُ حولَكَ يضحكون سرورا
فاحرِصْ على عملٍ تكون اذا بَكَوْا ٭ في يومِ موتِكَ ضاحكًا مسرورا

مشق نمبر ۱۰۰

من القرآن

(۱) يَاَيُّهَا الّذين اٰمنوا لا تقربوا الصّلوٰةَ وانتم سُكارٰى حَتّٰى

تعلموا ما تقولون ولا جُنُبًا (۲) تراهم رُكَّعًا سُجّدًا يبتغون فضلًا من الله ورِضْوانا (۳) لَتَدْخُلُنّ المسجدَ الحرامَ اِنْ شاءَ الله اٰمِنِيْنَ مُحلِّقِينَ رُءُوْسَكم ومُقَصِّرِين لا تخافون (۴) فتبسّم ضاحكًا من قولها (۵) واذا قاموا الى الصّلوٰة قاموا كُسالٰى يُرَاءُوْنَ النّاسَ (۶) اِهْبِطُوا[1] بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ (۷) ماكان الله لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وماكان الله معذِّبَهم وهم يستغفرون (۸) واذ قال لُقمانُ لِابْنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يابُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِالله ـ اِنّ الشّرْكَ لظلمٌ عظيمٌ (۹) فما لهم عن التّذكرة مُعْرِضِيْنَ؟ (۱۰) واذ قال موسٰى لقومه يا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِي وقد تعلمون اَنّي رسولُ الله اليكم (۱۱) وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلّا وانتم مسلمون (۱۲) واذ قال عيسى ابنُ مريمَ يابني اسرائيل اِنّي رسول الله اليكم مصدّقًا لما بين يديّ من التّوراة و مبشّرًا برسول يأتي مِن بعدي اسْمُهٗ اَحْمَدُ[2]۔

مشق نمبر ۱۰۱ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں (۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مُضر ہے (۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر

[1] هَبَطَ (ض) اُتر جانا۔ [2] حضرت محمدؐ کا دوسرا نام احمد بھی ہے۔

ہوچکے تھے (۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہوکر خطبہ دے رہا تھا (۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سُست اور ریاکار ہوکر کھڑا رہتا ہے (۶) میرے بھائیو تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علومِ دینی اور عقلی میں کامل ہوجاؤ (۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں (۹) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۷) التَّمْيِيْز

(۱) اشتریت رِطلا سَمْنًا　　(۴) عندي عشرون فَرَسًا

(۲) زکٰوة الفطر صَاعٌ[1] شعیرًا[2]　　(۵) على التَّمْرة مثلُها زُبْدًا[3]

(۳) بعت عشرةَ ذراعٍ حريرا　　(۶) ما في السماء قَدْرُ رَاحَةٍ[4] سحابا

—— ۰۱۱+۱۱۰ ——

(۱) اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبَنًا　　(۳) خيرُ النّاس اَحْسَنُهم خُلُقا

(۲) طاب المكانُ هواءً　　(۴) انا اَكْثَرُ مِنْكَ مالاً

[1] صَاعٌ پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے + [2] شعیر = جو + [3] زُبْدٌ مکھن + [4] رَاحَةٌ ، ہتھیلی، آرام

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائیگا۔

کیونکہ تم نے حصۂ سوم (سبق ۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم　سے یا جملے کے　معنی سے ابہام کو دُور کرکے مطلب کو صاف کردے اسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنیٰ سے ابہام دور کیا جائے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں +

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز　مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے، صاعٌ کَیْل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذِرَاعٌ مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے، عِشْرون ایک عدد ہے، "مثل" اور "قدر" کسی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مِل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الاناء (ایک جملہ ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب

کی تعیین ہو گئی ✦

۳ - کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمییز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے : خَاتَمٌ حَدِیدًا[ع] (ایک انگوٹھی لوہے کی) ✦

۴ - یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تامّ ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا ہو یا مضاف ہو، مگر معرّف باللّام کو اسم تامّ نہیں کہتے ہیں ✦

۵ - مُمَیَّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے۔ مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرّف باللّام ہوسکتا ہے : رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ ✦

۶ - وَزن، کَیل اور مساحة کی تمییز اکثر منصوب ہوتی ہے۔ کبھی اضافۃ سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :-

شَرِبْتُ رِطْلًا لَبَنًا — رِطْلَ لَبَنٍ — رِطلًا من اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ

اشتریتُ کِیْسًا[۱] قَمْحًا - کِیْسَ قَمْحٍ — کِیسًا من القمح یا من قمحٍ

عندي فَدّانٌ[۲] اَرْضًا - فَدّانُ اَرْضٍ — فَدّانٌ من الارض یا من اَرْضٍ

۷ - عدد کی تمییز کا مفصّل بیان سبق ۴۴ اور ۴۵ میں لکھا جاچکا ہے ✦

۸ - تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو ✦

[۱] کِیْسٌ (ج اَکْیَاسٌ) تھیلا - بوری ✦ [۲] پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے ✦
[ع] خَاتَمٌ انگوٹھی - مہر - اس لفظ میں بھی ابہام ہے۔ معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی ✦

كِنَايَاتُ العَدَدِ

۹ - كَمْ (کئی، بہتیرے)، كَاَيِّنْ (بہتیرے) كَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا)،

اِن الفاظ سے غیر معیّن عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی اِبہام ہے جس کو دُور کرنے کے لئے مُمَیَّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمھیں معلوم ہے کَمْ استفھامیہ کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے : کَمْ کتابًا قرأتَ ؟ اور کَمْ خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد : کَمْ کتابٍ قرأتُ کبھی جمع : کَمْ کُتُبٍ قرأتُ[۱] (دیکھو سبق ۱۳ - ۶ - ۷)

جبکہ کَمْ استفھامیہ خود ہی حالتِ جرّی میں ہو اُس وقت اس کی تمییز بھی حالت جری میں ہوسکتی ہے : بِکَمْ دِرْهَمٍ[۲] اشتریتَ؟ اگرچہ بِکَمْ دِرْھمًا بھی کہہ سکتے ہیں ✦

کَاَیِّنْ کی تمییز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہوسکتی ہے : وَكَاَيِّنْ[۳] مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ -

کذا کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے : اَنْفَقْتُ کذا دِرھمًا، عندي کذا دینارًا، اشتریتُ الکتاب بِکذا رُبِیَّةً -

کذا اکثر مکرّر بولا جاتا ہے : اَنْفَقْتُ[۴] کَذا وکذا دِرْھمًا - کَمْ اور کَاَیِّنْ

[۱] کتنے درم میں تو نے خریدا ✦ [۳] بہت سے پیغمبر ہوچکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں ✦ [۴] میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے ✦ [ع] اس جملہ میں (ب) کی وجہ سے کَمْ حالت جری میں ہے

سَعْیُهُمْ فی الحیٰوة الدنیا وهم یَحْسَبُوْنَ اَنّهم یُحْسِنُوْن صُنْعًا[1]
(۶) فسیعلمون من هو شرٌّ مکانًا واَضْعَفُ جُنْدًا (۷) والاٰخرةُ
اَکْبَرُ دَرَجٰاتٍ واکبر تَفْضِیلًا (۸) یٰاَیُّها الذین اٰمنوا لِمَ تقولون
ما لا تفعلون ؛ کَبُرَ مَقْتًا[2] عند الله اَنْ تقولوا ما لا تفعلون-
اِنّ الله یُحِبُّ الذین یقاتِلون فی سبیلهٖ صَفًّا[3] کاَنَّهم بُنْیَانٌ
مَرْصُوْصٌ (۹) قل ربِّ زِدْنی عِلْمًا (۱۰) وکاَیِّنْ مِنْ قریةٍ
عَتَتْ[4] عن امر ربِّها ورُسُله فحاسَبْنٰاهَا حسابًا* شدیدًا وعَذَّبْنٰاها
عذابًا* نُکْرًا[5] +

مشق نمبر ۱۰۴ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا (۲) آج کل بمبئی میں
ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مِل جاتے ہیں (۳) ابھی میں نے دو
پیالی[6] کافی پی ہے (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے
(۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے
بڑا ہے (۶) اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے
سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے (۷) ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ
کے لحاظ سے آم [اَنْبَهٌ] بہت ہی مشہور میوہ ہے (۸) میں نے جب

[1] صُنْعٌ کام۔ کاریگری + [2] مَقْتٌ سخت ناراضی + [3] صَفًّا اس جگہ حال ہے تمییز نہیں + [4] عَتَا یَعْتُوْ (عَنْ) سرکشی کرنا + [5] نُکْرًا بہت ناگوار + [6] فنجانٌ +

* یہ الفاظ تمییز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں +

تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سُنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا
وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول میں [طُوْلًا] بیس گز ہے اور
عرض میں پندرہ گز ہے +

مشق نمبر ۱۰۵ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) بِعْتُ مَنَّیْنِ سُکَّرًا (۲) خیر النّاس اَحْسَنُهم خُلُقًا [الحدیث]

(بِعْتُ) فعل با فاعل (مَنَّیْنِ) مفعول به ہے اس لئے منصوب ہے
تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ـَیْنِ سے آیا ہے۔ مُمَیَّز ہے۔ (سُکَّرًا)
تمییز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

—— + ——

(خَیْرٌ) اسم صفة ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۴۴-۶)
مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے۔ (النّاس) مضاف الیه
مجرور۔ (اَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے۔ خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔
(هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیه۔ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لئے (خُلُقًا)
تمییز ہے اور منصوب ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیہ۔ اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائیگا +

اَکْمِلِ الْجُمَلَ الْاٰتیةَ بِوَضْعِ الفاظ التمییز المناسبة فی الاماکن الخالیة[1]

[1] خالی مقامات میں تمییز کیلئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کرو +

(۱) الفِضّةُ اَرفعُ ..... من النُّحاسِ

(۲) الكُمَّثْرٰى اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ .....

(۳) الانبياء اَصدقُ الناسِ .....

(۴) الشمس اكبر ..... من القمرِ واَسْطَعُ .....

(۵) دخلتُ حديقةَ الحَيَوانات وشاهدت ما فيها من صُنوفِ[ه] الحَيَوانِ فوجدت الزَّرافَةَ اَطْوَلَها ..... والطاوُوسَ[ع] اَجْمَلَها ..... والفيلَ اَضْخَمَها ..... والاسدَ اَشدَّها .....

مشق نمبر ۱۰۷

اِجْعَلْ[ل] كُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتية تمييزًا في جملةٍ مناسِبَةٍ

سُكَّرًا　بأسًا　طُولًا　اَخلاقًا　رِطْلًا　هَواءً

مِن بُنٍّ　لاعِبًا　ثَمَنًا　من الكُتُبِ　مِن عَسَلٍ　تِلْمِيْذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَيِّرِ[ل] التَّمييزَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ مِن صُورَتِهِ الَّتي جاء عليها الٰى كلِّ صورةٍ اُخرٰى مُمْكِنَةٍ لهُ، ورَاعِ[۳] ما يَسْتَدْعِيهِ[ع] ذٰلك من التغيير فی المميَّز

ل آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمییز بناؤ + ل آئندہ جملوں میں ہر ایک تمییز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیّز میں جس تغیر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو + ۳ راعِ امر ہے رَاعٰی يُرَاعِي (۲) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ + ع اِسْتَدْعٰی (۱۰) تقاضا کرنا۔ چاہنا +

ہ صِنْفٌ (ج صنوف اور اصناف) قسم + ع طاؤوس (ج طواویس) مور +

(۱) رأيتُ البنتَ تحمِلُ جَرَّةَ ماءٍ

(۲) مثقالٌ ذهبًا خيرٌ من رطلٍ نحاسًا

(۳) اشتريتُ مِائَتَيْ ذِراعٍ كَتّانًا[ه]

(۴) هل اشتريتَ سَلَّتَيْ عِنَبٍ ؟

(۵) باعَ التاجرُ قِنْطارًا[ل] اصابونًا

(۶) زكاةُ الفطرِ نصفُ صاعٍ بُرًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَيِّزِ[ل] الاَعْدادَ المذكورةَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ بمعدوداتٍ تُناسِبُها

(۱) فی السنة اثناعشر ..... وفی الشهر ثلاثون ..... وفی اليوم اربع وعشرون .....

(۲) طولُ الطريقِ مِائةٌ ..... وعرضُهُ عشرون .....

(۳) فی المدرسة خمسةٌ وستّون ومِائتان ..... وتسعةَ عشرَ .....

(۴) يقطعُ القطارُ فی الساعة خمسين .....

(۵) يشتمِلُ المنزلُ على بَهْوَيْنِ[۳] وتسعِ .....

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) كوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبًا والمميَّزُ اسمًا من اسماء الكيل

(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرورًا 〃 〃 〃 〃 〃 الوزن

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 منصوبًا 〃 〃 〃 〃 〃 المساحة

(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 جمعًا مجرورًا 〃 〃 〃 〃 العدد

ل سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال + ل یعنی تمیز بیان کرو + ۳ بَهْوٌ (ج اَبْهَاءٌ۔ بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے + ہ کَتّانٌ پٹ سن سے بنا ہوا کپڑا +

(۵) کوّن ثلاث جُمَلٍ یکون التمییز فیها مفردًا منصوبًا والممیّز اسمًا من اسماء العدد
(۶) ″ ″ ″ ″ ″ ″ مجرورًا ″ ″ ″ ″ ″ ″
(۷) ″ ″ ″ ″ ″ الممیّز ″ ملحوظًا فی الجملة

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۸) المستثنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۱۔ حصۂ سوم سبق ۴۳۔۸ میں مستثنٰی بہ اِلّا کا بیان پڑھ لیا ہے یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں :-

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرفِ استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے : اکلتُ الفواکه اِلّا عِنَبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور) یعنی انگور نہیں کھایا)۔ ما اکلت الفواکه الّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور) یعنی صرف انگور کھائے) ۔

۳۔ مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنٰی متّصل جو مستثنٰی منه کی جنس سے ہو : جاءَ القومُ الّا زیدًا (۲) مستثنٰی منقطع جو مستثنٰی منه کی جنس سے نہ ہو : جاءت الافراس الّا حِمارًا ۔

تنبیہ ۱۔ مستثنٰی منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنٰی بِاِلّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مستثنٰی منه مذکور ہوا اور اِلّا سے پیشتر کلام مُوجَب[1] تام ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنٰی منقطع ہو تو مستثنٰی کو نصب پڑھا جائیگا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے ۔

(۲) مستثنٰی منه مذکور ہو مگر اِلّا سے پیشتر کلام غیر مُوجَب (غیر مُثبَت) ہو تو مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں : لم تَتَفَتَّحِ الازهارُ اِلّا وَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ ماسَلَّمتُ علی القادِمِینَ الّا الاوّلَ یا الّا الاوّلِ ۔

(۳) مستثنٰی منه مذکور نہ ہو بلکہ اِلّا سے پیشتر "کلام ناقص" ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنٰی کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلّا کا کوئی اثر نہ ہوگا : ماجاء اِلّا زیدٌ، مارأیت اِلّا زیدًا، لم اُسافِرْ اِلّا مَعَ زیدٍ۔ ایسے مستثنٰی کو مستثنٰی مُفَرَّغ کہتے ہیں ۔

۵۔ اِلّا کے علاوہ الفاظِ استثنا یہ بھی ہیں : غَیْر، سِوٰی، خَلَا، عَدَا، ماخلا، ماعدا اور حاشا۔ اِن سب کے معنی ہیں "مگر" یا "سوا" ۔

عہ تفتّح (ہ) کھلنا۔ کِھل جانا ۔ عہ قادِمٌ سفر سے آنے والا ۔

(۱) کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت اور تام یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا ۔

۶۔ غیراور سِوٰی اسم ہیں، اِن کے بعد مستثنٰی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور رہوتا ہے۔

خود لفظ غَیْر کا اعراب مستثنٰی بہ اِلّا کی مانند تین طور سے ہوگا:-

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ

(۲) سلّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ

(۳) ماعادَ[ل] المریضَ عائدٌ غیرَ الطبیب یا غَیرُ الطبیبِ

(۴) لاتعتمِدْ علٰی احدٍ غیرَ اللّٰہ یا غیرِ اللّٰہِ

(۵) لاینالُ المجدَ غیرُ العاملینَ

(۶) لم یَفْتَرِسِ الذّئْبُ غَیرَ شاذّۃٍ[ے]

(۷) لاتَعْتَمِدْ عَلٰی غیرِ اللّٰہِ

۷۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلامِ عرب میں اِن کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لئے نحویوں نے اُن کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرف جرّ بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جرّ بھی مگر مَاخَلَا اور مَاعَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لئے ان کے

[ل] عَادَ (ن) عیادت کرنا۔ بیمار پرسی کو جانا۔ لوٹنا۔ [ے] گلہ یا ریوڑ سے الگ ہو جانے والی (بھیڑ بکری)۔

بعد مستثنٰی ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

(۱) قَطَفْتُ الازھارَ خلا الوردَ یا الوردِ

(۲) زُرْتُ مساجدَ المدینۃ عَدَا واحدًا یا واحدٍ۔

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ

(۴) قرأت الکتاب ماخلا (یا ماعدا) صفحۃً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَیِّءٌ بُرا
اَعْیٰی (یُعْیِیْ) تھکا دینا۔ عاجز کر دینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارُکٌ (ت) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ* گمراہی *(مصدر-ض)
جَرِیْحٌ (ج جَرْحٰی) زخمی	عَمَہَ (ف) بے راہ بھٹکنا۔ متحیّر ہونا
حَاقَ (یَحِیْقُ) گھیر لینا۔ لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (یَخْلُوْ) خالی ہونا۔ تنہائی میں ملنا	لَامُحَالَۃَ ضرور
دَاوٰی (۳) علاج کرنا	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (ج اَدْوَاءٌ) مرض۔ بیماری	نَیِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی کی قسمیں اور اعراب پہچانو۔

(۱) قَدِمَ الجُنودُ اِلّا القائدَ فَاِنَّہٗ مشغول فی تدارُکِ المَرْضٰی

والجرحٰی وسیقدمُ غدًا او بعد الغدِ (۲) یعیش الناسُ براحة الّا الکسلانَ وسیّئَ الاخلاقِ (۳) اِنْتَبَهَ المسلمون الّا المنافقین منهم الذین یتّخذون الکفّارَ اولیاء بعد ما هم اَظْهروا ما فی قلوبهم من العَدَاوَةِ والبَغْضَاءِ وقتلوا کثیرا من المُسلِمِیْنَ ویأبَوْنَ[1] اِلّا استعبادَ المسلمین وتذلیلَهم (۴) صادقتُ کُلّ الجیران[2] الّا المتکبّرین (۵) لم یَصْحَبْكَ عند موتك اِلّا عملُكَ (۶) لایقعُ الحالُ الّا نکرةً مشتقّةً الّا فی بعض الامثلة یکون الحال معرفة واسما جامدًا (۷) لم تَخْلُ منظوماتُ الشُّعَراء من الغَزَلِ سِوی دیوانِ ابنِ العَتَاهِیَةِ والخَنْسَاءِ (۸) مالی انیسٌ سوی الکتاب (۹) ما ساد الّا ذو العزم [یا ذاالعزم] المُجِدُّ المُخَیِّرُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل وما ذَلَّ الّا الجاهلُ الکسلانُ البخیلُ ابنُ الغَرَضِ (۱۰) لایأکُلُ مالَكَ الّا تقِیٌّ ولا تأکُلْ اِلّا مالَ تَقِیٍّ (۱۱) لن اَتّبِعَ غَیْرَ الحقِّ ولَنْ اَخْشٰی غیرَ اللهِ

اشعار

لِکلّ داءٍ دواءٌ یُسْتَطَبُّ به ... الّا الحَمَاقَةَ اَعْیَتْ مَنْ یُداویها

اَلَا کلُّ شیءٍ ما خلا اللهَ باطلٌ ... وکلّ نعیمٍ لامُحالَةَ زائلٌ

---

[1] أبى یأبى انکار کرنا (تمام باتوں سے) انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انھیں ذلیل کرنے کے۔ یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔
[2] جمع ہے جار کی، یعنی پڑوسی۔

مشق من القرآن نمبر ۱۱۲

(۱) واِذْ قلنا للمَلٰئِکة اسجدوا لِاٰدم فَسَجَدُوْا اِلّا اِبْلِیْسَ (۲) ما هٰذهِ الحیٰوةُ الدُّنْیا اِلّا لَهْوٌ ولَعِبٌ (۳) لایَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلّا بِاَهْلِهٖ (۴) فما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ من المسلمین (۵) فماذا بعدَ الحقِّ الّا الضَّلالُ (۶) لایعلم الغیبَ الّا اللهُ (۷) هل جزاءُ الاحسانِ اِلّا الاحسانُ +

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۱۱۳

(۱) سب لڑکے کامیاب ہوگئے مگر سُست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبّر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود۔ (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سُست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کردئے تھے +

مشق نمبر ۱۱۴

اَکْمِلِ الجُمَلَ الاٰتیة بِوَضْعِ مستثنٰی بِاِلّا فی الاماکن الخالیة[1] *واشْکُلْه وبَیِّن مایجوز وجهان فی اعرابه[2]

(۱) قدِمَ الحاجّ .... (۵) صام الغلام رمضانَ ....

(۲) قرأت الکتابَ .... (۶) لم یُسَلِّمْ اخوك علی احد....

(۳) لم یَنْجَحْ اَحَدٌ.... (۷) لاینفع الانسانَ ....

(۴) لاتَنْمُوالثَّرْوَةُ[3] .... (۸) اکلت الفواکِهَ ....

اِسْتَثْنِ[4] "بِغَیْر" من الجُمَل الاٰتیة واُشْکُلِ المستثنٰی واَدَاةَ[5] الاستثناء

(۹) ماقطعتُ الازهارَ.... (۱۲) لم یَصِدِ الصیّادُ....

(۱۰) لایبقٰی للانسان بعدالموت.... (۱۳) حضرالولیمةَ[6] جمیعُ الاصدقاء....

(۱۱) تَصْدَءُ[7] المعادنُ.... (۱۴) عادالجنودُ....

لہ خالی جگہوں میں مستثنٰی بہ اِلّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو ÷ ٢ہ نَمَا یَنْمُوْ بڑھنا، ترقی کرنا ÷ ٣ہ ذیل کے جملوں میں لفظ غَیْر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنٰی پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنٰی اور لفظ استثنا (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ ÷ ٤ہ اَدَاةٌ (ج اَدَوات) حرف، لفظ، آلہ ÷ ٥ہ صَدَأَ (ف) زنگ کھانا ÷ * شَکَلَ (ن) اور اَشْکَلَ اعراب لگانا ÷

٦ہ ولیمة، خوشی کا کھانا ÷

اَتْمِمِ الجُمَلَ الاٰتیة بِوَضْعِ المحذوف منها فی الاماکن الخالیة

(۱۵) .... علی غیرنفسك (۱۸) .... غیراللَّبَن

(۱۶) .... اِلّا قَلَمًا (۱۹) .... ماعدا قائدهم

(۱۷) .... اِلّا العاملون (۲۰) .... خلا اثنین

مشق نمبر ۱۱۵

اِجْعَل[1] کُلَّ اسمٍ من الاسماء الاٰتیة مستثنًی منه فی جملةٍ مفیدةٍ

الابواب التُّجّار المُدُن الاشجار البُقُول[2]

الازهار التلامیذ الطیور اللیل المُسَافرون

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) کَوِّنْ[3] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کُلٍّ منها واجبًا نَصْبُهٗ ÷

(۲) کَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کُلٍّ منها یجوز صورتین فی الاعراب ÷

(۳) کَوِّنْ[4] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کُلّ منها مُعْرَبًا علی حسب مایَقْتَضِیْهِ مَوْقِعُهٗ فی الجملة ÷

لہ آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنٰی منہ بناؤ ÷ ٢ہ بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی) ÷ ٣ہ تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ اِلّا واجب النصب ہو ÷ ٤ہ تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ اِلّا کو ..... اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں ..س کے اقتضا کے مطابق ہو ÷

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّونَ

(۹) المُنَادٰی

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳ (۹) میں تم نے مُنَادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے۔ لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف[1] ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَاسَاکِنَ الْهِنْدِ، یا سَاکِنَیْ مَکَّةَ، یا سَاکِنِی الْمَدِیْنَةِ یا وہ مُشابه[2] بِالمُضاف ہو: یَاطَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ[3] غیر مقصودہ ہو: یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ ۱۔ طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طالع الجبلِ کے ہے۔ اس لیے اسے مشابه بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یَارَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادٰی مُفْرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالتِ رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یا مُحَمَّدُ، یا رَجُلُ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُوْنَ۔

تنبیہ ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنیٰ ہوتے ہیں (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنیٰ کے لیے آیا ہے۔

زَید ابنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادٰی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں (۱) زید کو فتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور ضمّہ بھی، لیکن فتحہ بہتر

ہے: یَازَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اور یَازَیْدُ بْنَ عَمْرٍو (۲) اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے لیکن اس کو فتحہ ہی پڑھا جائے گا کیونکہ وہ مضاف ہے (۳) ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا همزة الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۴۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: یُوْسُفُ[1] اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا۔ یَارَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

۵۔ تم نے سبق ۱۱۔۵ میں پڑھا ہے کہ منادٰی جب معرّف باللّام ہو تو یَا کے بعد لفظ اَیُّهَا یا اَیَّتُهَا بڑھانا چاہیے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: یا اَیُّها[2] الرسولُ بَلِّغْ، یا ایّتها النفس المطمئنة، یا هٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰهِ۔ کبھی یَا کے بغیر ہی کہتے ہیں: اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ۔

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللّٰه کو اگرچہ معرّف باللّام سمجھا جاتا ہے لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یا اَللّٰه کہتے ہیں۔ اس کی جگہ عمومًا اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶۔ منادٰی یائے متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یا غُلَامِیْ، یا غلامِیَ، یا غلامِ، یا غلامَا، یا غلامَاہ۔

یا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں یا اَبَتِ، یا اَبَتَ، یا اَبَتَا۔ یا اُمَّتِ، یا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔

[2] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔

۷۔ اُمّی او عَمّی کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں یَاابنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یَاابنَ عَمَّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے ؏

۸۔ تم نے سبق ۴۳ تنبیہ، میں پڑھا ہے کہ منادٰی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب نِدا کہتے ہیں۔ منادٰی اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔ (دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳ صفحہ ۲۱٦) ؏

ترخیم

۹۔ کبھی تخفیف کے لیے منادٰی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یَامَالِكُ یَامَالِ یا مَالُ۔ اَفَاطِمَةُ سے اَفَاطِمَ یا اَفَاطِمُ کہا جاتا ہے۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادٰی کو مُنادٰی مُرَخَّم۔

تنبیہ ۳۔ سبق ۴۹ (ھ) میں لکھا جاچکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ اور اَ۔ ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لیے، اَیْ اور اَ قریب کے لیے، اَیَا اور هَیَا بعید کے لیے آتا ہے ؏

نُدْبَه

۱۰۔ میّت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَه کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ھ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَااُمَّاهْ، وَابِنْتَاهْ (اے میری بیٹی) ؏

توابعُ المنادٰی

۱۱۔ منادٰی مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفة واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَلْ سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یاخالدُ صاحبَ الشّجاعةِ، یا زیدُ بنَ خالدٍ۔ اور اگر وہ معرّف باللام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یارشیدُ الکریمَ الابِ (اے شریف باپ والے رشید)، یارشید الظّریفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادٰی پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادٰی کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَلْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یاعبدَاللهِ واَمَتَهٗ، یاجِبالُ اَوِّبِی مَعَهٗ والطَّیْرَ[1]

سلسلة الالفاظ نمبر ۵٦

اَبْشَرَ (۱) خوشخبری پانا۔ خوشخبری دینا	تَغَانٰی تَغَانِیًا باہم بے نیاز ہوجانا
اِسْفَارٌ (۱۔ مصدر) صبح کا اُجالا کھل جانا	تَکَلَّفَ تَکَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
اَفْتٰی (۱۔ و) فتوٰی دینا	جَدٌّ عزّت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا
بَغِیٌّ بدکار عورت، باغی	خَلْفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) نازو انداز سے چلنا، بتلانا	دَنَا یَدْنُو دُنُوًّا قریب ہونا

[1] اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤد ؑ) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ اَوِّبِی امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیونکہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے ؏ [2] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی

رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْیَةٌ (ج لِحًی اور لُحًی) ڈاڑھی
رَفَثٌ گالی گلوج، ہمبستری	اِمْرَءُ سَوْءٍ برامرد
سَمِیْنٌ (ج سِمَانٌ) فربہ، موٹا	مَهْلًا (مفعول مطلق ہے) (دراصل اَمْهِلْ مَهْلًا) ٹھہر جا۔ چھوڑ دے
مؤنث سَمِیْنَةٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	نَأٰی یَنْأٰی نَأْیًا دور ہونا
سُنْبُلَةٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا
صَفْوٌ صاف دلی۔ صفائی۔ اخلاص	نَجَا (ن۔و) نجات پانا
ظَلَامٌ اندھیرا۔ اندھیرا چھاجانا	نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ نکال لینا۔ خالی کرنا
عَنَّ (ض) پیش آنا۔ آڑے آنا	وِدٌّ دوستی۔ گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور اسم الصفة بھی ہے) ج اَوْدَادٌ
عَجْفَاءُ (ج عِجَافٌ) دبلی۔ کمزور	وِدَادٌ دوستی۔ محبت کرنا (مصدر۔س)
فَاتِحَةُ الْکِتَاب سورہ اَلْحَمْدُ (قرآن کا پیام)	یَابِسٌ خشک
فُسُوْقٌ گناہ کا کام، بدکلامی	

مشق نمبر ۱۱۷

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصًا منادٰی اور لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کے اسم کو غور سے دیکھو ◆

(۱) یاعبدَ الرحمٰنِ احْفَظْ درسك واسْعَ دائمًا اَنْ تکونَ اوّلًا فی فَصْلِكَ[1] (۲) یااباسعیدٍ هلّا تُعَلِّمُ وَلَدَكَ اللّغةَ العربیةَ کَیْ یَسْهُلَ له فهمُ القرآن (۳) اَیَاساعیًا فی الخیر اَبْشِرْ بِالفوزِ

[1] فَصْلٌ کے معنی جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں ◆

العظیمِ (۴) هَیَا اُخَذًا بِیَدِ الضّعیف سَتُجْزٰی بمایُرْضِیكَ (۵) ای زینبُ تَعَلَّمی القرآنَ وعلِّمِیه بناتِكِ واولادِكِ (۶) اَفَاطِمَ مَهْلًا بعضَ هذا التدلُّلِ (۷) یاایها الشُّبّانُ من المسلمین تخلّقوا باخلاق الرّسول واهتدُوا بِهَدْیِ الخلفاء الراشدین فَاِنّکم لَمْ تکونوا صالحین للسِّیادة والحکومةِ مالَمْ[5] تُحْسِنوا اخلاقکم (۸) السلام علیكَ اَیُّها النّبی ورحمةُ الله وبرکاتُهٗ (۹) لاطاعةَ لمخلوقٍ فی معصیةِ الخالق (۱۰) لاصلوٰةَ اِلّا بفاتحة الکتاب (۱۱) اَللّٰهُمَّ لامانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ ولامُعْطِیَ لمامَنَعْتَ ولاینفع ذاالجَدِّ منك الجَدُّ (۱۲) اشعار

فصبرًا جمیلًا مُعِینَ[1] الملك اِنْ عَنَّ حادثٌ ۔ فعاقبةُ الصبرِ الجمیل جمیلُ

المْ تَرَ اَنَّ اللیلَ بعد ظَلامِهٖ = علیه لِاِسفارِ الصَّباح دلیلُ

—"+"—

[2] اذا المرءُ لایرعاك اِلّا تَکَلُّفًا ۔ فَدَعْه ولاتُکْثِرْ علیه التأسُّفَا*

اذا لم یکن صَفْوُ الوِداد طبیعةً ۔ فلاخیرَ فی وِدٍّ یجیءُ تکلُّفَا

—"+"—

فَاِنْ تَدْنُ[3] منّی تَدْنُ مِنك مَوَدَّتی ۔ وَاِنْ تَنْأَ عنّی تَلْقَنِی عنك نائیًا

[1] معینَ الملكِ منادٰی ہے، حرف ندا محذوف ہے، دراصل یامعینَ الملكِ ہے۔ یہ اشعار طُغرائی (المتوفی ۵۱۴ھ) کے ہیں، معین الملك کو تسلی دے رہا ہے ◆ [2] یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں

[3] پہلا تَدْنُ، دَنَایَدْنُو مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مؤنث غائب ہے۔ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرفِ علت گرادیا گیا ہے۔ [5] ما ظرفیہ ہے یعنی جب تک۔ * الف الگ ہے جو ترنم کے لئے بڑھایا گیا ہے

كِلَانَا غَنِيٌّ[1] عن اخيه حَيَاتَهُ[2]　ونحن اذا مِتْنا اَشَدُّ تَغَانِيا

مشق　من القرآن　نمبر ۱۱۸

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فی الدُّنیا حسنةً وفی الاٰخرة حسنة وقِنَا عذابَ النّار (۲) قُلِ اللّٰهمّ مالكَ الملك تؤتی الملك مَن تشاء وتَنْزِعُ الملك مِمَّن تشاء وَتُعِزُّ مَن تشاء وتُذِلُّ من تشاء، بِيَدِكَ الخير، انّك علی كلّ شیءٍ قدير (۳) يَا بَنِي اسراءيل اذكروا نعمتیَ التی اَنعمتُ عليكم (۴) يَا اَيَّتُهَا النّفس المطمئنةُ ارجعی الی ربِّكِ رَاضيةً مَرضيّةً (۵) قلنا يا نارُ كُونِی بَردًا وسلامًا علی ابراهيمَ (۶) يوسفُ ايّها الصِّدّيقُ! اَفْتِنَا فی سبعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يأكُلُهُنّ سبعٌ عِجَافٌ، وسبع سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ واُخَرَ يابساتٍ (۷) يا اُختَ هٰرُونَ! ما كان ابوكِ امرءَ سَوءٍ وما كانت اُمُّكِ بغيًّا (۸) قال يا ابنَ اُمَّ لا تأخُذْ بِلِحيَتِي ولا برأسی (۹) قال يا اَبَتِ افعَلْ ما تُؤمَرُ سَتَجِدُنِی اِنْ شاء اللّٰه من الصابرينَ (۱۰) ذٰلكَ الكتابُ لا ريبَ فيه (۱۱) قالوا سُبحٰنَكَ لا عِلمَ لنا اِلّا ما علّمتنا انّك انت العليمُ الحكيمُ (۱۲) فلا رَفَثَ ولا فُسوقَ ولا جِدَالَ فی الحجّ +

[1] ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائینگے تو زیادہ بے نیاز ہو جائینگے + [2] حَيَاتَهُ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدّۃ حیاتِہٖ +

مشق　اردو سے عربی　نمبر ۱۱۹

(۱) اے عبد الکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹو! [یا بَنِی الحاجّ اسمٰعیلَ] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ (۴) نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمھاری اور تمھاری قوم کی فلاح ہے (۵) اے طالبِ علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو وہ علمِ صرف و نحو میں تیرے لئے کافی ہوگی (۶) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ (۸) اللّٰہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نجات نہیں ہے +

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المجرورات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافة

۱- کسی اسم کو جرّ دو ہی صورتوں میں آتا ہے (۱) یا تو وہ کسی حرف جارّہ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ[1] من فِضَّةٍ (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو:

[1] ایک انگوٹھی چاندی سے۔ یعنی چاندی کی انگوٹھی +

خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) +

۲ - حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جاچکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۱۱ میں لکھا جاچکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں +

اَقْسَامُ الاضافةِ

۳ - اِضافة کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیّة (۲) معنویّة

اضافة لفظیّة اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفة مُشَبَّهه) میں سے کوئی لفظ ہو: سالِكُ الطريقِ[1]، مقطوعُ اليَدِ[2]، حَسَنُ الوجه[3]۔ اور اضافةٌ مَعْنَوِيَّةٌ اس ترکیب میں سمجھی جائیگی جس میں مضاف اسماء الصِّفة کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طريقُ السّالك، وَجْهُ الحَسَنِ (یہاں حَسَنْ خاص نام ہے یعنی حَسَنْ کا مُنہ) +

۴ - اضافة معنویّة میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے، اس لئے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اضافة لفظیّة سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقتِ ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکّر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الیہ معرّف باللّام

[1] چلنے والا ÷ [2] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا ÷ [3] منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا +

ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السّالكُ طريقِ الباطل مخذولٌ، الفاتحا بلادِ الشام خالدٌ و ابو عبيدةَ (رضی اللہ عنہما)، السّاكنو مَكَّةَ والحُجّاجُ كُلُّهم اٰمِنُوْنَ اليوم في عهد السلطان ابن السّعود (ايّده الله بنصره المبين۔ مادام مُتَّبِعَ السُّنَّة و مُحافِظَ حرمة البلد الامين)

مذکورہ بیان کے مطابق النّاصِرُ الرَّجُلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر النّاصِرُ زيدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے النّاصِرُ زيدٍ کے النّاصِرُ زيدًا کہینگے: خالدُنِ النّاصِرُ زيدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد)۔ اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس ۷۰ میں ملیگی +

تنبیہ: اسم الصّفة کی اضافة کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو +

۵ - یائے مُتَكَلِّم (یْ) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو یْ کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: كتابِيْ يا كتابِيَ، اليا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ھ بھی بڑھا دینا جائز ہے: كتابِيَهْ (میری کتاب)، حسابِيَهْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلّم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸)

[1] محفوظ، مامون ÷

مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا: عَصَایَ، قَاضِيَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف مضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیئے: کتابانِ، کتابَیْنِ اور محبّونَ، مُحِبّینَ کو کتابایَ، کتابَيَّ اور مُحِبُّوْیَ اور مُحِبِّيَّ کہینگے۔ قاضونَ سے قاضُویَ، قاضِینَ سے قاضِيَّ۔

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا
اَحْرَقَ (۱) جلانا
اَعْوَزَ (۱) حاجتمند ہونا۔ کسی چیز کی کمی محسوس کرنا
اَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا۔ کھِل جانا۔ خوش ہونا
اِنْقَبَضَ (۶) سُکڑ جانا۔ ناخوش ہونا
اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (۔ لَہٗ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا (۔ بِہٖ) یکتا ہو جانا
اِنْکَبَّ (علی شیءٍ) کسی کام میں منہمک ہو جانا
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا
تَرَهَّبَ دُنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کر دینا

ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی
جَزَعٌ سخت پریشانی
حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا۔ چوکنّا رہنا
حَدِیْثٌ بات۔ دلی خیالات۔ نیا
حَلَّ (ن) داخل ہونا۔ گرہ کھُل جانا
حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) برس
حَمِیْمٌ (ج اَحِمَّاءُ) گہرا دوست۔ رشتہ دار
خُیِّلَ (اِلَیْہِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا
دَخَلٌ اُپرا اُپری طور پر
رَاهِبٌ (ج رُهْبَانٌ) تارکِ دُنیا
الرُّبَا جمع ہے رَبْوَةٌ کی ٹیلہ۔ اونچی زمین

رَوْحٌ رحمت۔ مدد۔ راحت
سَکَبَ (ن) اُنڈیلنا۔ بہانا
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ۔ حکومت
شَوْطٌ (ج اَشْوَاطٌ) ایک دَوڑ کا فاصلہ
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا
صَاغَ (یَصُوْغُ) بنانا۔ گھڑنا
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا۔ تسلّی دینا
عَنَفَ (س) تشدّد کرنا۔ دباؤ ڈالنا
عِیْشَةٌ زندگی
غَابَ (یَغِیْبُ غِیَابًا) غائب ہونا
غَالٰی (یُغَالِیْ بِالشَّیْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا
غَدَرَ (س) بے وفائی۔ وعدہ خلافی کرنا
فَطَنَ (ن۔ لِلْاَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا
قَائِدٌ (ج قُوَّادٌ) سالارِ لشکر
لَغَی (یَلْغٰی) بیہودہ بکواس کرنا
لَقّٰی (یُلَقِّیْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا

مُبْتَذَلٌ حقیر چیز۔ حقیر آدمی
مَسْعَاةٌ کوشش
مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
مُقْمِرٌ چاندنی رات
مَلِيٌّ طویل عرصہ مَلِیًّا کافی عرصہ تک
مَعَاشٌ زندگی۔ زندگی گذارنے کی جگہ۔ اسبابِ زندگی
نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا
نَزْغٌ وسوسہ۔ فاسد خیال
نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا۔ طول دینا
نَکَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروا دینا
نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بِہٖ) اُٹھا دینا
نَوْرٌ (ج اَنْوَارٌ) پھول۔ سفید پھول
وَجَّہَ (اِلَیْہِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
وِجْهَةٌ توجہ کا مرکز۔ جانب
وَهْدَةٌ (ج وِهَادٌ) گہرا گڑھا
وَلِیْدٌ (ج وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
هَا (ج هَاؤُمْ) ہاں یہ لے۔ ہاں یہ لو

عَنُفَ ک

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات و مجرورات پہچانو خصوصاً اضافۃ کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

(۱) وقال الّذین کفروا لا تسمعوا لِهٰذا القرآن والغَوا فیه لعلّکم تغلبونَ (۲) ومن احسنُ قولًا مِمّن دعا الی الله و عمل صالحا وقال اِنّنی من المسلمین ○ ولا تستوی الحسنةُ ولا السّیّئةُ ط اِدفع بالّتی هی احسنُ ط فاِذا الّذی بینك وبینه عداوةٌ کانّه ولیٌّ حمیمٌ ○ وما یُلقّاها الّا الذین صبروا وما یُلقّٰها الا ذو حظٍّ عظیمٍ ○ واِمّا ینزغنّك من الشّیطٰنِ نزغٌ فاستعِذْ بالله ط اِنّه هو السمیع العلیم ○ (۳) فامّا مَن اُوتی کتابه بیمینه فیقول هاءُمُ اقرءُوا کتابِیَهْ [= کتابی] اِنّی ظننتُ انّی ملاقٍ حسابِیَهْ ○ فهو فی عیشةٍ راضیةٍ (۴) وامّا من اُوتی کتابه بشماله فیقول یٰلیتنی لم اُوتَ کتابیه ولم ادرِ ما حسابِیَهْ [= حسابی] یا لیتها کانت القاضیة، ما اغنی

۱؎ یہاں اِذَا فجائیہ ہے یعنی ناگہاں ۲؎ حمیم گہرا دوست۔ گرم پانی ۳؎ ھَا کی ضمیر حیٰوۃ الدنیا کی طرف راجع ہے
۴؎ اِمّا یہ اگر۔ در اصل اِنْ مَا ہے۔ اس میں مَا زائد ہے دیکھو سبق ۵-۱۳
۵؎ اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا

عنّی مالِیَهْ [= مالی]، هلك عنّی سُلطانِیَهْ [سلطانی] (۵) قال اِنّی اُرید اَن اُنکحك اِحدی ابنتیَّ هاتینِ علی اَن تاجُرنی ثمانی حِجج (۶) یا بَنیَّ اذهبوا فتحسّسوا مِن یُوسف واَخیه ولا تیأسوا مِن رَوحِ الله۔ اِنّه لا ییأسُ مِن رَوحِ الله اِلّا القومُ الکٰفرون۔

مشق نمبر ۱۲۱

کتب امیر المؤمنین سیّدُنا ابوبکر الصّدّیق رضی الله عنه الی بعض قوّاده

اذا سِرتَ فلا تَعنُف علی اصحابك فی السّیر ولا تُغضِب قومَك وشاوِرهم فی الامر واستعمِل العدلَ، وباعِد عنك الظُّلم والجَورَ فاِنّه ما اَفلح قومٌ ظلموا ولا نُصِروا علی عدوّهم۔ واذا نُصِرتم فلا تقتلوا ولیدًا ولا شیخًا ولا امرءةً ولا طِفلًا ولا تقربوا نخلًا ولا تحرِقوا زرعًا ولا تقطعوا شجرًا مُثمِرًا۔ ولا تغدِروا اذا عاهدتم ولا تنقُضوا اذا صالحتم۔ وستمُرّون علی قومٍ فی الصّوامع رُهبانٍ ترهّبوا لله فدعوهم وما انفردوا له وارتضوه لانفسهم، فلا تهدِموا صوامعهم ولا تقتلوهم والسّلام

۱؎ ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

مشق اشعار (للطُّغرائی ۵۱۴ھ) نمبر ۱۲۲

غالٍ بِنَفْسِی عِرفانی بِقِیمتِها	فَصُنْتُها عن رخیص القدر مُبتَذَلٍ
أَعْدٰی عدوِّك اَدْنٰی[1] مَن وَثِقْتَ بہٖ	فحاذِر النّاسَ واَصْحبْهُم علیٰ دَخَلٍ

فی وصف الربیع لابی تمّامٍ حبیبِ بنِ اَوْسٍ ۲۳۱ھ

یا صاحِبَیَّ تَقَصَّیا نَظَرَیْکُما	تَرَیا وُجوهَ الارض کیف تَصَوَّرُ
تَرَیا نهارًا مُشْمِسًا قد زانَهٗ	زَهْرُ الرُّبا فکَاَنَّما هو مُقْمِرُ
اَضْحت تَصُوغ بُطُونُها لِظُهورِها	نَوْرًا تکاد له القلوب تَنَوَّرُ
دُنْیا معاشٌ للوَرٰی حتّٰی اِذا	حَلَّ الرَّبیعُ فَاِنَّما هِیَ مَنْظَرُ

مشق (من ابنة الٰی اُمّها بعد وصولها الی المدرسة) نمبر ۱۲۳

سیّدتی الوالدة

سلامٌ وتحیّةٌ طَیِّبَةٌ من ابنتكِ ۔ وَبَعْدُ فاُخْبِرُكِ اَنَّ قَلْبی لم یَغِبْ عنكِ بِغِیابی ۔ فاِنّكِ لم تَزالی حَدِیثی ووُجْهَةَ اَفکاری ۔ یا اُمّاه لمّا وصلتُ الی المدرسة ضاق صدری واَظْلَمَتِ الدّنیا فی عینی حتّٰی خُیِّل الیَّ اَنّی لن اعودَ اُنْسُ[2] بِمُشاهَدَتِكِ ۔

فَفَطَنَتْ لِحالی المعلّماتُ فلاطَفْنَنی ووجّهن الیَّ نوائدَ

لہ اَدْنٰی بمعنی قریب ۔ لہ اَنِس یَاْنَسُ (بِہٖ) اُنس حاصل کرنا ۔ تسکین پانا ۔

العلوم والآداب وعَرّفْنَنِی اَنّ البنت لاتکمُلُ تربیتها بدونهما فتذکّرتُ اَنَّه لاتبتغی اُمّی الاٰنَ الّا اَنْ ترانِی ابنةً کاملةً تسرُّ النّاظرین ۔ فکان فی هٰذا وذاك جمیلُ العَزاء والسَّلْوانِ[3]، فنَهَضَتْ بی هِمّتی من وَهْدَة الجَزَع والاَحْزان ۔ وانبسط قلبی بعد الانقباض ۔ فسِرتُ بحمد الله شَوْطًا بَعِیدًا فی میدان التعلیم والتهذیب ۔ ولم یُعْوِزْنِی سوی اَدْعِیَتكِ الصّالحة حتی تُقْرَنَ مَسْعاتی بالنَّجاح واکونَ جدیرةً للقائكِ ۔ نَسْاَلُ اللهَ فی بقاءك ، والسَّلام ابنتكِ فلانةُ

مشق الجواب نمبر ۱۲۴

عزیزتی ۔ وعلیكِ السلام ورحمة الله وبرکاته ۔ قد اتّصلت بنا رسالتكِ المُؤَرَّخَةُ فی کذا[4]، وبها اطمأَنَّ قلوبنا بعضَ الاطْمِئْنان فاِنّ فراقَكِ کان حَوَّلَ فَرَحَنا تَرَحًا وهناءنا عَنَاءً ۔ ولاسیّما انا والِدَتكِ[1] فاِنّی مَکثت مَلِیًّا اَسْکُبُ الدّموعَ الغِزارَ آناءَ اللیل واطرافَ النهار ولم نَزَلْ هٰکذا حتّٰی وردت عَلَینا رسالتكِ تَصِفُ احوالَكِ السّارّةَ وتُبَیِّنُ ماصِرتِ الیه من جمیل الصبر والانکباب علی اشغالكِ المدرسیّة ۔

لہ یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے ۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر اَخُصُّ یا اَعْنِی کا ۔ دیکھو سبق ۶۰ ۔ ۷ (۳) ۔

عہ سَلْوانٌ تسلّی ۔ عہ یعنی ایسے یا فلاں دن میں ۔

نحمدنا الله تعالیٰ وسألناه ان یُدِیْمَ علیكِ حُلَّةَ العافیة ویرزقكِ حُسْنَ الثّبات ویُبَلِّغَكِ مقصودَكِ فی اقرب الاوقات ویَحْفَظَكِ من جمیع الآفات، والسلام ٭ امّكِ فلانة

الدَّرْسُ الثّامِنُ والسِّتُّونَ

اَلتَّوَابِعُ

تنبیه ۱۔ اسم کے رفع، نصب اور جرّ کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتلائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسمِ سابق کا تابع ہوتا ہے ٭

۱۔ توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اوراعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں ٭

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں (۱) نعت یعنی صفة (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف ٭

(۱) النّعت (الصِّفة)

۳۔ نَعْت یا صفة وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلّق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الکریم (شریف مرد) الرجل الکریم ابوه (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے)۔ پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے

اور دوسری میں اس کے متعلّق (باپ) کا۔ مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفة کہا جائیگا۔

پہلی قسم کی نعت کو النَّعتُ الحقیقیُّ اور دوسری کو النَّعتُ السَّبَبِیُّ کہتے ہیں ٭

۴۔ نعت حقیقی اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وتثنیه وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصۂ اوّل کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیه ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر وتانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو :-

النّعت الحقیقیُّ	(منعوت واحد)	النعت السّببیُّ
جاء الرَّجُلُ المهذَّبُ		جاء الرجل المهذَّبُ اخوه
حَضَرَتِ السیّدةُ العاقلةُ		حضرت السیّدةُ العاقِلُ زوجها
تَسَلَّقَتْ[1] شجرةً غلیظةً[3]		تَسَلَّقَتْ شجرةً غلیظاً جِذْعُها[2]
تَعَلَّمْتُ فی المدرسة العالیة		تعلّمتُ فی المدرسة المعروفِ نظامُها

[1] چڑھ جانا ٭ [2] جِذْعٌ (ج جُذُوعٌ) تنہ درخت کا ٭ [3] غلیظ = موٹا۔ کثیف۔ گاڑھا ٭

النّعت الحقیقیّ	منعوت تثنیہ النّعت السّببی
ھاتان صورتانِ جمیلتانِ	ھاتانِ صورتانِ جمیلٌ اِطارُاھُما[1]
اشتریتُ بِساطَینِ[2] شرقیّتَین	اشتریتُ بساطین شرقیًّا نَقْشُھُمَا
اَبْصَرْتُ[3] بِطائِرَیْنِ غَرِیبَیْنِ	ابصرت بطائرین غریبٍ شَکْلُھُمَا

منعوت جمع

ھٰؤلاءِ بناتٌ عاقلاتٌ	ھٰؤلاءِ بناتٌ عاقلٌ اٰباءُھُنّ
عاشرتُ اِخوانًا مُوسِرِینَ[4]	عاشرتُ اخوانا مُوسِرًا اٰباءُھم

النّعت الحقیقیّ مُفْرَدَۃٌ	النّعت الحقیقیّ جملۃٌ فعلیّۃٌ
ھٰذا عَمَل نافعٌ	ھٰذا عملٌ ینفعُ
ابصرت رجلا سابِحًا[5]	ابصرت رجلًا یَسْبَحُ
نظرت الیٰ عینٍ جاریۃٍ	نظرتُ الیٰ عینٍ تَجْرِی
النعت مُرکّبٌ اِضافیٌّ	**النعت جملۃٌ اسمیۃٌ**
مضٰی یومٌ شدیدُ الحرّ	مضٰی یومٌ حرُّہٗ شدید
اَوْقَدْتُ[8] مِصْباحًا قویَّ النّور	اوقدت مصباحًا نورُہٗ قویٌّ
نَصِیدُ[6] فی بِرْکَۃٍ[7] کثیرۃِ السَّمَكِ	نصید فی برکۃٍ سمکُھا کثیرٌ

[1] اِطارٌ فریم + [2] بساطٌ فرش + [3] اَبصَرَ (ا) دیکھنا کبھی اس کے بعد ب زیادہ کردیتے ہیں + [4] مُوسِرٌ غنی + [5] سَبَحَ (ف) تیرنا + [6] صادَ (یَصِیدُ) شکار کرنا + [7] بِرکَۃٌ (ج بِرَاكٌ) تالاب۔حوض +

۵ چشمہ + [8] اَوْقَدَ (ا) سلگانا۔ جلانا +

۵ - پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصۂ اول درس ٦، تنبیہ ١)۔ اسی طرح صفۃ، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے :-

خبر	نعت	حال
ھٰذا الولدُ ضاحكٌ	ھٰذا ولدٌ ضاحكٌ	جاء الولد ضاحكًا
ھٰذا الولدُ یَضْحَكُ	ھٰذا ولدٌ یَضْحَكُ	جاء الولد یَضْحَكُ
ھٰذا الولد ضاحكٌ اخوہٗ	ھٰذا ولدٌ ضاحكٌ اخوہٗ	جاء الولد ضاحكًا اخوہٗ
ھاتان الصّورتان جمیلٌ مَنْظَرُھُما	ھاتان صورتان جمیلٌ منظرُھُما	اَعْجَبَتْنِی ھاتانِ الصّورتانِ جمیلًا منظرُھما

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال[1] میں ھٰذا الولد اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری[2] مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اسی لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔ تیسری[3] مثال میں الولد معرفہ ہے اور جاءَ کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحك نکرہ ہے۔ اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتّہ حال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے

منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں یَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ہی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جملہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لئے یضحك اس کی صفت ہوسکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لئے یضحك جملہ فعلیہ ہوکر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك اخوه اور جميل منظرها جملۂ اسمیہ ہوکر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفة ہے اور تیسری جگہ حال ہے +

۶ - یاد رکھو کہ نعت (صفة) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، خَالِدُنِ الْبَرْمَكِيُّ، هٰذَا الرجل، زَيْدٌ هٰذا، ابْنُ الملك هٰذا، اَبْنَاءُ نَا هٰؤُلاءِ۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفة ہے، حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشارٌ الیه (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفة سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی

صفة بنایا جاسکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مشارٌ الیه ہے، اسے اسم اشارہ کی صفة سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم عَلَم کی صفة ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفة ہے۔

تنبیه ۲ - پہلی مثال زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہوچکا کہ زیدٌ موصوف ہے اور ابْنُ عَمْرٍو اس کی صفة۔ اس میں دو باتیں تمھیں انوکھی نظر آئینگی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلا وجہ حذف کردی گئی ہے، دوسری یہ کہ ابْن کا همزة الوصل کتابت سے بھی ساقط کردیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیه ۳ - تمھیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفة اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۸

اَبْصَرَ (۱) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد ب زائد کرتے ہیں

اَدِيمٌ کسی چیز کی سطح۔ چمڑا کمایا ہوا

اَرْشَدَ (۱) راہ بتانا

اِزْدَحَمَ (۷، دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا

اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ

اِطَارٌ (ج اِطَارَاتٌ) فریم

اَطْفَأَ (۱) بجھا دینا۔ افسردہ خاطر کردینا

اَطْرَبَ (۱) خوش کرنا

اِقْتَلَعَ (۷) اُکھڑ جانا (۱) اُکھیڑ دینا

بَاخِرَةٌ دُخانی جہاز - آگبوٹ

بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب - حوض

بَاسِلٌ جوانمرد۔ بہادر

بِسَاطٌ فرش

بَعْثَرَ (رباعی مجرّد) پراگندہ کرنا۔ بکھیر دینا

بَلَّلَ (۲) ترکر دینا

ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا

جَلَبَةٌ شور وغل

حِذَاءٌ (ج اَحْذِيَةٌ) جوتا۔ بُوٹ

اَلْحَانِيْ (از حَنٰى يَحْنُوْ) محبت اور پیار کرنے والا

حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ) محلہ۔ قبیلہ۔ زندہ

سُيَّاحٌ (جمع سائحٌ کی) سیر و سیاحت کرنے والے

سَبَحَ (ف) تیرنا

سُكْنٰى گھر۔ رہنے کی جگہ

شَعْبٌ (ج شُعُوْبٌ) قوم۔ قبیلہ۔ عوام

صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا

ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا

ضَوْضَاءُ چیخ پکار

عَالَ (يَعُوْلُ) پرورش کرنا

غَنَّاءُ (مؤنث ہے اَغَنُّ کا) گھنا۔ گھنی

قَارِسٌ سخت سردی

قُبَّةٌ (ج قِبَابٌ) قبہ۔ گنبد

لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا

لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے

مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گذرنے والا

مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان

مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا

مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا

مُوْسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی۔ خوشحال

مُسْرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا

مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ

مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت۔ حد سے زیادہ نہ کم

نَزَحَ (ف) دور جانا۔ سفر کرنا

هَابَ (يَهَابُ) ڈرنا

هَادِئٌ خاموش۔ پُرسکون

هِنْدَامٌ وضع قطع۔ لباس

مشق نمبر ۱۲۵

مَيِّزِ النَّعتَ الحقيقيَّ مِنَ السَّبَبِيِّ فِي العبارةِ الآتيةِ[1]

القاهرةُ مدينةٌ عظيمةٌ تُضارِعُ كثيرًا من المدنِ الاوربيّة[*] في جمالِها ورَوْنَقِها۔ وقد زاد سُكّانُها في الايّام الاخيرةِ زيادةً عظيمةً۔ وفيها كثيرةٌ من الميادين الواسعةِ والحدائقِ الغنّاءِ واذا طُفْتَ في اَنْحائِها وجدتَ قصورًا شامخًا بُنْيانُها ومساجدَ عاليةً قِبابُها واحياءً مُتَّسِعَةً شوارعُها۔ ووجدتَ مصانعَ ومَتاجِرَ، وعملًا وعُمّالًا۔ وفي كُلِّ شِتاءٍ يَنْزَحُ اليها السُّيّاحُ المُوْسِرونَ من الاقطارِ القارسِ بردُها، فيقيمون ما شاءوا تَحْتَ سمائِها الصّافي اَدِيْمُها ويتمتّعون بهوائِها المعتدلِ الجميلِ ✦

عَيِّنْ فِي الجُمَلِ الآتيةِ النُّعوتَ والأخبارَ والاحوالَ[2]

(۱) لا تَزُرْ احدًا والسّماءُ مُمْطِرَةٌ حتّٰى لا تدخلَ عليه مُبَلَّلَ الثِّيابِ، مُلَوَّثَ الحِذاءِ، فَاِنَّ ذٰلك عيبٌ كبيرٌ

(۲) الامام العادل كالأبِ الحانِي على وُلْدِهٖ، يَعُوْلُهم صِغارًا، ويُرْشِدُهم كِبارًا

(۳) البُرتقالُ[3] فاكهةٌ لذيذٌ طعمُها، طيّبةٌ رائحتُها، وهو من

---

[1] آنے والی عبارت میں نعتِ حقیقی کو نعتِ سببی سے الگ کرو۔ یعنی دونوں کو پہچانو ✦ [2] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو۔ یعنی ہر ایک کو پہچانو ✦ [4] اس جگہ ما نحن فیہ ہے، یعنی جب تک ✦

[*] یورپ میں ✦ [3] سنگترہ ✦

فاكهة الشتاء الطويلةِ البقاء -

(۴) الاماكن الهادئةُ خير للسكنى من المساكن المملوءة بالجلبة والضوضاء -

مشق (ضَعْ فى كلّ مكانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا) نمبر ۱۲۷

(۱) الهواء... مُنعِشٌ للاجسام　(۶) الهواء... يُثَبِّطُ القُوَى البدنيّة

(۲) الماء... مُضِرٌّ شُرْبُهُ　(۷) الحذاء... يَضُرُّ القَدَمَ

(۳) المناظر... تُشَرِّحُ النفوسَ　(۸) يُسَرُّ الأباء بالابناء...

(۴) الاشجار... تُظَلِّلُ المارّةَ　(۹) لاتَسكُن الاماكنَ...

(۵) يَثِقُ الناس بالتاجر...　(۱۰) تُكَرِّمُ الشعوبُ رِجالَها...

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فى كلّ مكانٍ خالٍ منعوتًا مناسبا

(۱)... الباسلون لايهابون الحربَ　(۴) ظهرت فى السماء... كثيفة

(۲) الذهب... نفيس　(۵) هبّت... واقتلعت الاشجارَ

(۳)... الكثيرُ يُطفِئُ صاحِبَهُ　(۶) نزل من السماء... غزيرٌ

مشق نمبر ۱۲۹

كَوِّنْ[۱] جملًا تكون فيها الاوصافُ الأتيةُ نعتًا

كريمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فروعها، سَخِىٌّ، مُؤثِّرٌ كلامُه،

[۱] (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو. یعنی مناسب نعت سے پُر کرو۔ [۲] كَوِّنْ (۲) بنانا۔

نظيفةٌ ملابسه، حَسَنٌ هندامه، ساطعٌ نوره، عالياتٌ -

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّنْ[۱] جملًا تكون فيها الاوصاف الأتية نعوتًا سببيّة

عاقل　شاهق　جميل　واسع　المسافر　المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّلْ[۲] النّعتَ المفردَ الى المثنّى والجمع مذكرا ومؤنّثا فى الجملة الأتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ

حَوِّلِ النعوتَ المفردة فى الجُمَلِ الأتية الى جُمَلٍ وصفيّة

(۱) مررتُ بحيٍّ مُزدَحِمٍ بالسُّكّانِ　(۴) سَقَيتُ كلبا لاهِثًا

(۲) سمعت صوتًا مُطرِبًا　(۵) قليلٌ مُدبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبعثَرٍ

(۳) نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً　(۶) اِقبَلْ نُصحًا نافعًا من أخٍ مُخلِصٍ

حَوِّلِ الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوتِ المفردة

(۱) قابلتُ ولدًا يَصِيحُ　(۴) شاهدتُ قطارًا سَيرُهُ سريع

(۲) سمعتُ خطيبًا يؤثّرُ فى سامعيه　(۵) عَطَفتُ على فقيرٍ نفسُه عفيفةٌ

(۳) أُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتقِنُ عَمَلَهُ　(۶) رَكِبتُ باخرةً غُرَفُها جميلةٌ

[۱] ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجۂ ذیل) اوصاف (اسماء صفة) نعت سببی واقع ہوں۔ [۲] حَوِّلْ پھیر دینا۔ [۳] عَفِيفٌ برائی سے بچا ہوا - پاکدامن۔

حَوِّلِ الاحوالَ الّتی فی الجمل الآتیة الی النّعوت

(۱) جاءت البنت تضحك (۳) ظهر النُّور ساطِعًا

(۲) رکبْتُ الحصان مُسْرَجًا (۴) ابصرنا البرق یَلْمَعُ

غَیِّرْ[1] کلّ جملة من الجمل الآتیة لتجعل الاخبار التی بها نعوتًا

(۱) الحجرة نظیفةٌ جُدرانُها (۳) الدرس مفهوم معْناهُ

(۲) الحدیقة ناضرةٌ ازهارُها (۴) الزهرة ناصِعٌ[2] بَیاضها

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) کوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ کلُّ واحدٍ منها علٰی نعت حقیقیٍّ مَعَ اخْتلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والإفراد و التثنیة والجمع ۔

(۲) کوِّن سِتَّ جُمَلٍ تشتمل کلّ واحد منها علی نعت سَبَبِیٍّ مع اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والإفراد و التثنیة والجمع ۔

(۳) کوِّن سِتَّ جُمَلٍ یکون النعت فی الثلاث الاولٰی منها جُملةً اسمیةً وفی الثلاث الأُخرٰی جملةً فعلیّة ۔

(۴) کوِّن سِتّ جمل یکون الحال فی الثلاث الاولٰی منها جملةً

[1] غَیِّرْ (۲) بدل دینا ۔ [2] ناصع خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں ۔

اسمیةً وفی الثلاث الأُخرٰی جملة فعلیةٌ ۔

(۵) رَکِّبْ[1] سِتَّ جُمَلاتٍ یکون الخبر فی الثلاث الأُولٰی منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الثانیة جملة فعلیة ۔

مشق نمبر ۱۳۳

میرا کمرہ

تنبیہ ۔ ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو ۔ ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو ۔

میرا ایک کمرہ ہے ۔ میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے ۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں ۔ تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے ۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے ۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے خوبصورت ہیں ۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں ۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں ۔ اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا

[1] رَکِّبْ (۲) مرکب کرنا ۔ بنانا ۔ [2] تنگ ۔ ضَیِّقٌ ۔ [3] مُرْتَفِعٌ ۔ [4] کواڑ ۔ مِصْرَاعٌ ۔

مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ[1] اور بناوٹ[2] بے حد[3] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[4] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پرلطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[5] سنہری[6] ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی[9] مختلف رنگ کے خوشبودار پھول[7] لایا کرتا[10] اور اس میں سجاتا[8] ہے۔

لھٰذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں باآرام رہتا ہوں اور پرسکون نیند لیتا ہوں پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے۔

---

[1] بناوٹ = صُنْعٌ ۔ [2] بناوٹ = نَسْجٌ ۔ [3] بیحد = جِدًّا - غایةً ۔ [4] پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمة (ج قوائِمُ) کہتے ہیں ۔ [5] فریم = اِطَارٌ (ج اِطارَاتٌ) ۔ [6] سنہری = مُذَهَّبَةٌ [7] خوشبودار پھول = رَیْحَان (ج رَیَاحِیْنُ) ۔ [8] سجانا = رَتَّبَ، زَیَّنَ ۔ [9] البُسْتانِیُّ

[10] یعنی لاتا ہے اور ۔۔۔۔ کا ترجمہ

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) اَلتَّوْکِیْد یا التَّاکِیْد

۱ - توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:-

(۱) حَادَثَنِی الوزیرُ نَفْسُهُ[1]	(۴) اِمْتَلأَ الحوضُ کُلُّهُ[4]
(۲) قَابَلْتُ الوزیرَ عَیْنَهُ[2]	(۵) قرأتُ الکتابَ کُلَّهُ
(۳) کَتَبْتُ الی الوزیرِ نَفْسِهِ[3]	(۶) فَرَغْتُ من الاعمالِ کُلِّهَا[5]
(۷) نَجَحَ الاَخَوَانِ کِلَاهُمَا[6]	(۱۰) نَجَحَتْ اُخْتَایَ کِلْتَاهُمَا
(۸) عَظِّمِ الوالِدَیْنِ کِلَیْهِمَا	(۱۱) اُحِبُّ اُخْتَیَّ کِلْتَیْهِمَا
(۹) سَکَنَّا فی المنزلینِ کِلَیْهِمَا	(۱۲) رَضِیْتُ بِاُخْتَیَّ کِلْتَیْهِمَا[7]
(۱۳) رأیتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ[8]	(۱۵) لا! لا اَخُوْنُ العهدَ[9]
(۱۴) ظَهَرَ ظَهَرَ الهلالُ	(۱۶) انتَ الملُوْمُ انتَ الملومُ[10]

۲ - دیکھو اگر تم نے کہا حادثنی الوزیرُ تو چونکہ وزرا سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سکرٹری

---

[1] مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی ۔ [2] میں نے خود وزیر سے ملاقات کی ۔ [3] میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے ۔ [4] حوض پورا کا پورا ابھر گیا ۔ [5] میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا ۔ [6] دونوں بھائی کامیاب ہو گئے ۔ [7] میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں ۔ [8] تِمْسَاح (ج تَمَاسِیح) مگرمچھ ۔ [9] خَانَ (یَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا ۔ [10] مَلُوْمٌ (اسم مفعول از لَامَ یلوم) ملامت کیا ہوا ۔

وغیرہ نے گفتگو کی ہوگی۔ لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُهٗ (خود اُس نے) تو سُننے والے کا شک دُور ہو کر تمھارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤَکَّد کہا جاتا ہے +

تنبیہ ۱۔ نَفْس کی جگہ عَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلّ کی جگہ جَمِیْع بھی آسکتا ہے۔ کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں +

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دُہرا دیا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دُہرایا گیا ہے +

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دُہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکّد سے الگ ہیں لیکن معنٰی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے +

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق

ہوتا ہے +

۶۔ ضمیر مُتّصل بارز یا مُسْتَتِر کی تاکید ضمیر مرفوع مُنفصِل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکَّدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :-

(۱) قُمْتُ[1] انا بالواجب (۴) اُسْرِجُ[4] انا الفرسَ
(۲) ما رَأَك[2] انت احدٌ (۵) اِفْتَحْ[5] انت النّافذة
(۳) سَلّمتُ[3] علیه هُوَ (۶) فریدٌ[6] قرأ هو الکتابَ

دائیں جانب میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بائیں جانب ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی +

۷۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائیگی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائیگی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں :-

(۱) قمتُ[7] انا نفسِیْ بالواجب (۲) قاما هما اَنْفُسُهُما

---

[1] میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا + [2] تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا + [3] میں نے اسی کو سلام کیا + [4] میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں + [5] تو ہی کھڑکی کھول دے + [6] فرید نے ہی کتاب پڑھی + [7] میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا +

(۳) جاء واهم انفسهم (۵) اِفْتَحْ انت نفسكَ النافذةَ

(۴) اُسْرِجُ انا نفسِی الفرسَ (۶) فريدٌ قرأهو نفسُه الكتابَ

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں ٭

تنبیہ ۲۔ نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کرینگے : جاء الرجلان انفسهما یا اَعْيُنُهُمَا کہینگے، نَفْسَاهُمَا نہیں کہینگے ٭

مشق نمبر ۱۳۴

عيّنْ فی العباراتِ الاٰتيةِ التوكيدَ والمؤكَّدَ واَشْكُلْهما وميّزِ التوكيدَ اللّفظیَّ من المعنوىّ

(۱) يُثْنِی[1] الناسُ جميعُهم على العاملِ[2] المُجِدِّ

(۲) الملكُ كلُّه لله

(۳) كنتَ انتَ الرّقيبَ[2] عليهم (المائدہ ۱۱۷)

(۴) تَفَقَّدْتُ[3] انا نفسی اشجارَ البستانِ كلَّها فوجدتُها جميعَها مُثْمِرَةً[4]

(۵) اَطِعْ والِدَيْكَ كِلَيْهِما واعْطِفْ[5] على اخوتك جميعهم

[1] اَثْنیٰ علیه تعریف کرنا۔ یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں ٭ [2] نگہبان ٭ عه کام کرنے والا۔ مزدور ٭ [3] تفقّد (۴) جانچنا۔ تلاشی لینا ٭ [4] مُثْمِرٌ پھلدار ٭ عه دل لگا کر کام کرنے والا ٭ [5] عَطَفَ (ض۔ علیه) مہربانی کرنا ٭

(۶) اِيّاكَ اِيّاكَ والنَّمِيمةَ[1]

(۷) عاد الرسولُ عينُه يَتَحَمَّلُ البُشْرٰى[عه]

(۸) ركبتُ الزَّوْرَقَ[2] عينَه مع صديقَیَّ كِلَيْهِما

(۹) اَجَلْ، اَجَلْ سَيَلْقَى الجانِی[3] جزاءَه

(۱۰) وَاَسَّيْتُهُ[4] انا نفسی اكثرَ مِمّا واساه اَخَواه اَنْفُسُهما

(۱۱) حَذَارِ حَذَارِ[5] مِنَ الاِهْمالِ[6]

(۱۲) قد قامت الصّلوٰةُ قد قامت الصّلوٰةُ

(۱۳) اِنَّ المعلّمَ والطبيبَ كليهما لا ينصحانِ[7] اذا هما لم يُكْرَما (شعر)

(۱۴) اذا كان ربُّ الدّارِ بالدّفِّ ضارِبًا فَشِيمَةُ اهلِ الدّارِ كُلِّهِمُ الرّقصُ (شعر)

من القراٰن

(۱۵) فسجد الملٰئكةُ كُلُّهم اجمعون اِلّا اِبليسَ۔ اَبٰى اَنْ يكونَ مع الساجدين (۱۶) كَلّا [بیشک] اذا دُكَّتِ الارضُ دَكًّا دَكًّا وجاء ربُّكَ والْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۱۷) وما تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسكم من خيرٍ تجدوه عند الله هو خيرا واَعْظَمَ اجرًا (۱۸) فلمّا تَوَفَّيْتَنِی كُنْتَ انتَ الرَّقيبَ[8] عليهم۔

[1] نميمة چغلی ٭ [2] کشتی ٭ [3] مجرم، گناہگار ٭ [4] وَاسٰی (۳) غمخواری کرنا ٭ [5] حَذَارِ (اسم الفعل ہے) بچ، دور رہ ٭ [6] وقت ضائع کرنا ٭ [7] نَصَحَ (ف) خیر خواہی کرنا۔ نصیحت کرنا ٭ [8] نگہبان ٭ عه خوشخبری اٹھائے ہوئے یعنی لئے ہوئے ٭

مشق نمبر ۱۳۵

ضع فی کلّ مکان خالٍ توکیدًا معنویًا مُناسبًا

(۱) بِعتُ ثمرَ البستان ...
(۲) ابوه واخوه ... یعطفان علیه
(۳) احفظ عینیك ... من وَهَجِ[1] الشمس
(۴) اخوك ... هو الذی نَقَلَ الخبرَ
(۵) العقلاء ... یکرهون الشِّقاق
(۶) زارنا المدیر ...

ضع فی کلّ مکانٍ خالٍ مؤکّدًا مناسبًا

(۱) ... انفسهم لا یُحبّونه
(۲) ... کُلُّها نظیفة
(۳) ... لا أُفْشِی[2] سِرَّ الصَّدیق
(۴) ... کِلتاهما مُلَوَّثَتان بالمداد
(۵) ... الصدقَ یا فتیٰ
(۶) اَحسِن الی ... کِلَیهما
(۷) عاوِدِ[3] المریضَ ... عینُه
(۸) تُثْنِی ... انفسُنا علی الجدّ

کَوِّنْ جُملًا تجیٔ فیها الالفاظ الآتیة مؤکّدةً توکیدًا معنویًا بِحَیثُ[4] تقعُ الالفاظ مرّةً مرفوعةً ومرّةً منصوبةً ومرّةً مجرورةً

الحاکم المسافرون البُسُطُ[5] الشرقیّة الفتاة المُهذَّبة
الجوادان الشجرتان الرجال الموسرون القاضی

صُغْ[6] من الجُملة ((لا ینجحُ الکسلانُ)) اربعةَ امثلة لتوکید الاسم والفعل والحرف والجُملةِ توکیدًا لفظیًا

۱ تیز چمک + ۲ اَفْشٰی (ا) ظاہر کرنا + ۳ عَاوَدَ بیمار کی خبر لینا + ۴ بِحَیْثُ اس طرح کہ + ۵ بُسُط جمع بِسَاط (= فرش) کی + ۶ صَاغَ (ن) گھڑنا ۔ بنانا ۔ صُغْ یعنی بنالے گھڑلے +

مشق نمبر ۱۳۶

اَکِّدْ ما فی الجمل الآتیة من الضمائر المتصلة البارزة او المستترة توکیدًا لفظیًا[1]

(۱) اکتبوا ....
(۲) اِذهبا ... الی البستان
(۳) من اَنبأکم ... بهٰذا؟
(۴) سَاُسافر ... الی لُبنانَ
(۵) رَتِّبْنَ ... المائدة
(۶) اَتَتْنَا ... الاَخبارُ
(۷) لم یُسَلِّم علیه ... احدٌ
(۸) دَعْ ... المزاحَ

مشق نمبر ۱۳۷

اَکِّدْ ضمائرَ الرفعِ المتصلةَ البارزةَ والمستَتِرَةَ توکیدًا معنویًا بالنفس والعین

(۱) اِجلِسْ ... حیثُ اَجلِسُ
(۲) عُودُوا[2] ... المریضَ
(۳) تعوّدی .... الحِلْمَ
(۴) اُدْرُسْنَ ... التدبیرَ المنزلیَّ
(۵) اشتریت ... اثاثَ المنزل
(۶) اسرجا .... الخیل
(۷) خرج محمد وعاد ... بعد ساعة
(۸) هل سمعتم ... هٰذه القصّة

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) کَوِّنْ ثلاث جمل یجیٔ فیها المثنّٰی مؤکّدًا بِکِلا او کِلتا بحیث یکون فی الاولٰی مرفوعًا وفی الثانیة منصوبًا وفی الثالثة مجرورًا +

۱ ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کردو + ۲ عَادَ یَعُوْدُ عیادت کرنا، لوٹنا +

(۱) کوّن ثلاث جُمَلٍ تَشْتَمِلُ کلٌّ منها علیٰ توکیدٍ بالنفس والعین،
ویکون المؤکّدُ فی الاُولیٰ جمعَ مذکرٍ سالمًا، وفی الثانیةِ جمعَ
مؤنثٍ سالمًا، وفی الثالثة جمعَ تکسیرٍ +

(۲) کوّن ثلاث جمل تشتمل کلّ منها علیٰ توکیدٍ بکُلٍّ او جمیع،
ویکون المؤکَّدُ فی الاولیٰ مفردًا وفی الثانیة الجمعَ المذکّرَ السّالمَ،
وفی الثالثةِ الجمعَ المؤنثَ السّالمَ +

(۳) کوّن اَربَعَ جمل تشتمل کلّ منها علیٰ ضمیرِ رفعٍ مُؤکَّدٍ
بالنّفس او العین ویکون الضمیر فی الاُولَیَیْنِ متصلًا، و
فی الاُخریَیْنِ مُسْتَتِرًا +

مشق نمبر ۱۳۹

اَعْرِبْ[1] الجُمَلَ الآتیة

(۱) نَظُفَتْ یداہ کِلْتَاهُمَا (۲) هل زارکَ انتَ احدٌ الیومَ؟

(نَظُفَتْ) نَظُفَ فعلٌ ماضٍ مَبْنِیٌّ علی الفتح۔ والتاء علامة التأنیث
(یَدَاہ) یَدَا فاعلٌ مرفوعٌ بالالِف لانّه مثنّی، وھو مضاف والضمیر
مضاف الیه مَبْنِیٌّ علی الضم، فی محلّ جرّ
(کِلْتَاهُمَا) کِلْتَا توکیدٌ للمثنّی قبلَه، مرفوعٌ بالالف وھو مضافٌ،
والضمیر بعدہ مضاف الیه، مبنیّ علی الالف، فی محلّ جرّ +

[1] اَعْرِبْ اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

تنبیہ ۳۔ عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں۔

(ھَلْ) حرفُ استفهامٍ مبنیٌّ علی السکون
(زَارَ) فعلٌ ماضٍ مبنیٌّ علی الفتح
(کَ) ضمیرٌ منصوبٌ متصلٌ مبنیٌّ علی الفتح منصوب محلًّا لانّه
مفعولٌ بہٖ
(اَنْتَ) ضمیرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبنی علی الفتح منصوب محلًّا لانّه
توکیدٌ تابعٌ للضمیر المنصوب
(اَحَدٌ) فاعلُ زَارَ، مرفوع
(الیوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فیه لِفعلِ "زَارَ" +

الدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ

(۳) البَدَلُ

۱۔ بدل ایک تابع ہے جو جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنْه) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں (۱) بَدَلُ الکُلِّ (۲) بَدَلُ البَعْضِ (۳) بَدَلُ الاِشْتِمالِ (۴) اور بدل الغَلَطِ۔ ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو :۔

(۱) بَدَلُ الکُلّ	(۲) بَدَلُ البَعْض
۱) قال الامام عَلِیٌّ	۱) قُطِعَتِ الشجرةُ فروعُها
۲) عاملتُ التاجرَ خلیلا	۲) قَضَیْتُ الدَّیْنَ[1] ثُلُثَہٗ
۳) ھٰذا کتاب اخیك حُسَینٍ	۳) نظرتُ الی السفینة شِراعِها[2]
(۳) بَدَلُ الاشْتِمالِ	**(۴) بَدَلُ الغَلَط**
۱) تَضَوَّعَ[3] البستانُ أَرِیْجُهٗ[4]	۱) قدم الامیرُ الوزیرُ
۲) سمعت الشاعِرَ اِنْشادَہٗ[5]	۲) اَعْطِ السائلَ رغیفا دِرْھَمًا
۳) عجبت من خالدٍ شجاعتِہٖ	۳) اشتریت الکتابَ بِاربعة قروشٍ ریالاتٍ[6]

۲ - مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئیگا۔ البتہ اگر قال علیٌّ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمھاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا

[1] دَین قرض۔ [2] بادبان۔ [3] مہک گیا۔ [4] خوشبو۔ [5] شعر سنانا۔ [6] ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا ہے۔

ہے۔ جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳ - اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکلّ کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہو گا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے۔ یعنی علی اُسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کُلّیۃً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیك وہی ہے جسے حُسَین کہا گیا ہے پس یہ کُل کا بدل کُل سے ہے اس لئے اسے بدل الکل[1] کہتے ہیں۔

بَدَل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ان میں بدل اپنے مُبْدَل مِنہ کا ایک جُزو ہے کُل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروع شجرۃ کا ایک جُزو ہے۔ لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔ معلوم ہو گا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کُل ہے نہ جُزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ اَرِیْجُہ (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اُٹھی، جو باغ کا کُل ہے نہ جُزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہیئے۔

[1] اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

بَدَل الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منه) غلطی سے مُنہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدم الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے۔ مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا۔ اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلَط کہا جاتا ہے ❖

۴ - بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو متبوع کی طرف عائد ہو۔ جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو ❖

۵ - بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منه معرفه، اسی طرح اس کے برعکس بھی ❖

۶ - مبدل منه معرفه ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفة بھی ہونی چاہیئے: لَنَسْفَعًا[1] (= لَنَسْفَعَنْ۔ دیکھو سبق ۲۰ تنبیهٔ[2]) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔ اس مثال میں پہلا النّاصیة مبدل منه ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے ❖

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه وعَيِّنْ نوعَ البدل فى كُلِّ جُملة آتيةٍ

(۱) كانت اُمّ المؤمنين عائشةُ رضى الله عنها حُجّةً فى رواية الحديث

(۲) كان ابو حامدٍ الغزالىُّ من اكبر رجال الدّين فى القرن الخامس

[1] ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچینگے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہگار ہے ❖

من الهجرة

(۳) تهَدَّم البِيعَةُ مَنارتُه

(۴) ذهب السُّيّاح[1] اكثرُهم لزيارة وادى الملوك مقابرِه

(۵) اعجبتنا المدينةُ اَبنِيتُها وسرّتنا الشوارعُ نظافتُها

(۶) تمزَّقَ الكتابُ غِلافُه

(۷) قطعنا الكَرْمَ[2] عِنَبَه واغلقنا البستانَ بابَهٗ ـ

من القرآن

(۱) اِهدنا الصّراط المُستقيمَ صراط الذين انعمت عليهم

(۲) اِنّ المتّقين في مقامٍ امينٍ في جنّاتٍ وعيونٍ (۳) واقيموا الصلوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرّقوا دينهم وكانوا شِيَعًا[3] (۴) اِلّا مَنْ تاب وآمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئك يدْخلون الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدْنٍ[4] اِلّتي وَعَدَ الرحمٰنُ عبادَه بالغيب (۵) جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّموات والارضِ وما بَيْنَهُمَا الرّحمٰنِ ❖

[1] جمع ہے سَائِحٌ کی ❖ [2] كَرْمٌ انگور کا درخت ❖ [3] شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ ❖ [4] ہمیشگی کے باغات ❖

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلاً مناسباً فی الاماکن الخالیة من الجُمَل الاٰتیة

(۱) بِعتُ الشجرةَ	(۵) نَفعَنا الواعظ ....
(۲) اَنعشَتْنا[1] القریةُ	(۶) تَمَتَّعتُ بالبستان ....
(۳) شَجانا[2] البُلبُلُ ....[4]	(۷) تَلَأْلَأَتِ[3] السماء ....
(۴) اَعجَبَنا البحرُ	(۸) لَقیتُ الشَّیخَ

مشق نمبر ۱۴۲

ضع مُبدَلاً منه مُلَائِمًا[5] فی الاماکن الخالیة من الجمل الاٰتیة

(۱) جَفَّ[5] .... مداده	(۶) اَعجَبَنِي .... فَیَضَانُه[6]
(۲) جفّت .... مدادها	(۷) اِتَّسَعَتْ .... شوارعها
(۳) خرج .... اکثرهم	(۸) سَرَّتْنِی .... صفاؤُها
(۴) قطعتُ .... فُروعَها	(۹) ضَعُفَ .... نورُهُ
(۵) نَفَعني .... نُصْحُه	(۱۰) مشیتُ .... نصفَه

۱؎ اَنْعَشَ (۱) تازگی پہنچانا ۲؎ شَجَا یَشْجُو خوش کرنا۔ غمگین کرنا ۳؎ چمکنا ۴؎ مناسب ۵؎ خشک ہوجانا ۶؎ فَیَضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔ ۷؎ تغرید بلبل کا گانا

مشق نمبر ۱۴۳

کوِّن جُملاً تشتمل کلٌّ واحدٍ منها علیٰ بدلٍ و مُبدلٍ منه یُختارانِ من الکلماتِ الاٰتیة مع مُراعاتِ المناسبة فی الاختیار

الشُّبّاكُ النَّخلة الخادمُ الصِّدّیق اَمانَته بَلَحُها[1]
رِیشُهٗ النَّمِرُ[2] الثَّعْلَبُ الاِمام جَرَاءَتُهٗ ابُوحنیفة
جِلْدُهٗ الطائر ابُوبکرٍ زُجاجُهٗ

مشق نمبر ۱۴۴

(۱) اِیتِ[4] بثلاثة اَمثلَة لِبَدَل الکلّ بحیث یکون مرّة مرفوعاً ومرّة منصوباً ومرّة مجروراً۔ وهٰکذا بدل البعض والاشتمال

(۲) اَعرِب الجُملة التّالِیة[3]

سَطَعَ الْقَمَرُ نُورُهٗ

(سَطَعَ)۔ فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ علی الفتح

(القمر)۔ فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمّة الظاهرة

(نوره) ۔ نور بَدَلُ اِشتمالٍ من القمر، مَرفوع بالضّمّة الظاهرة لکونِ المبدل منه مرفوعاً وهو مضاف ، والهاء ضمیرٌ مضاف الیه ، مبنيٌّ علی الضّم، في محلّ جرّ

۱؎ بَلَحٌ نیم پختہ کھجور ۲؎ نَمِرٌ (ج اَنْمَارٌ) چیتا ۳؎ التّالِيْ نیچے آنے والا

۴؎ اَتٰی (یَاْتِیْ) آنا۔ اَتٰی بِہٖ لانا۔ اِیْتِ امر ہے۔ اِیْتِ بِہٖ لاؤ

الدرس الحادي والسبعون

(۴) المعطوف

۱ - چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے ؛

تنبیہ ۱۔ حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصّل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے۔ اسے دوبارہ ضرور دیکھو ؛

۲ - دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے

۳ - عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے

(۱) نَضِجَ[1] الخَوخُ[2] والعِنَبُ

(۲) اکلتُ الخوخَ والعنبَ

(۳) هٰذه اشجارُ الخوخِ والعِنَبِ

(۴) ترعِدُ[3] السماءُ وتُبرِقُ[4]

(۵) یخافُ الاطفالُ مِنْ اَنْ تَرعِدَ السّماءُ وتُبرقَ

(۶) اِنْ ترعِدِ السماءُ وتُبرِقْ فَلَنْ تَخرُجَ

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی وجرّی) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر

[1] نَضِجَ (س) پھل پک جانا ؛ [2] خَوخ آڑو ؛ [3] اَرْعَدَ گرجنا ؛ [4] اَبْرَقَ بجلی کا چمکنا ؛

تینوں حالتوں (رفعی، نصبی وجزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مِل کر جملہ بن جاتا ہے ؛

۴ - ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہئے : نَجَوْتُمْ انتم ومَنْ مَعَكُمْ۔ یا اٰدمُ[1] اسْكُنْ انتَ وزوجُكَ الجنّةَ۔ دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسْكُنْ کے اندر مُسْتَتِر ہے ؛

تنبیہ ۲۔ ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائیگا بلکہ اسے واو معیّة سمجھا جائیگا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائیگا : اُسْكُنْ وزوجَكَ الجنّةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کرلے)؛

۵ - ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جرّ کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے : صَلُّوا علیه وعلیٰ اٰلِه کہا جاتا ہے صلّوا علیه واٰله نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جرّ کے اعادہ سے درگذر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے :-

بَلَغَ الْعُلٰی[2] بِكَمَالِه ؛ كَشَفَ الدُّجٰی[3] بِجَمَالِه

[1] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو ؛ [2] بلندی ؛ [3] دُجیٰ جمع ہے دُجْيَة کی = اندھیرا ؛

حَسُنَتْ جمیعُ خِصالِہٖ ۔ صَلُّوا علیہ وآلِہٖ

تنبیہ ۳۔ ایک بار حرف جرّ دُہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دُہرانے کی ضرورت نہیں: صَلّوا علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ وغیرہ ۔

تنبیہ ۴۔ اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صلّوا علٰی محمّد وآلہ واصحابہ ۔

۶۔ اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِیٌّ زینُ[1] العابدین (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الکلیمُ[2] مُوسٰی، ابوحَفْصٍ[3] عُمَرُ۔ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں۔ لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں ۔

---

[1] زین العابدین لقب ہے علی بن حسینؓ کا ۔ [2] کلیم لقب ہے موسیٰؑ کا ۔ [3] ابو حفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی ۔

مشق نمبر ۱۴۵

بَیِّنِ[1] المَعَانِی المُخْتَلِفَةَ المُسْتَفَادَةَ من اختلافِ حروفِ العطفِ فی الجُمَلِ الآتیة

(۱) باعَ الفلّاحُ الشّعیرَ والقَمْحَ
(۲) باعَ الفلّاحُ الشّعیرَ فالقَمْحَ
(۳) باعَ الفلّاحُ الشّعیرَ ثُمَّ القَمْحَ
(۴) باعَ الفلّاحُ الشّعیرَ او القَمْحَ
(۵) أشعیرًا باعَ الفلّاحُ أم قَمْحًا؟
(۶) باعَ الفلّاحُ الشّعیرَ لا القمحَ
(۷) باعَ الفلّاحُ الشعیرَ بل القمحَ
(۸) ما باعَ الفلّاحُ الشعیرَ لٰکنِ القمحَ

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ مُلائِمًا بَیْنَ کلِّ معطوفٍ ومعطوفٍ علیه فی الجُمَلِ الآتیة

(۱) أتُفّاحًا اکلتَ ... عِنَبًا؟
(۲) هززنا الشّجرةَ ... سقطَ ثمرُها
(۳) قرأتُ الکتابَ ... فهِمْتُهُ
(۴) کُلِ الفاکهةَ النّاضِجةَ ... الفِجَّةَ[2]
(۵) باعَ عَقارَهُ[3] ... مَنْزِلَهُ
(۶) ما قابلتُهُ ... قابلتُ وکیلَه
(۷) قدم الجنودُ ... قائدُهم
(۸) ما قرأ الکتابَ کُلَّه ... بعضه
(۹) أأنت فعلت هذا ... خادمُك؟
(۱۰) قدّمتُ الیه الطعامَ ... ما اکله

---

[1] وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروف عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں: اِسْتَفَادَ (ا۔ ی) سمجھ لینا۔ فائدہ لینا ۔ [2] فِجٌّ کچا (پھل) [3] عَقَارٌ (ج عقارات) زمین جائداد، مال و متاع

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفا ملائمًا بعد كل حرف من حروف العاطفة في الجُمَل الآتية[1]

(۱) بَنَى الْأَميرُ قَصْرًا و....	(۵) سَأَلَنِي سُؤَالًا بل....
(۲) اشتريتُ حِصانًا ثم....	(۶) خرج مَنْ في الدَّار حتّى....
(۳) أَخاتمًا اشتريتَ أم....؟	(۷) دخل الامراء ف....
(۴) ما غَرَسْتُ نخلًا لكن....	(۸) طَلَيْنَا ابوابَ المنزل لا....

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفا عليه في الاماكن الخالية من الجُمَل الآتية

(۱).... القصيدةَ وأَنْشَدها	(۴) أ.... تسافر أم بعدَ غدٍ؟
(۲) إِسْتَقْبَلَ المَلِكَ.... فالعلماءُ	(۵) أَرسلتُ اليه.... ثُمّ رسولاً
(۳) ما مشيتُ.... بل مِيلَيْنِ	(۶) لَبِثْنَا.... او بعضَ يوم

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ[2] حروفَ العطف بالتعاقُبِ[3] بين لَفْظَي "الابواب" و"الشبابيك" وَانْطِقْ بهما مرفوعَين، ثم منصوبَين ثم مجرورين في جُمَل مفيدة

[1] طَلَى (۲) لیپنا۔ روغن لگانا ✦ [2] وَسَّطَ کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا ✦ [3] مناسب تَعَاقُبٌ (۵۔ مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ پیچھا کرنا ✦ [4] غَرَسَ (ض) درخت لگانا ؛

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ

المَصْدَرُ وَأَوْزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ۱۔ پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں

تنبیہ ۲۔ اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنے کو عامل اور جس پر اثر پڑے اسے معمول کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیدیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو ش-۲) کے مَصَادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں۔ یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم اِسْتِقْرا[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:-

۱) فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِيَاكَةٌ[2]، خِيَاطَةٌ[3] (ض)، زِرَاعَةٌ[4] (ف) طِبَابَةٌ[5] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[6]، إِمَامَةٌ[7]، نِيَابَةٌ[8]، خِطَابَةٌ[9] وغیرہ ؛

۲) فَعَلَانٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر

[1] افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ [2] حَاكَ يَحُوكُ بُننا۔ [3] خاطَ يَخِيطُ سینا [4] زَرَعَ يَزْرَعُ بونا کھیتی کرنا۔ [5] طَبَّ يَطِبُّ طبابت کرنا۔ [6] کسی کا جانشین ہونا [7] پیشوا ہونا۔ [8] نَابَ يَنُوبُ نائب ہونا [9] خَطَبَ يَخْطُبُ خطبہ دینا۔

دلالت کریں: غَلَیَانٌ[1] (ض) جَرَیَانٌ[2] (ض)، جَوَلَانٌ[3] (ن)، خَفَقَانٌ[4] (ض) +

۳) **فُعْلَةٌ** اُن افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں:

حُمْرَةٌ (سرخ ہونا۔ سُرخی)، زُرْقَةٌ (نیلا ہونا)، خُضْرَةٌ (سبز ہونا۔ سبزی) +

تنبیہ ۳۔ لیکن اِن مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرّد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلّ سے آتے ہیں:

اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ +

۴) **فُعَالٌ** بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[5]، زُکَامٌ[6]، دُوَارٌ[7] +

تنبیہ ۴۔ مذکورتینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صُداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْکُوْمٌ اور صاحب دُوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں +

۵) **فِعْلِیْلٰی** اور **تَفْعَالٌ** مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دِلِّیْلٰی[8] از دَلَّ یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[9] از جَالَ یَجُوْلُ، تَذْکَارٌ[10] از ذَکَرَ یَذْکُرُ + (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا

[1] غَلیٰ یَغْلِیْ جوش مارنا۔ اُبلنا + [2] جَرٰی یَجْرِیْ بہنا۔ دوڑنا + [3] جَالَ یَجُوْلُ گاؤں گاؤں پھرنا + [4] دھڑکنا + [5] دردِ سر ہونا + [6] زکام ہوجانا + [7] چکّر آنا + [8] اچھی طرح بتلانا + [9] خوب دوڑ دھوپ کرنا + [10] بہت ذکر کرنا۔ بڑی یادگار +

ہے کہ

۶) **فُعُوْلَةٌ** یا **فَعَالَةٌ** اُن افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُھُوْلَةٌ[1] (از سَھُلَ یَسْھُلُ)، نَبَاھَةٌ[2] (از نَبُهَ یَنْبُهُ) +

۷) **فَعَلٌ** اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[3] (از فَرِحَ یَفْرَحُ)، عَطَشٌ[4] (از عَطِشَ یَعْطَشُ) وغیرہ +

۸) **فُعُوْلٌ** اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُوْدٌ، نُھُوْضٌ[5] (از نَھَضَ یَنْھَضُ)، خُرُوْجٌ وغیرہ +

۹) **فَعْلٌ** اُن متعدّی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض۔ دھونا)، اَکْلٌ (ن)، اَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَھْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ +

۱۰) **فَعُوْلٌ** کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَھُوْرٌ (ن۔ پاک ہونا)، قَبُوْلٌ (س۔ قبول کرنا)، وَلُوْعٌ (س۔ وَلِعَ یَوْلَعُ[6]) +

تنبیہ ۵۔ ثلاثی مجرّد کے مصادر کے کُل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُوْلٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں +

[1] نرم ہونا۔ آسان ہونا + [2] ہوشیار رہونا + [3] خوش ہونا + [4] پیاسا ہونا + [5] کھڑا ہوجانا۔ بیدار ہونا + [6] حریص اور شائق ہونا +

اَلْمَصْدَرُ الْمِيْمِيُّ

۲ - ہر ایک ثلاثی مجرّد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنا لیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔

صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[1] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[2] (ن)، اَلْمَجِيْءُ[3]، اَلْمَقِيْلُ[4] (قَالَ يَقِيْلُ)، اَلْمَشِيْبُ[5]، اَلْمَسِيْرُ[6]، اَلْمَصِيْرُ[7] +

مُعْتَلّ الفا (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئیگا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ يَعِدُ وعدہ کرنا)، مَوْجِلٌ (وَجِلَ يَوْجَلُ ڈرنا) +

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ[8] (س)، مَسْئَلَةٌ[9] (ف)، مَقْرَبَةٌ[10] (ك)، مَوْعِدَةٌ (ض)، مَوْعِظَةٌ (وَعَظَ يَعِظُ نصیحت کرنا) ÷

تنبیہ ۲- تمھیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ

در اصل اسم ظرف کے اوزان ہیں (دیکھو درس ۲۲-۴) ÷

غیر ثلاثی مجرّد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی اِخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَهٰى بمعنی اِنْتِهَاءٌ۔

مَصَادِرُ غَيْرِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

۳ - ثُلاثی مزید و رُباعی مجرّد و مزید میں مَصَادِر کے اوزان

[1] لوٹنا + [2] نرمی کرنا + [3] آنا + [4] قیلولہ کرنا یعنی دو پہر کے وقت کچھ لیٹ جانا + [5] شاب يَشِيْبُ بوڑھا ہونا + [6] سیر کرنا + [7] لوٹ کر آجانا + [8] رحم کرنا + [9] سوال کرنا ÷ [10] قریبی ہونا ÷

قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردانیں۔ البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

بابِ ۲ (فَعَّلَ) کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ، ذَكَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْكِرَةٌ۔ خصوصاً مهموز اللام سے اکثر اور معتلّ اللّام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَّأَ سے تَهْنِئَةٌ، وَصّٰى سے تَوْصِيَةٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ۶) +

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئیگا: تَقْوِيْمٌ (ٹھیک کرنا)، تَغْيِيْرٌ (بدل دینا) +

بابِ اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵) +

المصدر المعروف والمجهول

۴ - مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہیگا، مصدر متعدّی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں اور مجهول کے بھی قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں۔ قرینہ دیکھ کر

معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے۔ مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے +

تنبیہ ۷۔ معروف کو مَبْنِي لِلْفاعل (فاعل کے لئے بنایا ہوا)

اور مجہول کو مَبْنِي للمفعول (مفعول کے لئے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے +

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔ مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِي قراءةُ رَشِيْدٍ الْقُرْاٰنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا: سَرَّنِي قراءةُ القُرْاٰنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا) ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأيت ضربَ اليَوْمِ زَيْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا) +

سلسلة الالفاظ ۵۹

تنبیہ ۸۔ ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حروف یا ہندسہ لکھ دئے ہیں +

اِرْشَادٌ (۱ مصدر) راہ بتانا
اَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا
اَعْمٰى (۱ يُعْمِيْ) اندھا کر دینا

اَنْتَجَ (۱) نتیجہ دینا
اِمَاطَةٌ (۱ مصدر) ہٹا دینا
تَذْكَارٌ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا۔ یادداشت

تَصْدِيَةٌ (۲۔ صَدّٰی کا مصدر ہے) تالی بجانا
تَقْدِيْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا
تَمَكَّنَ (منه) قبضہ کرلینا۔ قادر ہوجانا
تَمْكِيْنٌ (۲۔ مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا
سِقَايَةٌ (ض سَقٰى يَسْقِيْ) پانی پلانا
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا
فَكٌّ (ن) کھول دینا
كَبُرَ (ك۔ عَلٰى کے ساتھ) شاق گذرنا
مَسْغَبَةٌ* (ن۔ سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا۔ بھوک
مَتْرَبَةٌ* (س) فقیر ہونا۔ فقر و فاقہ
مَقْرَبَةٌ* (ك) قریبی ہونا

مَكَاءٌ (ن مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا
اُنْشُوْدَةٌ (ج اَنَاشِيْدُ) گیت۔ گانا
خَطَرٌ (ج اَخْطَارٌ) خطرہ
رَقَبَةٌ (ج رِقَابٌ) گردن
شَوْكٌ (ج اَشْوَاكٌ) کانٹا
عَظْمٌ (ج عِظَامٌ) ہڈی
مَدْرَسَةٌ اَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ
مُهَيْمِنٌ محافظ
مَيْمَنَةٌ (ك يَمُنَ يَيْمُنُ) بابرکت ہونا۔ برکت۔ لشکر میں دائیں طرف کی فوج

مشق نمبر ۱۵۰

تَأَمَّلْ فی المصادر واوزانِها وعَمَلِها فی الامثلة الاٰتية

(۱) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي ويُصِمُّ (۲) مُخَالَطَةُ الاشرار من اعظم الاخطار (۳) اِكرامُ العربِ الضَّيفَ معروفٌ فی العالم احزنني قتلُ حسين بن عليٍّ [رضي الله عنهما] في كربلاءَ مظلوما (۵) سِرْتُ الى المدرسة الاهليّة فسرّني اِلْقَاءُ التّلاميذِ اُنْشُوْدَةً وطنيّةً بِنَغمةٍ لطيفةٍ (۶) تكريمُ الناسِ العُلَماءَ

* یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں۔ ان میں میم زائدہ ہے +

واتّباعُهم ايّاهم فى الحسنات مُوجِبٌ لِارتقاء الأمّة ومُنتِجٌ
سعادةَ الوطن (۷) بُنِيَ الاسلام على خمسٍ شهادةِ[1] ان لا اله
الّا الله وانّ محمّدا عبدُهٗ ورسُولُه واِقامِ[2] الصّلٰوة وايتاءِ
الزكٰوة والحجّ وصومِ رمضانَ (۸) قال رسولُ الله صلى الله
عليه وسلّم تَبَسُّمُكَ في وجه اخيكَ صَدَقَةٌ وأمرُكَ بالمعروف
صدقة ونَهْيُكَ عن المُنكَرِ صدقةٌ ونصرُكَ الرجلَ الرّدِئَ البصرِ
لك صدقة وإماطتُكَ الحَجَرَ والشَّوْكَ والعَظْمَ عن الطريق
لك صدقة (۹) اليس من الجَهْلِ بَيْعُ المسلمين عَقارَهم
بيد اليهود في فَلَسطِينَ فانّه فى الحقيقة تمكين اليهود من
اخراجهم المسلمين من الارض المقدسة التى فيها تذكار الصّحابة
وشهادةٌ على احترام المسلمين الامكنةَ المقدّسة وحفظِهم
ايّاها منذُ ثلٰثةَ عشر قرنا -

(۱۰) اِصْبِرْ قليلا فبعدَ العُسرِ تيسيرٌ — وكُلّ امرٍ لهٗ وقتٌ وتدبيرٌ
ولِلْمُهَيمِنِ فى حالاتنا نَظَرٌ — وفوقَ تدبيرنا لِلّٰهِ تقديرٌ

مشق من القرآن نمبر ۱۵۱

(۱) ولولا دَفْعُ اللهِ الناسَ بعضَهم ببعضٍ لَفَسَدَتِ الارضُ
(۲) يا ايّها الناس قد جاءتكم مَوْعِظَةٌ من ربّكم وشِفاءٌ لِما

[1] بدل ہے خمسٍ سے اس لئے مجرور ہے + [2] اِقَامَةٌ سے ۃ حذف کردی گئی ہے +

فى الصدور وهدًى ورحمةٌ للمؤمنين (۳) يا قومِ اِن كان
كَبُرَ عليكم مُقامي وتذكيري باٰيات اللهِ فعلى الله توكّلتُ
(۴) اَجَعَلتم سِقايةَ الحاجّ وعِمارةَ المسجد الحرامِ كَمَن اٰمَنَ
باللهِ واليومِ الاٰخر وجاهد في سبيل الله ؛ لا يَستوٗنَ
(۵) ماكان صلوتهم عند البيتِ[1] الّا مُكاءً وتَصدِيَةً (۶) ماكان
استِغفارُ ابراهيمَ لِاَبِيهِ الّا عن مَوْعِدَةٍ وعدها ايّاه
(۷) فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ في يومٍ ذي مَسْغَبَةٍ يتيما ذا
مَقْرَبَةٍ او مسكينًا ذا مَتْرَبَةٍ - ثمّ كان من الّذين اٰمنوا
وتواصَوا بالصّبرِ وتواصوا بالمَرْحَمَةِ - اولٰئك اصحابُ المَيْمَنَةِ -
(۸) غُلِبَتِ الرّومُ فى ادنى الارض وهم من بعد غَلَبِهِم
سَيَغْلِبُونَ فى بِضْعِ سِنِينَ ؛

[1] یہاں بَیْت سے مراد خانۂ کعبہ ہے +

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱۔ اگرچہ مطلق اسم صفۃ کہنے سے صفۃ مُشَبَّھَہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ان میں صفتی معنٰی موجود ہیں ❖

ثلاثی و غیر ثلاثی سے اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲ تا ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اِس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ مُعَرَّف باللّام ہو یا ھَمزۂ استفہام[۲] یا مائے نافیہ[۳] کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں خبر[۴] یا نعت[۵] واقع ہو: جَاءَ السَّابِقُ[۱] حِمَارُہٗ فَرَسًا (= جاء الذی سَبَقَ او یسبِقُ حِمَارُہٗ فَرَسًا)، اَشَارِبٌ[۲] زَیْدُنِ الْقَھْوَۃَ ؟ مَا[۳] شَارِبٌ زَیدٌ القھوۃَ۔ حَامِدٌ[۴] شَارِبٌ اخوہ القھوۃَ۔ جَاءَ رَجلٌ[۵] شَارِبَۃٌ اَخَوَاتُہ القَھوۃَ۔ المُقِیمَانِ[۶] الصَّلٰوۃَ و المقیماتُ الصّلٰوۃَ ھم المُفلحون۔ زیدٌ مُعَلِّمٌ اخوہ حامدًا الخیاطۃَ ❖

تنبیہ ۲۔ تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے

۱؎ وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

کہ اسم الفاعل اور اسم المفعول پر اَلْ عمومًا الذی (اسم الموصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے ❖

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں ❖

۳۔ اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے، یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصًا اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانۂ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القھوۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے)، الحمد للّٰہِ فاطرِ السمٰوٰتِ والارضِ، محمودٌ قاتلُ الاسدِ۔ اِن تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے ❖

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ و جمع مذکر سالم کا نونِ اعرابی حالتِ اضافۃ میں گرا دیا جاتا ہے، مگر اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافۃ کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقیما الصلٰوۃِ	المقیما الصّلٰوۃَ
المقیموا الصلٰوۃِ	المقیموا الصلٰوۃَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے +

(۲) اسم المفعول

۵ - ثلاثی مجرّد وغیر ثلاثی مجرّد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمھیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں تبلادئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو +

۶ - اسم المفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زیدٌ مَسْبُوقٌ فَرَسُهٗ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ اَخَوَاهُ الحِیاکَةَ (زید کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں) +

(۳) الصِّفَةُ المُشَبَّهَةُ

۷ - صفۃ مشبّھہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لئے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفۃ پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِیلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، کَسْلَانٌ +

تنبیہ ۳ - اسم الفاعل اور صفۃ مشبّھہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفۃ مشبّھہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد

ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفۃ کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے +

۸ - صفۃ مشبّھہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سَماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں :-

(۱) جو مادّے رنگ یا عیب یا حُلیہ پر دلالت کریں ان سے صفۃ کا صیغہ واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے: اَحْمَرُ، حَمْرَاء، حُمْرٌ +

تنبیہ ۴ - اَفْعَلُ کا وزن جب صفۃ مشبّھہ کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ الصّفۃ کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ التّفضیل کہتے ہیں +

(۲) اہلِ حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فعّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے: خیّاطٌ، نجّارٌ، خبّازٌ، حجّامٌ[2]، بزّازٌ[1] وغیرہ +

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقَلَةٌ (ساگ) سے بقّال، جَمَل سے جَمّال (شُتربان) +

۹ - غیر ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل کا صیغہ صفۃ مشبّھہ کے لئے

[1] پارچہ فروش - کپڑا بیچنے والا + [2] پچھنے لگانے والا - عربی محاورے میں حِجامۃ پچھنے لگانے کو کہتے ہیں +

بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (بآرام)، مُسْتَقِيمٌ (سیدھا۔ مضبوط)۔

۱۰۔ صفة مشبّهه کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافۃ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجه فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوَجْهِ (چہرے کا اچھا۔ یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفة مشبّهه اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔ (بہتر ہے کہ حصۂ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھ لو)۔

اِن دونوں صورتوں کے علاوہ صفة مشبهه اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ بڑی کتابوں میں پڑھ لوگے۔

(۴) صِيغَةُ الْمُبَالَغَةِ

۱۱۔ اسم الصفة کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغة ہے: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)، جَهُولٌ (بڑا جاہل)۔

تنبیه ۵۔ اگرچہ اسم التفضيل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغه میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۲۔ مبالغه کے تمام اوزان سماعی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فُعَّالٌ، فِعِّيلٌ : سَفَّاكٌ[1]، عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[2]، صِدِّيقٌ[3]

[1] بڑا خونریز۔ [2] بہت بڑا۔ [3] بڑا سچا۔

فَعُّولٌ، فُعُّولٌ، فُعَّلٌ : قَيُّومٌ[1]، قُدُّوسٌ[2]، قُلَّبٌ[3]

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ : مِحْرَبٌ[4]، مِفْضَالٌ[5]، مِنْطِيقٌ[6]

فُعَالٌ، فَاعُولٌ، فُعَلَةٌ : عُجَابٌ[7]، فَارُوقٌ[8]، هُمَزَةٌ[9]

فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فَعُولٌ : حَذِرٌ[10]، عَلِيمٌ، حَمُولٌ[11]

۱۳۔ اوزانِ مبالغه میں مذکر و مونث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو ۃ لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغه ہے: عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مونث میں ۃ لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امرأةٌ نَصِيرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔ اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جريحٌ (= مجروح) وامرأةٌ جَرِيحٌ۔ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمرأةٌ حبيبةٌ (اَيْ مَحْبُوبَةٌ)۔

فَعُولٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مونث کے لئے ۃ لگائی جائے گی: جَمَلٌ حَمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ)، ناقةٌ حَمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ بَتُولٌ وامرأةٌ بَتُولٌ[12]

[1] خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔ [2] بڑا پاک۔ [3] بڑا اُلٹ پھیر کرنے والا۔ [4] بڑا لڑاکو۔ [5] بڑا فاضل۔ [6] بڑا بولنے والا۔ [7] بہت عجیب۔ [8] خوب فرق کرنے والا۔ [9] بڑا عیب چین۔ [10] خوب چوکنا۔ بہت بچنے والا۔ [11] بڑا بوجھ لادا ہوا۔ [12] دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا کرنے والی۔

(۵) اَفعَلُ التّفضیل

۱۴ - افعل التفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل التفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے: اَعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ، اَعْرَفُ (بہت معروف) +

افعل التفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ مَا رَأَیتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فی عینه الکُحْلُ منه فی عین زیدٍ[1]۔ اس ترکیب میں کُحل کو رفع لفظ اَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی +

(۶) اسم النّسبة یا الاسم المنسوب

۱۵ - جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مصریٌّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے لیکن یائے نسبة لگادینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہوجاتے ہیں اس لئے وہ بھی اسم

[1] میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنْهُ میں ضمیر کُحْل کی طرف راجع ہے +

صفة کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جریدةٌ[3] یومیّةٌ، هٰذا الرجل مصریٌّ +

۱۶ - اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:-

(۱) اگر اسم کے آخر میں ة لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَکّةٌ سے مَکّیٌّ، صِنَاعَةٌ سے صِناعِیٌّ +

(۲) لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کردئے جاتے ہیں: مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ +

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں۔ نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِیٌّ، دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے دَمَوِیٌّ

(۴) الف مقصورة کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِیٌّ، عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائِیٌّ

(۵) اسم النسبة کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریّون، کبھی جمع مکسّر بھی آتی ہے: فَلْسَفِیٌّ سے فلاسِفَةٌ، مَغْرِبیٌّ سے مَغَارِبَةٌ +

۱۷ - ذیل کے اسماء منسوبة کو خاص طور پر یاد رکھو:-

اُمَیَّةٌ[1]	سے	اَمَوِیٌّ یا اُمَوِیٌّ	بَادِیَةٌ[2]	سے	بَدَوِیٌّ[4]

[1] آنحضرت ﷺ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بَنُو اُمَیَّة کہتے ہیں + [2] گاؤں + [3] روزانہ اخبار + [4] دیہاتی +

حَضْرَموتُ[1] سے حَضْرَمیٌّ	ناصِرَةٌ[2] سے نَصْرانیٌّ
رُوحٌ سے رُوحانیٌّ	طَبیعَةٌ سے طَبیعیٌّ
رَبٌّ سے رَبّانیٌّ	رَیٌّ[3] سے رازیٌّ
قُرَیْشٌ سے قُرَشیٌّ	اَلْیَمَنُ سے یَمانٍ یا اَلْیَمانیُّ یا اَلْیَمَنیُّ

سلسلة الالفاظ نمبر ۶۰

أَخْرَسَ (ا) گونگا بنا دینا
الإنجیل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی
اَوانٌ وقت۔ موقع۔ موسم
أُمّیٌّ (منسوب ہے أُمٌّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا
بَأْسا (= بَأْساء) خوف۔ تکلیف
تابَ (یتوب) توبہ کرنا۔ رجوع ہونا
تِبْیانٌ (مصدر ہے بانَ یَبینُ کا) بیان کرنا
تَمَّ تمام ہونا۔ کامل ہونا
جَذْوَةٌ چنگاری
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا لباس
حَمیمٌ گہرا دوست۔ گرم پانی
حَنیفٌ (ج حُنَفاءُ) کُھرا ہو جانے والا۔ ثابت قدم

رَجا (ن۔ و) امید کرنا
رِدْءٌ مددگار
زَقُّومٌ تھوہر
سارٍ (سریٰ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا۔ سرایت کرنے والا
شَرِسٌ تُندمزاج
شَفیرٌ کنارہ۔ جیسے کا کنارہ
الصّخرُ الأصمُّ سخت چٹان
عارٍ (ج عُراةٌ) ننگا
عُجابٌ بہت انوکھا۔ عجیب وغریب
غَیْثٌ (ج أغیاثٌ) بارش
غَشَمْشَمٌ بہادر۔ اڑیل
فَکِهٌ خوش طبع۔ خوب ہنسنے ہنسانے والا۔

۱ یمن میں ایک شہر ہے + ۲ ایک قریہ ہے شام میں + ۳ فارس میں ایک شہر ہے +

قَسا (یَقْسُو) دِل کا سخت ہونا
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چین۔ بڑا بدگو
لَوْذَعیٌّ (از لَذَعَ) ذکی۔ تیز فہم
لَیِّنٌ (از لانَ یَلینُ) نرم
مُبینٌ واضح۔ روشن۔ ظاہر کرنے والا
مُتْرَفٌ آسودہ۔ مستِ مال و دولت

مَغْمورٌ ڈھانکا ہوا۔ ڈوبا ہوا
مَنیَّةٌ (ج مَنایا) موت
وَکَلٌّ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے
هارٍ※ منہدم ہونے والا
هَدیَّةٌ (ج هَدایا) تحفہ
هَیّابٌ خوف زدہ۔ بُزدل
یَقَظَةٌ بیداری۔ جاگ جانا

※ تنبیہ۔ هارٍ اصل میں هائرٌ اجوف واوی ہے۔ مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے۔ جیسے شائکٌ (ہتھیار بند) سے شاکی السّلاح کہا جاتا ہے +

مشق نمبر ۱۵۲

میّز أسماءَ الصّفةِ وأقسامها وانظر فی اعراب معمولها فی الامثلة الآتیة

(۱) أَلَیْسَ اللهُ بِکافٍ عَبْدَهُ ؟ (۲) فاعْبُدوا اللهَ مُخْلِصینَ لهُ الدّینَ حُنَفاءَ (۳) کُلُّ نفسٍ ذائقةُ الموتِ (۴) إنّی مرسِلةٌ الیهم بهَدیّةٍ فناظرةٌ بِمَ [بما] یرجع المرسلون (۵) أئنّا [= أإنّا] لَتارِکُوا آلِهَتِنا لِشاعرٍ مجنونٍ[1] (۶) أجعلَ الآلِهَةَ إلٰهًا واحدًا ؟ إنّ هٰذا لَشیءٌ عُجابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِلْقاسِیَةِ[2] قلوبُهم مِن ذکرِ اللهِ (۸) وإنّی لَغَفّارٌ لِمَن تابَ

۱ مجنون (ج مجانین) دیوانہ + ۲ قاسیة اسم فاعل مؤنث از قسا یعنی سنگدل۔ سخت دل +

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (۹) اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ
(۱۰) وَاَخِی هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّی فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْءًا یُصَدِّقُنِی
(۱۱) اِنْ تَرَنِ [= تَرَانِی] اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّی
اَنْ یُؤْتِیَنِ[1] خَیْرًا مِنْ جَنَّتِكَ (۱۲) هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ
رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ط وَاِنْ[2] کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُبِیْنٍ +

مشق نمبر ۱۵۳

اشعار

خَیْرُ النَّبِیِّیْنَ الَّذِی نَطَقَتْ بِهِ التَّوْرٰاةُ[3] وَالْاِنْجِیْلُ قَبْلَ اَوَانِهٖ

اَلْمُنْطِقُ الصَّخْرَ الْاَصَمَّ بِکَفِّهٖ	وَالْمُخْرِسُ[4] الْبُلَغَاءَ فِی تِبْیَانِهٖ
وَالْمُخْجِلُ[5] الْقَمَرَ الْمُنِیْرَ بِتَمِّهٖ	فِی حُسْنِهٖ وَالْغَیْثَ فِی اِحْسَانِهٖ

—— ✣ ——

وَمُکَلِّفُ الْاَیَّامِ ضِدَّ طِبَاعِهَا	مُتَطَلِّبٌ فِی الْمَاءِ جَذْوَةَ نَارٍ
وَاِذَا رَجَوْتَ الْمُسْتَحِیْلَ فَاِنَّمَا	تَبْنِی الرَّجَاءَ عَلٰی شَفِیْرٍ هَارٍ
فَالْعَیْشُ نَوْمٌ وَالْمَنِیَّةُ یَقْظَةٌ	وَالْمَرْءُ بَیْنَهُمَا خَیَالٌ سَارٍ

—— ✣ ——

[1] یہ اِنْ مخففہ، اِنَّ کا دیکھو سبق ۹ م ص ۶۶-۶۷ + [2] دیکھو سبق ۶۲-۶-ج +

[3] توراۃ۔ وہ کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی [4] گونگا کرنے والا [5] شرمندہ کرنے والا

وَکُنْ اَشَدَّ مِنَ الصَّخْرِ الْاَصَمِّ لَدَی الْـ	بِأْسَاءِ اَسْیَرَ فِی الْاٰفَاقِ مِنْ مَثَلٍ
حُلْوَ الْمَذَاقَةِ، مُرًّا، لَیِّنًا، شَرِسًا،	صَعْبًا، ذَلُوْلًا، عَظِیْمَ الْمَکْرِ وَالْحِیَلِ
مُهَذَّبًا، لَوْذَعِیًّا، طَیِّبًا، فَکِهًا،	غَشَمْشَمًا، غَیْرَ هَیَّابٍ وَلَا وَکِلٍ
وَمَنْ لَمْ تَکُنْ حُلَلُ التَّقْوٰی مَلَابِسَهٗ	عَارٍ وَاِنْ کَانَ مَغْمُوْرًا مِنَ الْحُلَلِ

الابیات المذکورة مقتبسة من القصیدة اللامیة فی الحکم لصلاح الدین
الصَّفدیّ المتوفی سنة ۷۶۴ھ رحمه الله تعالیٰ . ونضیف الیها
بعض الابیات من اوّل القصیدة فی ما یأتی

اَلْجَدُّ[1] فِی الْجِدِّ[2] وَالْحِرْمَانُ[3] فِی الْکَسَلِ	فَانْصَبْ[4] تُصِبْ[5] عَنْ قَرِیْبٍ غَایَةَ الْاَمَلِ
وَاصْبِرْ عَلٰی کُلِّ مَا یَأْتِی الزَّمَانُ بِهٖ	صَبْرَ الْحُسَامِ[6] بِکَفِّ الدَّارِعِ[7] الْبَطَلِ[8]
وَاِنْ بُلِیْتَ[9] بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ[10] لَهٗ	فَکُنْ کَاَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ یَقُلِ
وَلَا یَغُرَّنْكَ[11] مَنْ تَبْدُوْ[12] بَشَاشَتُهٗ[13]	مِنْهُ اِلَیْكَ فَاِنَّ السُّمَّ[14] فِی الْعَسَلِ
وَاِنْ اَرَدْتَ نَجَاحًا اَوْ بُلُوْغَ مُنًی[15]	فَاکْتُمْ[16] اُمُوْرَكَ مِنْ حَافٍ[17] وَمُنْتَعِلِ[18]

[1] بزرگی، عظمت [2] کوشش [3] محرومی [4] محنت کرنا [5] تو پہنچ جائے گا۔ اَصَابَ (ا) پہنچ جانا [6] تلوار [7] زرہ پوش سپاہی [8] بہادر [9] بَلا یَبْلو مبتلا کرنا، آزمانا۔ [10] نیک بختی کا حصہ۔ [11] لَا یَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیف۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے۔ [12] بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُوْ فعل مضارع مؤنث غائب۔ [13] ہنس مکھ ہونا۔ [14] زہر [15] آرزو۔ [16] کَتَمَ (ن) چھپانا۔ [17] ننگے پاؤں والا۔ [18] جوتا پہنا ہوا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمُثَنّٰى وَالْمَجْمُوْعُ وَالتَّصْغِيْرُ

۱ ۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ، اَبَوَیْنِ ، اَخٌ سے اَخَوَانِ، اَخَوَیْنِ۔ مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرفِ محذوف نہیں لوٹایا جائیگا: اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ)، اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنَوٌ) کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا +

یَدٌ (دراصل یَدَیٌ)، فَمٌ (دراصل فُوَہٌ) سے یَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرفِ محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا* سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فَتًی* سے فَتَیَانِ +

* عَصًا اور فَتًی پر اَلْ داخل ہو تو اَلْعَصَا اور اَلْفَتٰی پڑھا جاتا ہے +

اَلْمَجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲ ۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم اور جمع مکسّر۔ پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں مذکّر اور مؤنّث (دیکھو درس ۵-۳) +

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳ ۔ جمع سالم مذکر اُن اسماء صفت کی ہوتی ہے جو مذکّر عاقل کی صفۃ یا خبر واقع ہوں: رِجَالٌ صَادِقُوْنَ۔ غیر اسماء صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرْضُوْنَ، عَالَمُوْنَ، اَهْلُوْنَ، بَنُوْنَ، سِنُوْنَ اور مِئُوْنَ۔ (جمعیں ہیں اَرْضٌ، عالَمٌ، اَهْلٌ، اِبْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)

مذکّر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائینگے: زَیْدُوْنَ وغیرہ +

الجمعُ السّالمُ المؤنّث

۴ ۔ جو اسماء صفت عاقلات کی صفۃ یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ۔ غیر اسماء صفت میں مندرجۂ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:-

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تأنیث کے لئے ہو خواہ وحدت کے لئے: وَزَّةٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ۔ مگر اِمْرَءَةٌ، شَاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئیگی۔

[1] وَزٌّ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وزۃ میں تائے تانیث ہے اور تمرۃ میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور +

شاۃٌ کی جمع شاءٌ اور شِیاہٌ، اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنّث اَعْلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ +

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِیفات، اِمْتِیازات +

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّیَاتٌ اور صَحْرَاءٌ کی جمع صحراوات ہوگی. اسکی جمع مکسّر صَحارٰی بھی آتی ہے ÷

الجمع المکسّر

۵۔ جمع مکسّر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع القِلّة (۲) جمع الکَثْرة

جمع قلّة وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:۔

جمع قلّة را چہار است اَمثلہ   اَفْعُل و اَفْعَال و فِعْلَة اَفْعِلَة

اَشْہُرٌ، اَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام)، اَرْغِفَةٌ (جمع رَغِیفٌ [روٹی] کی) +

تنبیہ ۱۔ جمع قلّة پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فیھا ما تَشْتَھِیهِ[1] الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ[2] الْاَعْیُنُ۔ اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ۔ ان مثالوں میں اَنْفُس، اَعْیُن اور اولاد

[1] اِشْتَھٰی (۷) خواہش کرنا ÷ [2] لَذَّ (یَلَذُّ) لذت پانا ÷

کثرت کے لئے ہیں +

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلّت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجْلٌ کی جمع اَرْجُلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے +

جمع کثرۃ کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے:۔

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُوْرَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، اُمَمٌ، صُوَرٌ +

(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ[1]، مِلَّةٌ[2]، کِلَّةٌ[3] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، کِلَلٌ +

(۳) فُعَلَةٌ کا وزن اسم الفاعل معتل اللّام کی جمع کے لئے آتا ہے: رَامٍ، قَاضٍ، عَاصٍ[4] کی جمع رُمَاةٌ (در اصل رُمَیَةٌ)، قُضَاةٌ، عُصَاةٌ +

(۴) فَعَالِلُ۔ ہر ایک رباعی مجرّد اور خماسی مجرّد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ، خَنْدَرِیْسٌ[5] کی جمع بَلَابِلُ، سَفَارِجُ، خَدَارِسُ۔ خماسی مجرّد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرائے گئے

(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے

[1] ٹکڑا + [2] دین + [3] مہین پردہ + [4] گناہگار + [5] پرانی شراب +

جَوَاهِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لئے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ[1]، عَاقِرٌ[2] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ ✦

(۶) فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيلَةٌ اور فِعالَة کی: كَتِيبَةٌ[3]، رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ ✦

(۷) اَفَاعِلُ جمع ہے اِفْعَلٌ اور اُفْعُلَةٌ کی: اِصْبَعٌ[4] اور اُنْمُلَةٌ[5] کی جمع ہے اَصَابِعُ اور اَنَامِلُ ✦

افعل التفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: اَكَابِرُ، اَفَاضِلُ جمع ہے اَكْبَرُ اور اَفْضَلُ کی۔ اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: اَكْبَرُوْنَ (دیکھو سبق ۴۲) ✦

(۸) اَفَاعِيلُ جمع ہے اُفْعُولٌ اور اُفْعُولَةٌ کی: اُسْلُوبٌ سے اَسَالِيبُ، اُرْجُوزَةٌ[6] سے اَرَاجِيزُ ✦

(۹) فَعَالِيلُ، جس رباعی کا ماقبلِ آخر مدّہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُورٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيرُ، قَرَاطِيسُ ✦

(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)،

---

[1] حاملہ ✦ [2] بانجھ عورت ✦ [3] چھوٹا سا لشکر ✦ [4] انگلی ✦ [5] انگلی کا پور ✦ [6] چھوٹی بحر کا قصیدہ

مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ)، مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مَشَارِقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ ✦

(۱۱) مَفَاعِيلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ اور مَفْعُولٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِينٌ اور مَكْتُوبٌ سے مَفَاتِيحُ، مَسَاكِينُ اور مَكَاتِيبُ ✦

اسم التصغير[1]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لئے ثُلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم التصغیر یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُكَبَّر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا)، كَلْبَةٌ سے كُلَيْبَةٌ، ظِلٌّ سے ظُلَيْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فُتَيٌّ، الضُّحٰى سے الضُّحَيَّا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم مُكَبَّر ہے دوسرا مُصَغَّر ✦

رُباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ، عالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ۔

خُماسی میں اگر حرف مَدّہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدّہ ہو تو فُعَيْلِيلٌ کے وزن پر آئیگا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِينٌ، مَرْهُوبٌ (خوفناک) سے مُرَيْهِيبٌ ✦

---

[1] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا ✦

تنبیہ ۲۔ حروفِ عِلّۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو کے ماقبل ضمّہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انھیں مدّہ کہتے ہیں: بَا، بُوْ، بِیْ ورنہ لِیْن کہا جاتا ہے: بَیْ، بَوْ۔

۷۔ ذیل کے اسماء مُصَغَّرَہ خاص طور پر یاد رکھو:۔

أَخٌ (دراصل أَخَوٌ) سے أُخَيٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَيٌّ
أُخْتٌ سے أُخَيَّةٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَةٌ سے بُنَيَّةٌ
أَبٌ سے أُبَيٌّ	شَيْءٌ سے شُوَيَّةٌ
ذَاكَ سے ذَيَّاكَ	اَلَّذِی اور اَلَّتِی سے اَللَّذَيَّا اور اَللَّتَيَّا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۱

اَرْصَدَ (۱) تیار کرنا۔ نگہبان بنانا	تِیْجَانٌ جمع ہے تاج کی
اَسَلٌ (اسم جنس) نیزے	تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی = مورت
اُلٰی بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَةٌ کی = بڑا لگن
اِنْتَضَلَ (۲) تیر ترکش سے نکالنا۔ تیر پھینکنا	جَوَابٍ (اصل جَوَابِی) جمع ہے جَابِيَةٌ کی = حوض
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّیَّةٌ وہ نیزے جو مقام خَطّ کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔
بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی سفید۔ شمشیر آبدار	

ذُبَّلٌ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَةٌ کی باریک نیزہ	صَارِمٌ (ج صَوَارِمُ) تیز تلوار
رُمَاةٌ جمع ہے رَامٍ کی۔ تیر پھینکنے والا	عُدَّةٌ (ج عُدَدٌ) سامان۔ ذخیرہ
رَاسِيَةٌ (ج رَاسِيَاتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی۔ گڑی ہوئی	عَدِيْدٌ (ج عَدَائِدُ) قرین۔ ہم قوم۔ متعدد
سِتْرٌ (ج اَسْتَارٌ) پردہ	عَزِيْزٌ (ج اَعِزَّةٌ) عزّت والا۔ غالب
سَرِيْرٌ (ج اَسِرَّةٌ اور سُرُرٌ) تخت۔ پلنگ	فَارِسٌ (ج فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار
سَهْمٌ (ج اَسْهُم اور سِهَام) تیر	قِدْرٌ (ج قُدُوْرٌ) دیگ
صَارِخٌ چیخنے والا۔ رونے والا	قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا۔ (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
	مِحْرَابٌ (ج مَحَارِيْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ۔ مسجد میں امام کی جگہ
	مُنْعَمٌ تروتازہ۔ نعمت میں پلا ہوا۔

مشق نمبر ۱۵۴ (جمع کی مثالیں)

(۱) ومن اٰیاتہ خَلْقُ السمٰوٰتِ والارض واختلافُ اَلْسِنَتِكُم وَاَلْوَانِكم۔ اِنّ فی ذٰلك لَاٰیٰتٍ لِلْعَالَمِیْن (۲) یَعْمَلُوْنَ لَهٗ ما یشآء من مَحَارِیْبَ وتَمَاثِیْلَ وجِفَانٍ کالجَوَابِ وقُدُوْرٍ رَاسِیَاتٍ۔ اِعْمَلُوْا اٰلَ داوٗدَ شُکْرًا۔ وَقَلِیْلٌ من عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (۳) قالت [مَلِکَةُ سَبا] اِنّ المُلُوْكَ اذا دخلوا قَرْیَةً اَفْسَدُوْها وجعلوا اَعِزَّةَ اَهْلِها اَذِلَّةً (۴) [قال لُقْمَانُ] یَابُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وأْمُرْ بالمَعْرُوْفِ وَانْهَ عن المُنْكَرِ واصْبِرْ علٰی ما

اَصَابَكَ ۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِن عَزْمِ الامور ۔ واقْصِدْ فی مَشْیِكَ واغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۔ اِنّ اَنْكَرَ الاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِیْرِ (۵) والّذِیْنَ اٰمَنُوْا وعَمِلُوا الصّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ من الجنّة غُرَفًا تجری من تحتها الانهار خٰلدین فیها ۔ نِعْمَ اجرُ العامِلِیْنَ (۶) الطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ والطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَات +

مشق اشعار نمبر ۱۵۵

اَیْنَ العَبِیْدُ الاُلیٰ ارصد تمم عُدَدًا؟	اَیْنَ العَدِیدُ واین البِیْضُ والاَسَلُ؟
اَیْنَ الفَوارِسُ والغِلْمانُ ماصَنَعُوْا؟	این الصّوارم والخَطِّیَّةُ الذُّبُل؟
این الرُّماةُ الَمْ تُمْنَعْ بِاَسْهُمِهِمْ؟	لمّا اَتَتْكَ سِهامُ الموت تُنْتَضَلُ
این الوُجُوه التی كانت مُنَعَّمَةً؟	من دُوْنِهَا تُضرَبُ الاَسْتارُ والكِلَلُ
ناداهُمْ صارِخٌ من بعدِ ما دُفِنُوا	اَیْنَ الاَسِرّة والتِّیْجَانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں[عه]

نُقَیْطٌ من مُسَیْكٍ فی وُرَیْدٍ	خُوَیْلُكَ اَمْ وُشَیْمٌ فی خُدَیْدٍ؟
وذَیّاكَ اللُّوَیْمِعُ فی الضُّحَیَّا	وُجَیْهُكَ ام قُمَیْرٌ فی سُعَیْدٍ؟
صُبَیٌّ ام ظُبَیٌّ فی قُبَیٍّ	مُرَیْهِیْبُ السُّطَیْوَةِ كالاُسَیْدِ؟

عه تصغیر ہیں ان الفاظ کی :-
نُقْطَةٌ ، مِسْكٌ (مشک) ، وَرْد ، خَال (تل) ، وَشْمٌ (نقش و نگار) ، خَدٌّ (رخسار) ، ذاك ، لامِع ، ضُحٰی ، وَجْه ، قمر ، سَعْدٌ (خوش نصیبی ۔ یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا بُرج) ، صَبِیٌّ ، ظَبْیٌ (ہرن) ، قَبا (پیرہن) ، مرهوب ، سَطْوَة (دبدبہ ۔ حملہ) ، اسد + له سامنے ۔ سوا ۔ کتر +

الدَّرْسُ الخَامِسُ والسَّبْعُوْن

اسماء الافعال وخصوصیّات بعض الافعال والاشعار

۱ ۔ اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں ۔ لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں ۔

۲ ۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں ۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں : تَعَالَ ، تعالَیا ، تعالَوْا ، تعالَیْ ، تعالَیْنَ : قُلْ یٰاَهْلَ الكِتٰبِ تعالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وبَیْنَكم اَنْ لا نَعْبُدَ اِلّا اللّٰهَ +

(۲) هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِیْ = مجھے دے ۔ لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے : هَاتِ ، هاتِیا ، هاتُوْا ، هاتِیْ ، هاتِیْنَ : قُلْ هاتُوْا بُرهانَكم اِن كنتم صادِقِیْنَ +

(۳) هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع هاءُم : هاءُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِیَهْ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال) ۔ کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغے بنا لیتے ہیں : هَاكَ ، هاكُمَا ، هاكُمْ ، هاكِ ، هاكُنَّ +

(۴) هَلُمَّ (آ جا ۔ چلے چل ۔ لے آ) ۔ یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی

آتا ہے: وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدّی بھی آتا ہے: هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ) ÷

هَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنیٰ ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں علیٰ هٰذا القياس +

تنبیہ ا۔ یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر مُتَصَرِّف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرّف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ لیکن لغۃ بنی تمیم میں متصرّف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنائے جاتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوْا، هَلُمِّيْ، هَلْمُمْنَ +

(۵) هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): قالت هَيْتَ لك، قال معاذ الله
اس میں مخاطب کے مطابق ضمیرِ خطاب میں تصرّف ہوتا ہے: هيتَ لكما، هَيْتَ لَكُمْ ÷

(۶) عَلَيْكَ (= اِلْزَمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر)، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ۔ اِس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں +

(۷) عَلَيَّ بِهٖ (= جِئْ بِهٖ عندی = اسے میرے پاس لے آؤ)

(۸) اِلَيْكَ عَنِّيْ (= تَبَعَّدْ عَنِّيْ = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَيْكَ هٰذَا (= خُذْ هٰذَا)

(۱۰) دُوْنَكَ (= خُذْ): دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَيَّ، حَيَّهَلَا (= عَجِّلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ (جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَيْدَ، رُوَيْدَكَ (= اَمْهِلْ = ٹھیر جا۔ جانے دے)

(۱۳) بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التفكّرَ في ما لا يَعْنِيْكَ (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَهْ (رُک جا)

(۱۵) صَهْ (خاموش رہ)

(۱۶) آمِيْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ۔ ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں +

۳۔ جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هيهاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ
(بعید ہوگیا بعید ہوگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہوگیا) شَتَّانَ بَیْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے) +

(۳) سَرْعَانَ (= اَسْرَعَ = جلدی کی) : سَرْعَانَ الشَّیْبُ اِلٰی ذَوِی الْهُمُوْمِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آگیا) +

تنبیہ ۲- مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں +

بعض افعال کی خصوصیات

۴ - مندرجۂ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں :-

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فهو مَسْرُوْرٌ : سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے بہت خوش ہوا) - اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے +

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فهو مَبْهُوْتٌ : بُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ

غُشِیَ عَلَیْهِ (وہ بیہوش ہوگیا) فهو مَغْشِیٌّ عَلَیْهِ

اُعْجِبَ بِهٖ (وہ اسے پسند آیا) فهو مُعْجَبٌ : اُعْجِبَ الرَّشِیْدُ بِكَلَامِ الْاَعْرَابِیِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)

اُضْطُرَّ اِلَیْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فهو مُضْطَرٌّ : فَمَنِ اضْطُرَّ فَلَا عُدْوَانَ[1] عَلَیْهِ (جو شخص مجبور ہوجائے [اور حرام چیز کھا پی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)

اُغْرِمَ بِهٖ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فهو مُغْرَمٌ

اُوْلِعَ بِهٖ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا) فهو مُوْلَعٌ

[1] جرم : زیادتی +

رُكِمَ (اسے زکام ہوگیا) فهو مَزْكُوْمٌ

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فهو مَصْدُوْعٌ

عُنِیَ بِهٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فهو عَانٍ : عُنِیَ بِطَبْعِ هٰذَا الْكِتَابِ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ (فلان ابن فلان نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے : تَخِذْتُكَ صَدِیْقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)

خَالَ یَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخَالُ کہا جاتا ہے : وَلَا اِخَالُ ذٰلِكَ بَعِیْدًا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۲

اِبْتِسَامٌ (۷) مسکراہٹ - مسکرانا
اَقْلٰی (۱) عداوت رکھنا
اَعَادِی اور اَعْدَاءٌ جمع ہے عَدُوٌّ کی دشمن
اَغْضٰی (یُغْضِیْ اِغْضَاءً) چشم پوشی کرنا
اَمْجَدُ (ج اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف
بَاحَ (یَبُوْحُ بَوْحًا) ظاہر کردینا
بَلَی (یَبْلُوْ) آزمانا - مبتلا کرنا
بَاهٌ قوتِ مردمی

بَلِیْدٌ کند ذہن
جَاحِدٌ منکر
جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
حَلَّ (یَحُلُّ) کھل جانا - آسان ہوجانا
حَرْبٌ لڑائی - لڑاکا بہادر
خَلَّاقٌ خیر و برکت سے حصۂ عظیم
دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
رُقَادٌ نیند

رَاحَ (يَرُوحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا۔ شام کرنا۔ جانا

سَدِيدٌ (ج سِدَادٌ) سیدھا۔ مضبوط

سِلْسِلَةٌ (ج سَلَاسِلُ) زنجیر

شَرَّقَ مشرق کی جانب رُخ کرنا۔ جانا

شَكَا (يَشْكُو شَكْوًى وشِكَايَةً۔ اليه) شکایت کرنا

شَكَى (يَشْكِيْ) شکایت کرنا

صَبَّ (ن) اُنڈیلنا

صَفَحَ (ف) درگذر کرنا

ضَنَّ (ض وس) بُخل کرنا

طَارَدَ (۳) اچانک آجانا۔ حملہ کرنا

عَائِدَةٌ (ج عَوَائِدُ) انعام۔ عطیہ

غَدَا (يَغْدُو غُدُوًّا) صبح سویرے جانا۔ آنا صبح کرنا۔ جانا

غُرَّةٌ (ج غُرَرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص

غَرَّبَ مغرب کی جانب رُخ کرنا۔ جانا

غُلٌّ (ج اَغْلَالٌ) قیدی کے گلے کا طوق

فَتَكَ (ن۔ ض) اچانک حملہ کرنا

فَرَّجَ (ن) غم دور کرنا

كَرْبٌ اور كُرْبَةٌ تکلیف۔ بےچینی۔ غم

مُسَالِمٌ صلح کرنے والا

مُصَوَّرَةٌ تصویر

اَلْمَغْنَى (ج اَلْمَغَانِي یا مَغَانٍ) مکان مقام

مَالَ (يَمِيْلُ) مائل ہونا۔ (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا

مَلَكُوتٌ عالمِ بالا۔ عظیم الشان سلطنت

نَبْلٌ (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ = تیر (ج نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)

نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) مصیبت۔ آفت

وَجْدٌ جوشِ محبت یا جوشِ مسرت

هَوٰی خواہش۔ عشق

اَلْهَوَى الْعُذْرِيُّ قابلِ عذر عشق۔ جائز محبت

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سارت مُشَرِّقةً وسرتُ مُغَرِّبًا ✦ شَتَّانَ بين مُشَرِّقٍ ومُغَرِّبِ

(۲) جاورتُ اعداءی وجاوَرَ رَبَّهُ ✦ شَتَّانَ بين جِوارِه وجِوارِی

(۳) هَيْهَاتَ اَنْ اَقْلَاهُ وهو مُسالِمِي ✦ اِنَّ الاديبَ الحُرَّ حَرْبُ زمانه

(۴) سَاَلْتُكَ بالهوَى العُذْرِيِّ اَنْ لَا ✦ تَضَنَّ بِمَا يُسَرُّ به جَنَانِی

(۵) فما وَجْدِی تَضاعفَ منه كَرْبِی ✦ وصَيَّرَنِی حديثًا فی المغانی

(۶) واِخوانٍ تَخِذْتُهُمْ دُرُوعًا ✦ فكانوها ولٰكن للاعادی

(۷) وكنتُ اِخالُهم نَبْلًا سِدادًا ✦ فكانوها ولٰكن فی فُؤادی

(۸) هی الدنيا تقول بِمِلْأِ فيها[1] ✦ حَذَارِ حَذَارِ من كَيْدِی وفَتْكِی

(۹) فلا يَغْرُرْكُمْ مِنّی ابْتِسامٌ ✦ فقولی مُضْحِكٌ والفعلُ مُبْكِی

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيوخ الٰی طبيبٍ سُوءَ الهضم، فقال له الطبيبُ رُوَيْدَ سُوءَ الهضمِ فَاِنّه من خواصّ الشَّيْخُوخَة، فشكا ضُعْفَ الْبَصَرِ، فقال له بَلْهَ ضُعْفَ الْبَصرِ فانّه من خواصّ الشيخوخة۔ فاشتكٰی له ثِقْلَ السمع فقال هَيْهَاتَ السّمعُ من الشيوخ، فانّ ضُعفَ السّمع من خواصّ الشيخوخة۔ فاشتكٰی له قِلّةَ الرُّقاد، فقال شَتّانَ الرُّقادُ والشيوخُ، فانّ قِلّةَ الرّقاد

[1] فی = فَمٌ۔ بِمِلْأِ فيها یعنی اپنا منہ بھر کر (پکار کر)

من خواصّ الشیخوخة ۔ فاشتکی له ضُعفَ الباه ، فقال سَرَعَانَ ضعفُ الباه الی الشیوخ، فانّ ضعف الباه من خواصّ الشیخوخة فقال الشیخ لِاَصحابه دُوْنَکُمُ الاحمقَ وعلیکم الجاهلَ وهاکُمُ البلیدَ الذی لَافَهْمَ له ۔ فانّه لافرقَ بینه وبین الدُّرَّةِ اِلّا بالصورة الانسانیّة ، فانّه لایستطیعُ الآنَ یتکلّم بهاتَیْنِ الکلمتین ۔ فتَبَسّم الطبیب وقال حَیَّهَلْ بالغَضَبِ یاشیخ، فانّ هذا ایضًا من خواصّ الشیخوخة ۔ (من کتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے :

صُبَّتْ عَلَیَّ مصائبٌ لَوْاَنَّها   صُبَّتْ علی الایّام صِرْنَ لَیَالِیَا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے : سَلَاسِلَ واَغْلَالًا کو سَلَاسِلًا واغلالًا بھی پڑھا جاتا ہے ۔

(۲) زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تری کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں :

کَتَمَ الحُبَّ زمانًا ثُمَّ بَاحَا   وغَدَا فی طاعة الشوق وراحا

یااعظمَ الناس اِحسانًا اِلَی الناسِ   واَکْثَرَ الناس اِغْضَاءً عن الناسِیْ[عه]

نَسِیْتُ عهدَكَ والنسیانُ مُغْتَفَرٌ[عه]   فاغْفِرْ فاوّلُ ناسٍ اوّلُ الناسِ

رأیتُ الناسَ قد مالُوْا   الی مَن عندهٗ مالٌ

ومن لاعندهٗ مالٌ   فَعَنْهُ النّاسُ قد مالُوْا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، النّاسِ کو النّاسِ = النّاسِیْ اور مالٌ کو مالُوْا قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے ۔

(۳) فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَاِنْ بُلِیْتَ بِشَخْصٍ لاخَلَاقَ لَهٗ   فَکُنْ کَاَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ یَقُلِ[له]

(۴) هُمْ، کُمْ اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمُوْ، کُمُوْ اور اَنْتُمُوْ پڑھتے ہیں :

سَلَامٌ علیکم هل علی العهد انتمُ؟   اَمِ الدّهر اَنساکم عهودی فخُنْتُمُ؟[عه]

(۵) اِنَّ، اَنَّ اور اِلّا کا ہمزہ تلفّظ میں حذف کر دیا جاتا ہے :

فَلَوَانَّ مُشْتَاقًا تکلّف فوق ما   فی وُسْعِهٖ لمشی الیكَ المِنْبَرُ

فخُذْ بحقّكَ وَالَّا   فاصفحْ بحِلْمِكَ عنهٗ[عه]

له لَمْ یَقُلْ کو لَمْ یَقُلِ پڑھا گیا ہے۔ عه بھولنے والا۔ عه بخشا ہوا۔ عه خَانَ (یَخُوْنُ) خیانت کرنا۔ عه برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْاَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَاِلَّا کو وَلَّا پڑھا گیا ہے ۔

(۶) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے :

یا مَنْ یَحُلُّ بِذِکْرِہٖ　　عَقْدَ النّوائبِ والشّدائد

انت الرقیب علی العِبا ــ　　ــ دِ وانت فی الملکوت واحد

انت المُعِزّ لِمَنْ اطا ــ　　ــ عَكَ والمُذِلّ لکلّ جاحد

نَخْفِیُّ لطفك یُسْتَعا ــ　　ــ نُ به علی الزّمَن المُعانِد

اِنّ الهُمُوم جُیُوشَها　　ذاالقلبَ مِنّی قد تُطارِد

فَافْرُجْ بِحَوْلكَ کُرْبتِی　　یا مَنْ له حسن العوائد

انتَ المسبِّب والمیسِّر　　والمُسَهِّل والمُساعِد

سَبِّبْ لنا فَرَجًا قریبًا　　یا اِلٰهی لا تُباعِدْ

کُنْ راحِمی فلقد اَیِسْتُ　　من الاقارِبِ الاباعد

ثُمّ الصّلٰوة علی النبیّ　　وآلِه الغُرّ الاماجد

بعونِ اللہ تعالٰی و توفیقہ تمّ الجزءُ الرابعُ من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب وتمّ الکتاب فللہ الحمد تقبّلہ اللہ منّی ونفع بہ الطالبین وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین